عورت کا زیور

www.KitaboSunnat.com

پردہ

تالیف:

فضیلۃ الشیخ صہیب احمد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

توزیع:

مکتبہ بیت السلام الریاض

٤٤٦٠١٢٩

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

«اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں»

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ح قاري صهيب احمد ، ١٤٢٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

احمد ، قاري صهيب

زينة المرأة الحجاب .- الرياض .

١٣٥ ص ؛ .. سم

ردمك X- ٧١٩ - ٣٩ – ٩٩٦٠

(النص باللغة الاوردية)

١- الحجاب و السفور أ- العنوان

ديوي ٢١٩,١ ٢٢/ ٣٥٢٩

رقم الإيداع : ٢٢/٣٥٢٩

ردمـك : X- ٧١٩- ٣٩ – ٩٩٦٠

المكتبة الرحمانية

281,13

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

جـــوال
٠٥٤١٥٢٧٧٦

تقسيم كننده

مكتبة بيت السلام

جوال : ٠٥٥٤٤٠١٤٧

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، أما بعد!

اِسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور جامع واکمل نظام سے عبارت ہے۔ اسکا ہر گوشہ ہر ایشو اسکی جامعیت اور اکملیت کا شاہکار اور آئینہ دار ہے جو کہ بنی نوع انسان کو اس کی زندگی کے جملہ معاملات میں سنہری اُصول فراہم کرتا ہے تاکہ وہ حیاتِ مستعار میں ہی نہیں بلکہ اُخروی اور دائمی کامیابی سے سرخرو ہو۔ اور اس سرخروئی کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ جنہوں نے تخلیق کائنات کا اصل مقصد بیک زبان بیان کیا ہے کہ وہ عبادت کرنا ہے صرف ایک ہی خالق و مالک جو بذاتہٖ تو عرش پر ہے لیکن اپنی قدرت، علم، جبروتیت اور قہاری کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاريات ٥٦] ''میں نے جنوں اور اِنسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے''......تو ہر مسلمان شخص جب کسی بھی قول وفعل میں رضائے الٰہی کی نیت رکھتا ہے تو اس کی عادت بھی عبادت شمار ہوتی ہے جبکہ جو اسلام کے لبادے میں اپنا جسم نہیں ڈھانپتا وہ عبادت بھی کرے تو وہ عادت شمار ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے تو دیکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کیسی عبادت کو پسند فرماتے ہیں۔ تو کسی بھی عبادت کیلئے پاکیزگی کا ہونا جزوِ لا ینفک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہیں (وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا) ''اور پاک کے علاوہ کسی چیز کو قبول اور پسند نہیں فرماتے''...... چنانچہ مرد وزن کی روحانی پاکیزگی نظر کے جھکانے اور پردے میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مضمر ہے، جسکے بارے میں یہ افکار (کتابچہ) قلم وقرطاس کے حوالے کیے گئے ہیں۔ اور قرآن وسنت کی روشنی میں عورت کی عزت وعفت وعصمت کا ضامن اور فضیلت کا تاج وزیور 'پردہ'، اور اس کی ذلت وخواری اور جہنم کے ایندھن کا موجب 'بے پردگی' (تبرج) کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔ شاید کہ مولائے رحیم وکریم اس گفتگو سے اُن بھولے بھٹکے برادرانِ اِسلام کیلئے مشعلِ راہ کا سامان پیدا کر دے جو کہ دینِ اسلام کے مدعی تو ہیں لیکن اس اِسلام کے ممیّزات وخصائص اور فضیلت کے تاج وزیور 'پردے' سے یا تو بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود اس کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہو کر فراموش کر چکے ہیں۔

اس کتابچہ کی ترتیب میں چند اُمور کا اِہتمام کیا گیا ہے:

- ❐ اس کی اَساس اور بنیاد قرآن وحدیث ہی کو بنایا گیا ہے، چنانچہ تعصب وجانبداری کو بالائے طاق رکھ کر دلائل کا مقارنہ کیا گیا ہے۔
- ❐ اَحادیثِ شریفہ کی لمبی تخریج کی طوالت کے خوف سے گریز کرتے ہوئے صرف حدیث کا نمبر دیا گیا ہے۔
- ❐ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اُسلوب سادہ اور عام فہم ہو اور بڑے ہی اختصار سے تمام متعلقہ جزئیات کو سمیٹنے کی سعی کی گئی ہے۔ نیز اس بات کو بھی لائقِ اعتناء کیا گیا ہے کہ اَحادیث تمام کی تمام صحیح ہوں۔
- ❐ بسا اَوقات مدعا ومفہوم کی وضاحت کیلئے لغوی بحث میں غوطہ زنی کی گئی ہے جس کا مقصد صرف مدعا کو واضح کرنا ہے۔
- ❐ کتابچے کے آخر میں مراجع ذکر کر دیئے گئے ہیں تاکہ مراجعت کرنے والوں کو ان تک رسائی میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور آخر میں ساری گفتگو کا خلاصہ اور برادرانِ اسلام سے اپیل کی گئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شکر و دُعا

اللہ خالق و مالک کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے اس گھمبیر موضوع کے بارے میں قلم کو جنبش دینے کی توفیق دی اور اب اسی سے عاجزانہ اِلتماس ہے کہ اس حقیر کاوِش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے (آمین)

اور مولائے دو جہاں سے یہ بھی عاجزانہ اِلتجا ہے کہ وہ میرے والد کو اعلیٰ علّیّین میں سکونت دے جنہوں نے میرے سینے میں عظمتِ غیرت مندی کو پیوست کرنے کی مقدور بھر کوشش کی اور میری والدہ محترمہ کو صحت و عافیت دے جس نے پورے خاندان میں غیرت مندی کے جھنڈے پر آنچ نہ آنے دی اور میرے بھائیوں اور بہنوں کو توفیق دے کہ جس طرح انہوں نے میری تعلیم کے سلسلہ میں ہر ممکن فراوانی مہیا کی اس سے بڑھ کر اس غیرت مندی کی میراث کو آگے منتقل کریں اور دعا گو ہوں اپنی اہلیہ کیلئے (جس نے میری تدریسی، تالیفی اور دیگر مصروفیات کا خیال رکھا اور حتیٰ المقدور میری خدمت کی) کہ اللہ اس کو دین کی علمبردار بنائے۔ اور آخر میں مولائے رحیم و کریم سے التجا ہے کہ اس کتابچہ کو میرے لئے، میرے والدین واَقرباء اور اَساتذہ کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے

﴿ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۞ إِلَّا مَنْ أَتَى اللهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴾

نوٹ: اہلِ علم سے انتہائی ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ وہ شاعر کے اس قول

وإن تجد عيباً فسد الخللا ... جل من لا عيب فيه وعلا

من عاب عيباً له عذر فلا وزرا ... ينجيه من عزمات اللوم متئراً

وإنما هي أعمال بنيتها ... خذ ما صفا واحتمل بالعفو ما كدراً

کو سامنے رکھ کر ہر قسم کی غلطی سے آگاہ کریں میں انتہائی ممنون ہوں گا۔

اَخوکم فی اللہ: صُہیب اَحمد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتابچہ لکھنے کا مقصد وسبب

اسلام ایک فطری مذہب ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ایسے احکام جاری کیے ہیں تاکہ انسان بے پردگی وعریانی جیسی گمراہی (جو کہ فطری اِمتیاز کوگھن کی طرح کھا جاتی ہے اور اَخلاقی اِنحطاط کا بابِ مستطیل کھولتی ہے) سے بچ جائے تاکہ اسکی نسل وفطرت محفوظ ومصون رہے اور بلاشبہ جو شخص اصلی وارث بننے کا خواہش مند ہوتا ہے وہ اصلیت کو گدلا کرنے والے اَسباب سے بچتا ہے جن میں بے پردگی بھی ہے کیونکہ آزاد چھوڑ دینے سے اکثر اَصیل جانور دوغلے ہو جاتے ہیں، مثلاً عرب اور کاٹھیاواڑ کے گھوڑے عام گدھوں اور گھوڑوں کے برابر نہیں ہوتے، ٹینی اور اَصیل مرغ کی خصلت یکساں نہیں ہوتی۔ لیکن اَفسوس کہ جانوروں کی نسلوں کے تحفظ کیلئے تو آئے دِن پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں اور عورتوں کو آزاد چھوڑ کر پردہ کرنے کو رجعت پسندی، جہالت وتخلّف پسندی قرار دے کر یہ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ معاشی وسماجی ترقی کیلئے صنفِ نازک ولطیف کو آزاد کرنا اور ہمسری کی ڈگری دینا ضروری ہے حالانکہ جو چیز زیادہ مرغوب اور قیمتی ہو اُسکو انسان سات تالوں میں رکھتا ہے لیکن افسوس صد افسوس! عورت (کہ جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا: (الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ) [مسلم ۶۴، والنسائی ۳۲، وابن ماجه ۲۵] ”دنیا ساری کی ساری زندگی ہے اور بہترین (قیمتی) سامانِ زندگی نیک بیوی ہے“) کو مغربی عورتوں کی طرح مادر پدر آزاد چھوڑ دینا حماقت نہیں تو پھر کیا ہے؟ اور سرورِ کونین کے متعین کردہ راستے سے اِنحراف کر کے اپنے مستقبل کو برباد کرنا نہیں تو کیا ہے؟ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

تا شعارِ مصطفیٰ از دست رفت
قوم را رمز حیات از دست رفت

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

"جب اُمت نبی کریم ﷺ کی متعین کردہ راہ سے اِنحراف کرے تو سمجھ لیجئے کہ اس نے اپنے اَسرارِ زندگی کو گم کر دیا"...... تو بے پردہ عورت اس بات کو سامنے رکھ کر اس راہ سے اِنحراف کرے کہ پردے والیاں بھی بدکار ہوتی ہیں اس لئے پردہ فضول ہے تو بتلائیں وہ جبروت کی سزا سے کیسے بچے گی۔ حالانکہ انسانی افعال اَحکامِ الٰہیہ کو منسوخ نہیں کر سکتے اور شرعی پردہ نشین بدکار ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ پردہ نشین وہ عورت بدکار ہوگی جب گھر کے اندر تربیت ونگہداشت نہ ہوگی اور ڈش، وی سی آر اس کیلئے بند کمرے میں بھی میسر ہوگا اور باہر جا کر بے پردگی کرے گی۔ یہاں سے یہ سوال بھی حل ہوگیا (ان کے قول کے مطابق) کہ اگر عورت گھر بیٹھے ہی بدکار ہو سکتی ہے جہاں اسے بمشکل بدکار مرد میسر آتا ہے تو بتلائیں گھر سے نکل کر تو جو کچھ وہ کرے گی وہ بالکل عیاں ہے۔ الغرض اگر ہم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو کیا یہ ہمارا فرض نہیں کہ ہم جانیں ہمارا مذہب دینِ حنیف اس موضوع پر کیا درس دیتا ہے؟ کیونکہ محبت کے کھوکھلے نعرے لگانے سے محبت کا ثبوت نہیں ہوتا بلکہ محبوب کے اِشاروں پر لبیک کہنا ہی اس کی محبت کو متحقق کرتا ہے چنانچہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

تعصی الإلـه وأنت تزعم حبه   هـذا لعمري في القياس شنيع

لو كان حبك صادقا لأطعته   إن المحبّ لمَن يحب مطيع

"تو اپنے معبود کی نافرمانی بھی کرے اور محبت کا دعویدار بھی ہو یہ قیاس وعقل کے مطابق قبیح ہے۔ اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اس کی اطاعت کرتے کیونکہ محبّ اپنے محبوب کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے"...... بلکہ محبت کی علامت یہ کہی جاتی ہے کہ

لو قلتَ لي مُت، مت سمعًا وطاعة   وقلتُ لداعي الموت أهلا ومرحبا

"اے میرے محبوب! اگر تو مجھے حکم دے کہ مر جا تو میں اِطاعت کرتے ہوئے مرنے کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیار ہو جاؤں اور موت کے سبب کو خوش آمدید کہوں"...... اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت کو سچا کر دکھلائیں اور اپنی غیرتوں کے محافظ بنیں۔ آمین

تو اسی عظیم مقصد کو اُمتِ مسلمہ کیلئے اُجاگر کرنے کیلئے اور دینِ حنیف کا اس بارے میں درس سمجھنے و سمجھانے کیلئے اس کتابچہ کو ترتیب دینے کا خیال بنا اور یاد رکھیں کہ

عبرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سردارا

کے مصداق ابھی کچھ بھی نہیں بگڑا، وقت کی لگام ابھی چھوٹی نہیں ڈھیلی ہوئی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کا ضمیر مردہ نہیں ہوا بلکہ سویا ہوا ہے، جذبے ختم نہیں ہوئے بلکہ سرد پڑ گئے ہیں، آگ بجھی نہیں بلکہ راکھ میں کئی چنگاریاں دبی ہوئی ہیں، طوفانِ غیرت ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے آگے عارضی بند بندھے ہوئے ہیں، کیونکہ

نہیں ہے نا اُمید اِقبال اپنی کشتی ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہمارے دماغ کی اُفتاد ہے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتیں ہیں، ہم اُمتِ مسلمہ کو غیرت مندی کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں، شاید کہ ہماری زندگی میں وہ دین اور خوشحالی کی لذت وحلاوت اُتر آئے جس کو صحابہ کرام وتابعین عظام نے اپنی زندگیوں میں محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ حنیف کے ساتھ سلامت رکھے اور خاتمہ بالخیر فرما کر جنت الفردوس کا وارِث بنائے۔ (آمین)

میں خود غرض نہیں میرے آنسوؤں کو پرکھ کے دیکھو
فکر چمن ہے مجھ کو غم آشیان نہیں

واللہ المستعان، وبہ الثقة والتکلان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الحجاب لغة وشرعاً

لغوی تعریف

لغت میں 'حجاب' مصدر ہے، اور اس کی جمع 'حجب' ہے۔ جس کا معنی ہے چھپانا، پردہ کرنا، اور دو چیزوں میں حائل ہونے والی چیز اور اندر آنے سے روکنا۔ اور حاجب دربان کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے فلان یحجب الأمیر کہ فلان امیر کا دربان ہے یعنی اس کے پاس آنے سے وہ روکتا ہے اور نگرانی کرتا ہے۔ اور حاجبان پلکوں کو کہتے ہیں، جو آنکھوں میں گرد وغبار وغیرہ کو روکتی ہیں اور آنکھوں کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور حجاب القلب اس پردے کو کہتے ہیں جو دل اور پیٹ کے درمیان حائل ہوتا ہے [المعجم الوسیط ۱،۲/۱۵۶، والمنجد ۱۸۸]

تو خلاصۂ کلام یہ نکلا کہ حجاب پردے کو کہتے ہیں جو کسی چیز کو چھپا دے اور کسی بھی چیز پر مطلع نہ ہونے دے بلکہ ہر بری نظر اور آلائش سے پاک رکھے اور ہر مسموم نظر کے آگے دربان بن کر کھڑا ہو جائے اور اس کے اثرات اپنے ماوراء پر نہ پڑنے دے اور ایسا حائل بن جائے کہ ہر روحانی مریض کی قولی وفعلی تمام شرانگیزیوں سے پردے والی کو محفوظ ومصون کرے اور اس کیلئے پہرے دار، حارس اور گیٹ کیپر کا رول ادا کرے۔

اصطلاحی تعریف

اصطلاحِ شریعت میں 'حجاب' کی تعریف یہ ہے کہ ستر المرأة جمیع بدنها وزینتها بما یمنع الأجانب عنها من رؤیة شیء من بدنها أو زینتها التی تتزیّن بها [حراسة الفضیلة ۲۷] ''عورت اپنے بدن اور زینت کو اس طرح چھپائے (ڈھانک لے) کہ کوئی بھی اجنبی (غیر محرم) اس کے بدن اور زینت (جس کے ساتھ وہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مزین ہے) میں سے کچھ بھی نہ دیکھ سکے‘‘...... تو عورت کا یہ چھپنا دو طرح کا ہے۔

☆ لباس کے ساتھ چھپنا۔

☆ گھروں میں یعنی گھر کی چار دیواری میں چھپنا۔

رہا عورت کے بدن کا چھپنا جو کہ چہرے اور ہتھیلیوں کو بھی شامل ہے تو اس کی تفصیل آئندہ آئے گی۔ رہا عورت کی زینت کا چھپنا اس سے مراد وہ زینت ہے جس کے ساتھ عورت مزین ہوتی ہے جو کہ اس زینت کے سوا ہے جو خلقت کے اعتبار سے اللہ مالک الملک نے اس کو عطا کی ہوتی ہے اور یہی (خلقت کے علاوہ) جو زینت ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مراد ہے ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ [النور ۳۱] ’’وہ (مومنوں کی عورتیں) اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں‘‘...... اس زینت کو زینتِ مُکتسبہ کہتے ہیں اور وہ زینت جو اللہ کے اس قول سے مستثنیٰ ہے ﴿وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ [النور ۳۱] ’’مگر جو ظاہر ہو اس زینت سے‘‘...... اس سے مراد وہ زینت ہے جو ظاہری اور مکتسب زینت ہے جس کو دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ جسم یا بدن بھی نظر آئے جیسا کہ جلباب (اس کا مفہوم آئے گا) اور العباءۃ (اس کا مفہوم بھی آگے آئے گا) جس کو الملاءۃ کہتے ہیں تو یہ مجبوراً ظاہر ہوتا ہے تو ﴿إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ سے جو استثنائی مفہوم سامنے آیا وہ یہ ہے کہ وہ زینت اِجباری ظاہر ہو اِختیاری نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ [البقرۃ ۲۸۶] ’’اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اسکی وسعت کے مطابق مکلّف بناتے ہیں‘‘...... یعنی اِختیاری طور پر نہ یہ زینت ظاہر کی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا مواخذہ ہے کیونکہ برقعہ (یا چادر یا گاؤن یا عباءۃ یا جلباب) پہننے پر عورت شرعاً مجبور ہے اس لئے اس پر مؤاخذہ نہیں۔ مؤاخذہ اس پر ہے کہ وہ جسمانی و بناوٹی زینت کو ظاہر کرے اور وہ بھی اختیاری ہو، اِجباری طریق سے نہ ہو...... واللہ اُعلم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پردے کے فضائل

دینِ اسلام ایک عزت اَفزا دین ہے۔ اللہ مالک الملک نے انسان کی روحانیت کو جہاں بھرپور اہمیت سے نوازا ہے وہاں اس اِسلام اور روحانیت کے خصائص و ممیّزات بھی شمار کروائے ہیں تا کہ ہر مسلمان دینِ حنیف کی ہر جزی اور ہر اکائی پر مطمئن ہو کر عصر حاضر میں اِقتصادی و معاشی وسیاسی وروحانی رونا رونے والے اور مغرب کی کھوکھلی تہذیب کی گتھیوں کے سلجھانے والوں کو خسارے کی دلدل سے نکال کر حلاوت ومٹھاس واطمینان والی زندگی اور معاشرے میں لا بسائیں۔ چنانچہ حجاب (پردے) کے بہت سارے فضائل وخصائص قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں جن میں سے چند کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اِطاعت

پردہ کرنا عورت کیلئے کوئی اسلام میں شدت نہیں بلکہ یہ اَللہ اور اُسکے رسول ﷺ کی اِطاعت ہے، چنانچہ اللہ مالک الملک فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيداً﴾ [الأحزاب ٣٦] ''کسی مرد وعورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑے گا''......تو جو عورت پردہ نہیں کرے گی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم آجانے کے بعد ظاہر ہے کہ وہ گمراہی میں ہے۔ لیکن جو عورت پردہ کرے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سمجھ کر تو اس کی عادت بھی عبادت بن جائے گی اور اِطاعت لکھی جائے گی اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اِطاعت کرتا ہے اس کا انعام اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَظِیمًا﴾ [الأحزاب ۷۱] ''جو بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِطاعت کرے گا تو اس نے بڑی کامیابی پالی''......اور بڑی کامیابی کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت الفردوس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نصیب میں کردے اور ہمارے لئے اس کے راستے آسان فرمادے (آمین یارب العٰلمین)

۲۔ پاکدامنی کی علامت

پردہ جہاں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت ہے وہاں عورت کی عفت وپاکدامنی کی علامت وشعار ہے چنانچہ اللہ مالک اَرض وسماء کا فرمان ہے ﴿یٰأَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ذٰلِکَ أَدْنَیٰ أَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ﴾ [الأحزاب ۵۹] ''اے نبی! آپ اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیں، اس سے (فائدہ کیا ہوگا؟) بہت جلد پہچان لی جائیں گی (شناخت ہو جایا کرے گی) پھر ستائی نہ جائیں گی''......اللہ تعالیٰ نے ﴿ذٰلِکَ أَدْنَیٰ أَنْ یُعْرَفْنَ﴾ سے اِشارہ کیا کہ یہ پردے کی وجہ سے عفائف اور مصونات لگیں گی ﴿فَلَا یُؤْذَیْنَ﴾ پھر فاسق لوگ انکو کوئی تکلیف نہیں دینگے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں تھا) گویا انکی عفت وعصمت بچانے کی علامت وشعار پردہ بتلایا گیا ہے جو کہ آزاد اور مسلمان عورت کی علامت تھی۔ چنانچہ نمیری نے جب حجاج کے سامنے یہ شعر پڑھا:

یخمرن أطراف البنان من التقى ویخرجن جنح اللیل معتجرات

''وہ تقوے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کے پوروں کے کناروں کو بھی ڈھانپتی ہیں اور جب رات کو بھی نکلتی ہیں تو پردے میں (چادر میں) لپٹی ہوتی ہیں''...... تو حجاج بن یوسف نے فوراً کہا کہ (هکذا المرأة الحرة المسلمة) ''اسی طرح مسلمان آزاد

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عورت ہوتی ہے“ ...... تو اسلام نے چادر و برقعہ دینے کے باوجود اس کو آزاد گردانا ہے اور مغرب کے پروردائوں اور مغربیت کے ہیرو اس برقعہ کو کالی قبر اور خیمہ اور کھانچہ وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں جو کہ انکی فسطائیت، رجعتِ قہقری اور انتہائی بے غیرتی کی علامت ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ (فکر ہر کس بقدر ہمت اَست) ”ہر ایک کی فکر اس کی عقل کے مطابق ہوتی ہے“ (كل إناء يترشّح بما فيه) ”برتن میں جو کچھ ہو وہی باہر نکلتا ہے“...... یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ جو بے غیرتی پروف ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے اَحکام کو مذاق و طنز کا نشانہ بناتے ہیں انہیں کی لختِ جگر پھر بازاروں، سڑکوں اور سرکسوں کی زینت بنتی ہیں۔ جسکی بابت شاعر نے خوب رونا رویا کہ

سڑکوں پہ ناچتی ہیں کنیزیں بتول کی
اور تالیاں بجاتی ہے اُمت رسول کی

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس آزمائش سے بچائے (آمین یا رب العلمین)

اللہ جل شانہ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ [النور ٦٠] ”اور بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی اُمید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنا پردہ اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں (عفت طلب کریں) تو ان کے لئے بہت اَفضل (خیر کثیر) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والے ہیں“...... تو دیکھیں یہاں بوڑھی عورتیں جو جذباتیت سے بالکل بعید ہوتی ہیں اور بود و نمائش سے دور ہوتی ہے وہ بھی اگر پردہ کریں جس کیلئے لفظ یَسْتَعْفِفْنَ (عفت طلب کریں) اِستعمال کیا گیا ہے تو ان کیلئے خیر کثیر ہے۔ اگر بوڑھی عورت کیلئے یہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عفت اور خیر کثیر ہے تو نوجوان کیلئے تو بالاولیٰ عفت کا مظہر اور خیر کثیر کا کارخانہ اور فیکٹری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عفت کی نعمت سے مالا مال کریں اور خیر کثیر کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین یارب العلمین)

۳۔ طہارت وپاکیزگی

پردہ جہاں پاکدامنی کی علامت ہے وہاں سراسر پاکیزگی اور طہارت بھی ہے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾ [الأحزاب ۵۳] ''جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو (اس کا فائدہ کیا ہوگا؟) یہی تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے پاکیزگی ہے''...... صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شرم وحیا اور عفت وحشمت کے پیکروں کو تو حکم ہے کہ پردے کے پیچھے سے کوئی چیز مانگو اور پردہ مؤمنین کی ماؤں اور صحابہ کرام کیلئے پاکیزگی اور طہارت کا سبب بنے اور آج کل کہ متجدّد دین اور نئے دیندار (دین کو دنیا پر تولنے والے) اس کو اپنی ترقی اور کام میں رکاوٹ اور مصیبت وشدت کہیں اور افسوس تو ان لوگوں پر ہوتا ہے کہ جو اچھے بھلے دیندار علم کے گہوارے میں پلنے والے اور قرآن وسنت کی تعلیم لینے اور دینے والے جب پردے کی بحث ہوتی ہے تو بالکل آرام سے کہہ دیتے ہیں کہ اب پردے میں بیٹھے رہیں اِدھر دُنیا چاند پر پہنچ گئی ہے اور مولویوں کے خانقائی نظام ابھی جان نہیں چھوڑ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو علم پڑھ کر پھر اس طرح عقل کے اندھے گھوڑے دوڑائے اس جیسا نہ کوئی جاہل ہے نہ اُجد کیونکہ اس نے دین کا مقصد راور اپنی ترقی کا منبع عقل کو بنایا ہے۔ اور یہ فکر کیسے پیدا ہوتا ہے؟ جب وہ بازاروں میں لہلہاتی دنیا کے سامنے اپنی دوشیزاؤں اور جگر گوشوں کو کھلے عام پھرنے کی والدین اجازت دیتے ہیں اور گھروں میں اخبارِ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جہاں جو کہ ''اخبار وقت ضیاں اور اخبار ناراں'' ہے اور ڈائجسٹ خود خرید کر وقت کاٹنے کیلئے والدین اور بے غیرت خاوند، بھائی لاکر دیتے ہیں۔ کسی نے خوب کہا تھا کہ (علمے کہ راہ حق نماند جہالت است) ''وہ علم جو سیدھے راستے پر نہ لگائے وہ محض جہالت ہے''......اسی لئے اکبرالہ آبادی نے کہا تھا ؎

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کر بچے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

ہائے افسوس! اے مسلمان تیری مسلمانی پر، تو نے قرآن کی تلاوت چھوڑی، اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے فحاشی سے بھرے ڈائجسٹ تیرے ہاتھ میں تھما دیے۔ تو نے حدیث کو چھوڑا، اللہ تعالیٰ نے تیرے ہاتھ میں اخبارِ جہاں تھما دیا۔ کاش کہ تو نے قرآن وحدیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوتا تو تمہیں یہ ذلت وخواری کے ایام نہ دیکھنے پڑتے۔ تمہیں مظلوم ومقہور نہ ہونا پڑتا۔ تمہیں کائنات کا خنزیر یہودی اپنا زرخرید غلام نہ بناتا، بقول اقبال

چاٹ لیں تم نے کتب فلسفہ وانگلش کی
ہاتھ بھولے سے قرآن کو لگایا ہوتا

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وسنت کو تھامنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنی غلامی کے علاوہ تمام غلامیوں سے نجات دیں اور دونوں جہانوں میں ہمیں سرخرو فرمائیں (آمین)

۴۔ تقویٰ وپرہیزگاری

پردہ جہاں طہارت وپاکیزگی ہے وہاں پرہیزگاری وتقویٰ بھی ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ [الأعراف ۲۶] ''اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہارے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لئے لباس نازل کیا ہے (پیدا کیا ہے) جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس اس سے بڑھ کر ہے''...... جس سے یہ مفہوم سامنے آیا کہ زیب وزینت اور آرائش کیلئے بھی اگرچہ لباس پہننا جائز ہے لیکن لباس میں ایسی سادگی زیادہ پسندیدہ ہے جو انسان کے زہد وورع اور تقویٰ کا مظہر ہو اور ساتھ ہی تقویٰ کا لباس بیان کیا ہے جو کہ وہ لباس ہے جسے پہن کر انسان تکبر کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ایمان صالح کے تقاضوں کا اہتمام کرے اور عورت ایمان کے تقاضوں کو اس وقت تک پورا نہیں کر سکتی جب تلک ایمان کی بندشوں میں اپنے آپ کو باندھ نہ لے اور وہ سراسر راحت ہے جو کہ پردہ ہے۔ اسی میں اس کا تقویٰ اور خشیت ہے۔ چنانچہ تقویٰ کے لباس سے مراد ایمانی تقاضوں کو پورا کرنے والا اور قلبی کیفیت ہے اگر قلب (دل) میں ایمان ہوگا، تقویٰ ہوگا تو کوئی بھی عورت بے پردہ باہر نہیں نکلے گی کیونکہ تقویٰ کا معنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں بیان کیا ہے (الخوف من الجليل والعمل بالتنزيل والقناعة بالقليل والتزوّد ليوم الرحيل) ''اللہ کا خوف اور قرآن وسنت پر عمل اور تھوڑی چیز پر قناعت اور آخرت کیلئے (موت کے دن کیلئے) تیاری کا نام تقویٰ ہے''...... تو جسے اللہ تعالیٰ کا خوف ہو وہ بے پردہ نہیں رہ سکتی اور جو قرآن وسنت پر عمل کرتی ہو وہ بے پردہ نہیں رہ سکتی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا اور جتنی عزت دی ہے اس پر قناعت کرتی ہے، قرآن وسنت پر عمل کر کے وہ مزید اپنے حسن کا چرچا بے پردگی سے نہیں کرواتی کہ عزت بنے گی اور جسے موت کے دن کا خوف ہو وہ بھی اس گناہ بے لذت میں ملوث نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا لبادہ اوڑھنے کی توفیق دے۔ (آمین یارب العلمین)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ایمان کی دلیل

پردہ جہاں تقویٰ ہے وہاں ایمان کی دلیل بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خالق اَرض وسماء فرماتے ہیں ﴿ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ ﴾ [النور ۳۰] ''اور کہہ دو مومن عورتوں کو'' ...... اور فرمایا ﴿ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الأحزاب ۵۹] ''اور مؤمنوں کی عورتوں کو'' ...... تو ان دونوں جگہ خطاب اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں سے کیا ہے اور دونوں آیات پردے کے صحیح اَحکام میں ہیں تو معلوم ہوا کہ پردہ اِیمان کی دلیل ہے اِسلیئے ایمان والیوں سے خطاب کیا گیا ہے عام عورتوں سے نہیں، چنانچہ جب بنی تمیم کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ (إن كنتن مؤمنات فليس هذا بلباس المؤمنات وإن كنتن غير مؤمنات فتمتعن به) ''اگر تم مؤمن عورتیں ہو تو یہ مؤمن عورتوں کا لباس نہیں اور اگر تم مؤمن نہیں ہو تو پھر اس لباس کا فائدہ لے لو (پہنے رکھو)'' ...... چنانچہ پردہ ایمان کی دلیل ہے۔

۶۔ شرم وحیا کی دلیل

پردہ جہاں ایمان کی دلیل ہے وہاں شرم وحیا کی بھی دلیل ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ) [ابن ماجه ۴۱۸۱، ۴۱۸۲] ''ہر دین کا کوئی نہ کوئی اخلاقی پہلو ہے اور اِسلام کا اخلاقی پہلو حیا ہے'' ...... اور فرمایا (الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ) [السلسلة الصحيحة ۴۹۵] ''حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے'' ...... اور فرمایا (الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرِنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ) [أخرجه الحاكم، صحيح الجامع ۳۲۰۰] ''حیاء اور ایمان دونوں جوڑے گئے ہیں جو ان دونوں میں سے ایک اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے'' ...... یعنی حیاء اور ایمان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دونوں لازم وملزوم ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں (کنت أدخل البیت الذی دفن فیہ رسول اللہ ﷺ وأبی رضی اللہ عنہ واضعة ثوبی وأقول: إنما ھو زوجی وأبی، فلما دُفن عمر رضی اللہ عنہ واللہ ما دخلتہ إلا مشدودة علیَّ ثیابی حیاء من عمر رضی اللہ عنہ) [أخرجہ الإمام أحمد ۶/۲۰۲، وصحّحہ الحاکم علی شرط الشیخین] ''میں اپنے گھر میں داخل ہوتی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور میرے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں تو میں اپنے پردے کے کپڑے رکھ دیتی تھی اور کہتی کہ یہاں تو صرف میرے خاوند اور میرے باپ ہی تو مدفون ہیں، لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے شرم وحیا کرتے ہوئے بدن پر اپنے کپڑوں کو خوب لپیٹ کر رکھتی تھی''...... تو حیاء اور پردہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اگر حیاء نہیں تو پردہ کہاں اور اگر پردہ ہوگا حقیقی معنوں میں تو حیاء بھی ضروری ہوگی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے (الْحَیَاءُ لَا یَأْتِی إِلَّا بِخَیْرٍ) [البخاری ۶۱۱۷، مسلم ۳۷] ''حیاء صرف خیر ہی لاتی ہے''...... اور مسلم کی روایت ہے (الْحَیَاءُ کُلُّهُ خَیْرٌ) [مسلم ۳۷] ''حیاء ساری کی ساری خیر اور بھلائی ہے''...... اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (إن اللہ إذا أراد بعبد ھلاکا نزع منہ الحیاء فإذا نزع منہ الحیاء لم تلقہ مقیتا ممقتا) ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو اس سے حیاء کو کھینچ لیتے ہیں اور جب حیاء اس سے چھن جائے تو پھر تو اس کو عذاب میں لت پت اور معذب ہی پائے گا''...... چنانچہ کسی شاعر نے بھی کیا خوب کہا تھا کہ

فلا واللہ ما فی العیش خیر — ولا الدنیا إذا ذھب الحیاء

یعیش المرء ما استحیا بخیر — ویبقی العود ما بقی اللحاء

''جس دنیا اور زندگی میں حیا نہ ہو اللہ کی قسم! اس میں کوئی خیر نہیں۔ آدمی خیر کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زندگی اسی وقت تک گزارتا ہے جب تک باحیا رہے اور لکڑی بھی (تر وتازہ) اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس کا چھلکا اس پر رہے''......اور کسی نے یہ بھی کہا

إن کـأنـي مـن لا حيـاء لـه ولا أمـانة وسـط النـاس عريـانـاً

''میں دیکھتا ہوں کہ جو باحیا اور امانتدار نہیں وہ گویا کہ لوگوں کے درمیان ننگا ہے''......اور اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے (إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ) [النسائی ۴۰۴، وأبو داؤد ۴۰۱۲] ''اللہ تعالیٰ ستیر اور باحیاء ہے اور ستر پوشی اور حیاء کو پسند کرتا ہے''...... چنانچہ پردہ حیاء کی پڑیا ہے جو اسے کھالے وہ عورت نہ تو دنیا میں ذلیل ہوگی اور نہ ہی آخرت میں۔

۷۔ غیرت مندی کی دلیل

پردہ جہاں حیاء کی رسید وسند ہے وہاں غیرت مندی کی دلیل بھی ہے، چنانچہ عبد الخبیر بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ (جاءت امرأة إلى النبي ﷺ يقال لها أمّ خلاد وهي متنقبة تسأل عن ابنها وهو مقتول فقال لها بعض أصحاب النبي ﷺ جئت تسألين عن ابنك وأنت متنقّبة فقالت إن أرزأ ابني فلن أرزأ حيائي) [أخرجه أبو داؤد ۲۴۸۸] ''ایک عورت اُمِ خلاد نامی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس آئی اور وہ پردے میں لپٹی ہوئی تھی اور اپنے مقتول بیٹے کے بارے میں پوچھنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے بعض صحابہ نے کہا کہ تو اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہے اور پھر بھی پردے میں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کی مصیبت ہی آئی ہے میری حیا تو باقی ہے وہ تو قتل نہیں ہوئی''......اب دیکھیں کہ بیٹا شہید ہوگیا ہے لیکن غیرت وحیا کو نہیں چھوڑا آج کل کوئی بھی عقلمند نہیں چاہتا کہ کوئی اس کی ماں، بہن اور بیٹی کی طرف خائن نظریں اُٹھائے لیکن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود غیرت اُٹھ چکی ہے اسی وجہ سے ان کو بازاروں میں بھیجا جاتا ہے حالانکہ جاہلیت اور اسلام میں کتنی جنگیں عورت پر غیرت مندی دکھلاتے اور ان کی حرمت کی حمیت میں لڑی گئیں۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (بلغني أن نسائكم يزاحمن العلوج أي الرجال الكفار من العجم في الأسواق ألا تغارون؟ إنه لا خير فيمن لا يغار) ''مجھے خبر ملی ہے کہ تمہاری عورتیں کفار مردوں کے ساتھ (جو کہ عجم سے ہیں) بازاروں میں بھیڑ کرتی ہیں کیا تمہیں غیرت نہیں آتی بلاشبہ اس میں کوئی خیر نہیں جو غیرت مند نہ ہو''...... اور ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (إذا رحلت الغيرة من القلب ترحّلت المحبّة بل ترحّل الدين كله) ''جب دل سے غیرت چلی جائے تو پھر محبت رخصت ہو جاتی ہے بلکہ پورا دین رخصت ہو جاتا ہے''۔

میرے غیور مسلمان بھائیو! ذرا سوچو کیا ہماری غیرت ہے؟ کہ مسلمان ہونے کے باوجود، غیور ہونے کے باوجود اپنی ماں کو اپنی بہن، بیوی، بیٹی کو پردہ نہیں کرواتے کیا اسی چیز کا نام غیرت مندی ہے کہ بیوی پردہ نہ کرے اور آپ چپ رہیں کیا یہی اسلامی تہذیب ہے کہ بیوی بازاروں اور سڑکوں پر ننگے منہ دندناتی پھرے اور خاوند خوش ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ

خدا کے فضل سے بیوی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اس کو نہیں آتا، انہیں غصہ نہیں آتا

لیکن کیا کیا جائے چادر تو درکنار دوپٹہ کا سن کر خواتین سے زیادہ مرد چیخ اُٹھتے ہیں کہ عورت کی آزادی چھن گئی اسے مفلوج کر دیا گیا، حالانکہ پردہ کسی کام میں حائل نہیں ہوتا ہاں یہ ضرور ہے کہ اس عورت کو اَغیار کی آنکھوں سے اور اس کا تعاقب کرنے والی بے باک خائن نظروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہی چیز مغربی تہذیب کے پرستاروں،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ماڈرن سوسائٹی کے شیدائیوں کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے چنانچہ غیرت اسلام میں ایک محمود چیز ہے اور مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ (إِنَّ اللهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَإِنَّ غَيْرَةَ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ) [صحيح الجامع ۱۹۰۱] "بے شک اللہ تعالیٰ غیور ہیں اور مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن وہ کام کرے جو اللہ نے اس پر حرام کیا ہے"...... تو اللہ تعالیٰ نے غیرت کی ضد دِیاثت کو حرام قرار دیا پھر مومن اگر غیور کی صفت کو چھوڑ کر دیوث بنے اور بے پردگی پر خاموش رہے تو پھر ذلیل اور مقہور نہ ہو تو کیا ہو؟ اللہ کے رسول ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ (مَنْ قُتِلَ دُونَ عِرْضِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ) [الترمذى ۱۴۲۱، والنسائى ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، وأبو داؤد ۴۷۷۲] "جو اپنی عرض (عزت) بچاتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے"...... اور فرمایا (وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ) [أخرجه أبو داؤد ۴۷۷۲، والنسائى ۴۰۹۹، والترمذى ۱۴۱۸، وابن ماجه ۲۵۸۰، وأحمد ۱۶۵۲] "جو اپنے اہل کو بچاتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے"...... تو جو شخص اپنی غیرت اور عزت کو مخدوش اور مجروح ہونے سے بچانے کیلئے مارا جاتا ہے اس کا درجہ اتنا ہے کہ اس کو شہدا کی صف میں لکھا جاتا ہے اور کہاں ہے غیرت مند مسلمان جو اپنی اس قیمتی شے کو بیچ رہا ہے کاش اس بدوی (پینڈو، دیہاتی) کی غیرت اپنا لیتا جس نے اپنی بیوی کو مجرد اس وجہ سے طلاق دے دی کہ لوگوں کے سامنے جاتی ہے جب اس کو سزا دی گئی تو اس نے کہا

وأترك حبها من غير بغض — وذاك لكثرة الشركاء فيه

إذا وقع الذباب على طعام — رفعت يدى ونفسى تشتهيه

وتجتنب الأسود ورود ماء — إذا رأت الكلاب ولغن فيه

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''میں نے اس کی محبت بغیر کسی بغض کے چھوڑی ہے جس کی وجہ اس کے شرکاء کا کثرت سے ہونا ہے اس طرح جس طرح اگر مکھی کھانے میں گر جائے تو میں اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہوں حالانکہ دل چاہ رہا ہوتا ہے اور جس طرح (نسلی) کالے رنگ کا کتا اُس پانی پر نہیں آتا جس میں وہ دیکھے کہ دوسرے کتے اپنا منہ ڈال گئے ہیں''......

اللہ تعالیٰ ہماری غیرتوں کی حفاظت فرمائے جو کہ کسی بازار سے نہیں ملتی اگر کوئی خریدنا چاہے تو اسے اَربوں کی بھی نہیں ملے گی اور ہماری زندگیوں کو داغ دھبوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین) کیونکہ شاعر کہتا ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
لگا داغ سینے پہ جاتا نہیں

واللہ المستعان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پردے کی فرضیت کے دلائل

پردہ جو کہ عفت وعصمت وحشمت اور پاکدامنی کا ضامن ہے اس کی فرضیت کے دلائل ہم تین طرح بیان کریں گے: قرآن سے...... احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے...... قیاس سے۔

قرآن کریم سے دلائل

اِسلام کے ممیّزات اور خصائص میں سے یہ میزہ اور خاصہ بہت اَہمیت کا حامل ہے کہ وہ ہر معاملہ کو واضح بیان کرتا ہے اور تدرّج کے ساتھ لاگو کرتا ہے جیسا کہ خمر (شراب) کو یکدم حرام قرار نہیں دیا بلکہ تدرج کے ساتھ پہلے ذہن سازی کی جب ذہن مکمل تیار ہو چکے تو پھر حکم نازل ہوا کہ اب شراب کو نہیں پینا وہ حرام ہے اور رجس ونجس (ناپاک) ہے، اس پر قرآنی فرمان اُترا اور سرورِ کائنات کے فرامین جاری ہوئے۔ اسی طرح پردے کا معاملہ ہے کہ اسلام کی ابتداء میں ہی اس پر شدت اور سختی نہیں کی گئی بلکہ دھیرے دھیرے دھمکیوں کے ساتھ ذہنوں کو تیار کیا گیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے معاشرے اور مجتمع کی ماؤں کو جو کہ اَزواجِ مطہرات تھیں مخاطب فرمایا ﴿ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴾ [الأحزاب ٣٠] ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرے گی اُسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت آسان بات ہے''...... تو بے حیائی کا اِرتکاب وہی عورت کر سکتی ہے جو حیا سے فارغ ہو اور حیا کی ضمانت پردے میں مضمر ہے۔ پھر اس فحاشی اور بے حیائی کے جوالب ودواعی واَسباب کی طرف توجہ دلائی تاکہ معاملہ دل ودماغ میں راسخ ہو جائے۔ اور فرمایا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴾ [الأحزاب ٣٢] ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیز گاری اِختیار کرو، پس نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس دل میں بیماری ہو (روگ ہو) وہ کوئی برا طمع (خیال) کرے اور ہاں اچھی بات کہا کرو (معقول بات کہا کرو) ...... یہاں بھی اَزواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے پوری اُمتِ مسلمہ کو سمجھانا اور تنبیہ کرنا ہے کہ (عورت کے وجود کے اَندر اور خصوصاً آواز میں فطری دلکشی، نرمی، نزاکت ہے جو مرد کو مقناطیسی پاور کی طرح اپنی طرف کھینچ لیتی ہے) بات کرتے وقت آواز میں کسی قسم کی لطافت و لوچ نہ ہو۔ مبادا کہ قلبی و روحانی مریض اس کو اپنے لئے نرم گوشہ اور گرین سگنل سمجھے اس لئے بات میں قدرے سختی ہو جو بالکل گالی گلوچ اور گندگی (آلائشوں) سے پاک ہو پھر اس کے بعد فوراً اس نسخۂ کیمیا کی طرف توجہ مبذول کروائی جس سے تمام فتنوں کی جڑ اُکھڑ جاتی ہے ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَوٰةَ وَآتِينَ الزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ [الأحزاب ٣٣] ''اے نبی کی بیویو! اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرتی رہو اللہ مالک الملک یہی چاہتے ہیں اے نبی کی گھر والیو! کہ تم سے تمام آلائشوں (گندگیوں) کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک وصاف کر دے'' ...... تو یہاں دوسری آیت میں قول کی نرمی سے منع کیا گیا تھا کیونکہ اگر بات نرم نہیں ہوگی تو پھر اس بات کے مفاسد (زنا کاری، فحاشی ویاری) کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ پھر تیسری آیت مبارکہ میں گھر میں قرار

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ گھر میں بیٹھنا اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قریب ہونا ہے اور شیطانی ہتھکنڈوں سے بعید ہونا ہے جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا) [الترمذی ۱۱۷۳ وصحیح الترغیب ۳۴۲۱] ''عورت پردے کا نام ہے جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے (فتنہ میں ڈالنے کیلئے) اور اللہ کی رحمت کے قریب یہ اس وقت ہوتی ہے جب یہ گھر کے اندر ہو'' ...... چنانچہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ (واجب ہے کہ عورت کو حفاظت کے ساتھ رکھا جائے اسی لئے پردے کو، ترکِ زینت کو اسی کے ساتھ خاص کیا گیا ہے بخلاف مرد کے اور لباس کے ساتھ مستتر رہنا ان کے حق میں واجب ہے کیونکہ عورتوں کا ظہور فتنے کا سبب ہے) [الفتاویٰ ۱۵/۲۹۷]

پھر اسی تیسری آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ قدیم جاہلیت کا تبرج (جو کہ زیب وزینت کے ساتھ کثرت سے نکلنا ہے) نہ کرو جو کہ صریحاً اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ بے پردگی گندگی ہے جس سے اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو ازواجِ مطہرات کے تبعاً پاک کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب آیت ﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾ پڑھتیں تو اس قدر روتیں کہ ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے بھیگ جاتا اور سودہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اے عائشہ! تو اپنی دوسری بہنوں کی طرح حج وعمرہ کیوں نہیں کرتی؟ تو جواب دیا کہ میں نے حج وعمرہ کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے گھر میں ٹھہری رہوں۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے کے دروازے سے باہر نہ نکلتی تھیں حتیٰ کہ ان کے جنازے نے ہی ان کو باہر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نکالا [القرطبی ۱۴/۱۱۷]

پھر اس آیت مبارکہ کے بعد باقاعدہ طور پر پردے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ذوالقعدۃ پانچ ہجری میں نازل ہوا، جس کو آیتِ حجاب کے ساتھ پہچانا جاتا ہے جس کے سببِ نزول کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ) [البخاری ۴۷۹۰] ''میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے پاس نیک و بد ہر دو آتے ہیں اگر آپ اُمہات المومنین کو پردے کا حکم دے دیں، تو اللہ تعالیٰ نے آیتِ حجاب نازل کر دی ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَظِرِينَ إِنَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَٰعًا فَسْئَلُوهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللهِ عَظِيمًا ☆ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ☆ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي ءَابَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ هِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللهَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾ [الأحزاب ۵۳ تا ۵۵] ''اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں کھانے کیلئے نہ جایا کرو ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے تو جاؤ اور کھا چکو تو نکل کھڑے ہو۔ وہاں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری اس بات (عادت) سے تکلیف ہوتی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے بیان میں کوئی حیاء نہیں کرتے۔ جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی ہے۔ تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ ہی تمہارے لیے حلال ہے کہ تم اللہ کے نبی ﷺ کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے، تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو بخوبی جانتے ہیں۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی، غلام) کے سامنے ہوں اور (اے عورتو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر گواہ (شاہد) ہے“...... تو ان آیاتِ مبارکہ میں گو مخاطب مخصوص ہیں لیکن حکم عام ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ (العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب) ”اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خاص سبب کا“...... تو یہاں خطاب عام ہے تمام مسلمان عورتوں کیلئے کیونکہ خطاب کا مقصد وغرض وغایت نفسانی خواہشِ بد سے حفاظتِ تامہ ہے اور نفسانی خواہشِ بد سے حفاظتِ تامہ ہر مسلمان کی ضرورت ہے، خواص کو اس لئے مخاطب فرمایا تاکہ ان کے عمل سے عامة المسلمین میں آگاہی اور شوقِ اِتباع پیدا ہو۔ تو جب یہ آیت نازل ہوئی تو اَزواجِ مطہرات اور مسلمان عورتوں نے اپنے بدن سر سے پاؤں تک چھپا لیے اور اس زینت کو بھی چھپا لیا جو کسبی تھی (یعنی خود حاصل کی ہوئی جو فطرت کے علاوہ ہو) (یہاں اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ پردہ تو نبی کی بیویوں کے ساتھ خاص ہے تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ خطاب مومنین کو ہے ﴿يَـٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ اور آگے جا کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ تو مراد تمام مسلمان ہیں اگر یہ نبی کی بیویوں کے ساتھ خاص کردیں تو لازم آئے گا کہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اِجازت لینا بھی ان کے ساتھ خاص ہے اب اِجازت لینے کی ضرورت نہیں، ہر گھر میں بغیر اجازت کے گھس جانا چاہیے لیکن اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں)۔

جب مومن عورتیں اس بات کی عادی ہوگئیں کہ بات چیت، لین دین اور گھر میں بیٹھنا یہ اَزواجِ مطہرات کی تقلید ہی نہیں بلکہ رضائے الٰہی کا سبب ہے تب سب کو اللہ جل شانہ نے اپنے حکم کا مخاطب بنایا ﴿ یٰأَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیبِهِنَّ ذٰلِکَ أَدْنَىٰ أَنْ یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِیمًا﴾ [الأحزاب ۵۹] ''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مومنوں کی عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیں اس سے بہت جلد انکی شناخت ہو جایا کرے گی پھر ستائی نہ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''......

جِلْبَاب قمیص یا چادر کو کہتے ہیں اور اس کی جمع جَلَابِیب ہے اور جَلْبَبَة سے ہے اور جُــــلْبَة کہتے ہیں تہ بہ تہ پتھر جن میں جانوروں کیلئے راستہ باقی نہ رہے، سبز کانٹے دار درخت، بادل کا ایک ٹکڑا، پالان پر لگایا جانے والا چمڑا، الغرض کسی چیز کو محفوظ کرنے کیلئے جن دواعی کی ضرورت ہوتی ہے وہ سارے مفہوم جلباب میں پنہاں ہیں اور خصوصاً جب یُدْنِین کا لفظ جو کہ الإِدْنَاء سے ہے متعدی ہو 'حرفِ علیٰ' کے ساتھ تو اس کا معنی الإِرْخَاء ہوتا ہے اور اِرخاء (لٹکانا) اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے تو گویا جلباب سے مراد وہ کھلی چادر جو سر سے نیچے کو لٹکائی جائے جس سے چہرے سمیت سارا بدن ڈھک جائے۔

چنانچہ اس آیت کی تفسیر ترجمان القرآن ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب کسی ضرورت کیلئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سر کے اوپر سے اپنی چادروں کو لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں'' [تفسیر ابن کثیر ۳/۶۸۴ و فتح القدیر ۴/۴۰۵] ......تو اس صحابی رسول کے قول کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مطابق ایک آنکھ کھلی رکھنے کا جواز بھی ایک خاص مقصد کیلئے ہے اور وہ راستہ دیکھنے کی ضرورت ہے چنانچہ جب وہ باہر نہ نکلے اور نہ ہی راستہ دیکھنے کی ضرورت ہو تو پھر غیر محرموں کے سامنے ایک آنکھ سے بھی پردہ ہٹانے کی کوئی وجہ نہیں۔ صحابی کی تفسیر حجت ہے بلکہ علماء کے ہاں مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اور الصَّحابة کلھم عدول صحابہ سارے ہی عادل ہیں کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سند ملی ہوئی ہے ﴿رَضِیَ اللہُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوا عَنۡهُ﴾ [المجادلة ۲۲] ''صحابہ پر اللہ تعالیٰ راضی ہو گئے اور وہ اللہ تعالیٰ پر راضی ہو گئے'' ...... اور مذکورہ تفسیر اس اُمت کے مفسر قرآن ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی (اَللّٰھُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ) [البخاری ۱۴۳، ۳۷۵۶] ''اے اللہ! اس کو دین کا فہم دے اور اسے حکمت سکھلا دے''۔

محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ السلمانی (تلمیذ علی بن اُبی طالب رضی اللہ عنہ) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ﴾ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور اپنی صرف بائیں آنکھ ننگی کی [تفسیر ابن کثیر ۳/۶۸۴] ...... علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''یہ آیتِ حجاب' ہے جو کہ تمام عورتوں کیلئے مشترک حکم ہے اور اس میں سر اور منہ کو ڈھانپنے کا وجوب بالکل واضح ہے کیونکہ اسی آیت کو صحابیات نے بھی یوں ہی چہرے اور سر کو ڈھانپنا سمجھا'' ...... چنانچہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آیت ﴿يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ﴾ نازل ہوئی تو انصاری عورتیں اپنے گھروں سے اس سکون اور اطمینان کے ساتھ نکلتیں کہ گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں اور انہوں نے سیاہ رنگ کی چادریں لپیٹ رکھی ہوتی تھیں''

[تفسیر ابن کثیر ۳/۶۸۴، وفتح القدیر ۴/۴۰۵ نقلاً عن عبد الرزاق فی المصنف]

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ ''منافقین کا ٹولہ مومن عورتوں کو تکلیف پہنچاتا تو جب روکا جاتا تو وہ کہتا کُنْتُ أَحْسِبُهَا أَمَةً '' میں نے سمجھا کہ شائد لونڈی ہے'' تو اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ جلباب کو نازل کر دیا اور حکم دیا کہ مسلمان عورتیں جلباب لے لیں اور صرف ایک آنکھ ننگی رکھیں اور لونڈیوں کی مخالفت کریں'' [تفسیر فتح القدیر ۴/۴۰۵] ...... کیونکہ فاسق لوگ جب کسی عورت پر جلباب دیکھتے تو کہتے یہ آزاد عورت ہے، شریف زادی ہے اور اس سے رُک جاتے اور جب دیکھتے کے اس پر جلباب نہیں تو کہتے یہ لونڈی ہے تو اس کے ساتھ زیادتی کرنے کیلئے ٹوٹ پڑتے [تفسیر ابن کثیر ۳/۶۸۵]

لیکن اَفسوس کہ آج جو عورت اُمتِ محمدیہ میں سے اس شریف زادی کا وصف اپنائے اسے رجعت پسند، پینڈو اور خانقاہی عورت کا لقب دیا جاتا ہے اور جو مغربی عورتوں کی طرح مادر پدر آزاد، سڑکوں و بازاروں میں دندناتی پھرے اس کو ''ماڈل گرل'' اور زمانے کی روایات (Tradition) کے عین مطابق تصور کیا جاتا ہے۔ پھر یہی ''ماڈل گرل'' کے خواب دیکھنے والے اس کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کیلئے یا پھر یونیورسٹیوں میں گھومنے کی کھلی اِجازت دے دیتے ہیں اور وہ موبائل اور گاڑی لے کر اپنا ایمان بیچتی پھرتی ہے یا پھر گھر میں اس کیلئے مرد ٹیوٹر رکھ لیا جاتا ہے جو آتا اُستاد بن کے ہے اور جاتا داماد بن کر [العبرات للمنفلوطی] تو انہیں دُنیاوی تعلیم کے پجاریوں کے بارے میں کہ جن کے گھر والے جب گل کھلاتے ہیں تو اکبر آلہ آبادی بول اٹھتا ہے

حسرت بہت ترقی دختر تھی انہیں
پردہ جو اٹھ گیا تو وہ آخر نکل گئی

یہ تھا بے پردگی کا نتیجہ جبکہ مسلمان عورت کا شیوہ تو یہ تھا کہ جب وہ باہر نکلتی تو چادر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لے کر جیسا کہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حیض والیوں اور نوجوان بچیوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں لے کر جائیں۔ حیض والیاں نماز سے تو الگ رہیں لیکن مسلمانوں کی دُعا میں شمولیت ضرور کریں۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وَإِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا [البخاری ۹۷۴ ومسلم ۲۰۵۳] ''اگر ہم میں سے کسی کے پاس جلباب نہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اس کی بہن اپنی چادر دے دے (یعنی وہ مستعار چادر لے لیں لیکن عید کیلئے بھی ننگی نہ جائیں)...... تو اس سے معلوم ہوا کہ صحابیات کو یہ فہم تھا اور اس آیت سے انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ بغیر جلباب کے باہر نہیں نکل سکتیں تب ہی تو سوال کیا۔ یہی وہ پاکدامن عورتیں تھیں جن کو بیماری ہو، تندرستی ہو، اِس حکم کا فکر رہتا اور جنت کی وارث بن گئیں جیسا کہ عطاء بن أبی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ فرمایا کہ یہ عورت (کالے رنگ کی) اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دُعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ) ''چاہو تو صبر کر لو اور تمہیں جنت مل جائے گی اور چاہو تو تمہارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کر دیتا ہوں کہ وہ تم کو اس مرض سے نجات دے دے'' تو اس نے کہا کہ میں صبر کر لیتی ہوں۔ پھر کہنے لگی کہ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں اس بارے میں دُعا کر دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے میں عورت کے حق میں دُعا فرما دی [البخاری ۵۳۲۸ ومسلم ۳۵۷۶] ...... دیکھیں جنت کی بشارت مل جانے کے بعد بھی بیماری پر صبر کرنے کا کہنے کے باوجود بے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پردگی کا خطرہ لاحق ہے لیکن آج مسلمان عورتیں اس پردہ کو مصیبت خیال کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صرف دنیاوی لذتوں میں پڑ کر مسلمان برباد ہو رہا ہے۔ اَصل دینی مقصد ان لذات کے ترک کرنے سے مل سکتا ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے کہ

من هجر اللذّات نال المنى ومن أكبّ على اللذات عضّ على اليد

"جو لذات کو چھوڑ دے وہ مقصد کو پالیتا ہے اور جو لذات پر اوندھا ہو جائے پھر وہ اپنے ہاتھ کو ہی کاٹتا ہے"...... اور پوری کائنات میں اس وقت مسلمان ذلیل ومقہور اسی وجہ سے ہے کہ اس نے قرآن وسنت کو چھوڑا اور دنیاوی لذات میں پڑ گیا۔ کاش شاعر کا یہ قول ہی اس نے پڑھا ہوتا

درسِ قرآن نہ ہم نے بھلایا ہوتا
ذلت کا دن یہ زمانے نے نہ دکھایا ہوتا

اللہ تعالیٰ تمام مسلمان عورتوں کی حفاظت فرمائے اور ان کے دلوں میں دین کا صحیح فہم راسخ فرمائے (آمین یارب العٰلمین)

جب تمام مومنات پردہ کی پابند ہو گئیں تو پھر پردہ کی بابت مزید اِحتیاط کیلئے اللہ جل شانہ نے سورۃ النور میں زنا اور تہمتِ زنا کی سزا مقرر فرما کر مردوں کو حکم دیا ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ [النور ٣٠] "(اے محمد!) مردوں کو حکم دے دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں یہی اُن کیلئے پاکیزگی ہے لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے"...... تو یہاں حکم مردوں کو بھی دیا گیا ہے کہ جس طرح عورتوں پر پردے کی پابندی ہے وہاں مردوں کو بھی حکم ہے کہ وہ ٹکٹکی باندھنے اور نظر بازی کے مریض نہ ہوں کیونکہ نظر ایک ایسا سہم مسموم ہے کہ اس طرح کمان سے نکلا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیر بھی اَثر نہیں کرتا۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے

کل الحوادث مبدأها من النظر ومعظم النار من مستصغر الشرر

کم نظرة فعلت في قلب صاحبها فعل السهام بلا قوس ولا وتر

''تمام حادثات کی اِبتداء نظر سے ہی ہوتی ہے اور آگ کا بھڑکاؤ چھوٹی سی شراری سے ہی ہوتا ہے۔ کتنی ہی نظریں دیکھنے والے میں اتنا اَثر کر جاتی ہیں کہ تیر بھی قوس وکمان سے نکلا اتنا اَثر نہیں کرتا''...... اور حقیقت بھی یہ ہے کہ تمام برائیوں اور فتنوں کے دو ہی دروازے ہیں: ا۔ آنکھ کا نظارہ ۲۔ زبان کا چٹخارہ۔ یہی وجہ ہے کہ اسی آنکھ سے بچنے کیلئے کسی کے گھر میں داخل ہوتے ہوئے اِجازت لینا مقرر کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (إنَّمَا جُعِلَ الإذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ) [البخاری ۶۲۴۱ ومسلم ۲۱۵۶ والترمذی ۲۷۹۱] ''اجازت تو رکھی ہی نظر سے بچنے کیلئے ہے''...... اور جریر البجلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے اچانک نظر کے بارے میں سوال کیا (فأمرني أن أصرف بصري) ''مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں'' [مسلم ۲۱۵۹ وأبو داؤد ۲۱۴۸ والترمذی ۲۷۷۶ والنسائی ۹۲۳۳]...... یعنی اچانک نظر پڑنے سے گناہ نہیں بلکہ دوبارہ دیکھنے سے ہے اسی لئے علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے حکم دیا تھا (لا تتبعِ النظرةَ النظرةَ فإنَّ لکَ الأُولىٰ ولَیستْ لکَ الأُخرىٰ) [أبو داؤد ۲۱۴۹ والترمذی ۲۷۷۷] ''نظر کو نظر کے پیچھے نہ لگاؤ (ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو) کیونکہ پہلی نظر تمہارے لئے اور دوسری تمہارے لئے نہیں (پہلی معاف ہے، دوسری معاف نہیں)''...... چنانچہ جو شخص بغیر اِجازت کے گھر کے اَندر جھانکتا ہے، اس کی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا (مَنْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ) [مسلم ١٦٩٩] ''جو شخص کسی کے گھر بغیر اجازت کے جھانکے ان کیلئے حلال ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں'' ...... ''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے حجرہ کے سوراخ سے ایک شخص نے جھانکا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں لوہے کی کنگھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں مارتا کیونکہ اجازت صرف آنکھ کے بچانے سے ہی مقرر کی گئی ہے'' [البخاری ٦٢٤١ ومسلم ٢١٥٦ والترمذی ٢٧٠٩] ......اور آنکھ سے غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا (كَتَبَ اللهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَزِنَا الْأُذُنَيْنِ السَّمَاعُ وَزِنَا الْيَدَيْنِ الْبَطْشُ وَزِنَا الرِّجْلَيْنِ الْخَطْوُ وَالنَّفْسُ تَتَمَنّٰى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ) [البخاری ٦٣٤٣ ومسلم ٢٦٥٧ وأبو داؤد ٢١٥٢] ''اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا لکھا ہے وہ اس کو ضرور پاتا ہے پس آنکھ کا زنا (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (غیر محرم کے ساتھ ناجائز) گفتگو کرنا ہے اور کانوں کا زنا (غیر محرم کی ناجائز بات سننا اور گانے وفحاشی) سننا ہے اور ہاتھوں کا زنا (غیر محرم کو) چھونا ہے اور پاؤں کا زنا (فحاشی کے ارتکاب اور غیر محرم کی طرف) قدم اُٹھانا ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ یا تصدیق کر دیتی (زنا واقع ہو جاتا ہے) یا تکذیب کر دیتی ہے (زنا سے رُک جاتا ہے)'' ......اب دیکھیں جہاں نظر کو آنکھ کا زنا بتلایا گیا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے لیکن افسوس کہ بعض عورتوں کو اتنی گندی عادت ہوتی ہے کہ باپردہ ہونے کے باوجود غیر محرم سے آمنے سامنے اور فون پر گپیں لگانے سے باز نہیں آتیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا تھا (نَهٰى أَنْ تُكَلَّمَ النِّسَاءُ (يَعْنِي فِي بُيُوتِهِنَّ) إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

[السلسلة الصحيحة ٦٥٢] ''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے عورتوں کو منع کیا تھا کہ وہ اپنے گھروں میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر (کسی غیر محرم سے) بات نہ کریں''...... اگر گھر میں بھی بات نہیں کرنی تو بازاروں اور سڑکوں اور فون میں کیسے جائز ہے؟ لیکن مسلمان کی حیا پتہ نہیں کہاں اُڑ گئی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (الْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ وَالإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَا وَالْجَفَا فِي النَّارِ) [السلسلة الصحيحة ٤٩٥] ''حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں لے جانے کا سبب ہے اور فحش گوئی بد اخلاقی سے ہے اور بد اِخلاقی جہنم کا ایندھن بناتی ہے''...... اس حیاء کے رخصت ہوتے ہی مسلمان ہونے کا دعویدار اپنے گھر میں ہر ایک کو آنے کی اجازت دے دیتا ہے، اگرچہ خاوند نہ بھی ہو تو پھر بھی بڑے سکون سے اس گھر میں مرد آ جا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ (لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغَيَّبَةٍ (الْمَرْأَةُ الَّتِي غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا) إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوْ اثْنَانِ) [مسلم ١٧١١] ''آج کے بعد مرد اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند اس کے گھر نہ ہو اِلا کہ اگر اس کے ساتھ ایک یا دو شخص ہوں تو پھر جا سکتا ہے (تاکہ فتنہ سے محفوظ رہے اور وہ بھی صرف نیکی کی غرض سے جا سکتا ہے یہ مقصود نہیں کہ اگر بدمعاشی کرنی ہے تو اکیلا نہ جائے بلکہ ایک دو کو ساتھ لے کر جائے)...... لیکن آج کا غیرت مند مسلمان غیر محرم کو اجازت دیتا ہے کہ یار میں کہیں جا رہا ہوں ذرا آج میرے گھر میں سو جانا، حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا (أَىْ زَوْجًا) أو ذا محرم) [مختصر مسلم ١٤٣٨] ''کوئی شخص شادی شدہ عورت کے پاس نہ سوئے، سوائے اسکے خاوند اور محرم کے''......

لیکن آج کا مسلمان کہتا ہے یار وہ تو اللہ کا ولی ہے تو ذرا بتلائیں کہ یہ حدیث جن کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں ہے وہ اُن سے کم ولی تھے۔ وہ تو صحابی تھے اور یہ ۱۴ سو سال بعد کا مسلمان ذرا موازنہ تو کریں۔ لیکن کیا کہیں ان تجدد کے مارے ملاؤں کو جو اَحادیث کی غلط تاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیور اَور بہنوئی کے بارے میں اتنی سختی نہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ، قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ) [البخاری ۵۲۳۲] ''عورتوں پر داخل ہونے سے بچو (غیر محرم عورتوں کے پاس نہ جاؤ) تو ایک انصاری نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے، تو فرمایا وہ تو موت ہے'' ...... اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ تو موت بتلائیں اور آج کل کی پارسا کہے کہ میں نے تو ان کو اپنے ہاتھوں سے پالا ہے وہ تو میرے بھائیوں جیسے ہیں تو بات رسول اللہ ﷺ کی مانی جائے گی نہ کہ اس عورت کی اور جو شخص نیکی نیکی کا نعرہ لگاتے ہوئے ایسی تاویلات کرتا ہے وہ ضرور شرمندہ ہوتا ہے جس کا اسے شعور نہیں، چنانچہ شاعر کہتا ہے

فيا بائعا ببخس معجل   كأنك لا تدري بلى سوف تعلم

فإن كنت لا تدري فتلك مصيبة   وإن كنت تدري فالمصيبة أعظم

''اے تھوڑی قیمت کے بدلے (اپنی عزت کو) بیچنے والے! تو اس عزت کی حقیقت کو جانتا ہی نہیں لیکن عنقریب جان لے گا، اگر تو نہیں جانتا تو یہ مصیبت ہے اور اگر اس کو جانتے ہو (پھر بھی نہیں مانتے) تو اس سے بھی بڑی مصیبت ہے'' ...... مسلمان کا تو شیوہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ شک سے بھی بچے اور کوئی بھی مسلمان ہو پھر اس کو اس غیرت کے بارے میں تردد نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ) [السلسلة الصحيحة ۵۵۰] ''اگر نفس میں کوئی معمولی سا شک بھی کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے'' ...... یہاں معمولی شک بھی ہو تو اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو ترک کر دینے کا حکم ہے چہ جائیکہ ایک واضح چیز ہو جو شخص شک سے بھی بچتا ہے وہ اپنے دین کو محفوظ کر لیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ) [البخاری ۲۰۵۲ ومسلم ۱۵۹۹] ''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان متشابہ اُمور ہیں، اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ جائے وہ اپنا دین اور عزت بچا لیتا ہے اور جو شبہات میں پڑ جائے وہ حرام میں واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ بکریوں کا چرواہا چراگاہ کے ارد گرد چراتا ہے قریب ہے کہ اس میں اسکو چرانا شروع کر دے، خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح کام کرتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم فاسد ہو جاتا ہے وہ ٹکڑا دل ہے''۔

تو بات یہ چل رہی تھی کہ زبان کا زنا نطق ہے بات کرنا ہے (غیر محارم سے ناجائز) اور کانوں کا زنا سننا ہے اور ہاتھوں کا گناہ پکڑنا ہے (ہاتھ لگانا ہے غیر محارم کو) لیکن افسوس ہے مسلمان پر کہ صرف پیر یا بڑے ولی یا بڑے بزرگ کا لیبل لگا کر والدین اپنی بچیوں کو پیار دلوانے کیلئے پیش کرتے ہیں اور وہ بالغ اور شادی شدہ اور جوان سلام بھی کرتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے تو فرمایا تھا (إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ) [صحیح الجامع ۲۵۰۹] ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا''...... اور فرمایا (إِنِّي لَا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَمَسُّ أَيْدِى النِّسَاءِ) [صحيح الجامع ۷۰۵۴] ''میں عورتوں کے ہاتھ کو چھوتا بھی نہیں''...... حتیٰ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ما مست يد رسول الله ﷺ يد امرأة قط) [البخاری ۷۲۱۴ ومسلم ۱۸۶۶] ''اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ سے کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں چھوا''...... لیکن غیرت مند مسلمان اپنے علم اور بڑھائی کے زعم میں سلام بھی کرتا ہے اور بیٹی اور بیوی کا باپ وخاوند خاموش تماشائی بنا ہوا ہے اور وہ پیار دے رہا ہے اور وہ لے رہی ہیں حالانکہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے (لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِخَيْطٍ مِنْ حَدِيدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ) [صحيح الجامع ۴۹۲۱] ''تمہارے سر کو لوہے کے نیزے سے پھوڑ دیا جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ تم کسی عورت کو ہاتھ لگاؤ جو تمہارے لئے حلال نہیں ہے''...... لیکن اگر کہا جائے کہ یہ چیز منع ہے تو کہتے ہیں دیکھو یار یہ تو ایسے ہی ہیں انکو ایسے ہی رہنے دو، تو شاعر کہتا ہے

ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

اس لئے بات تو قیامت کے دن کی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا تو جواب کون دے گا؟ اس لئے میرے مسلمان بھائی! دیہاتوں کے رواج، پیار لینا اور دینا حتیٰ کہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جہالت کی وجہ سے جب کوئی پردیس سے آئے تو دیہات کی عورتیں اس غیر محرم کو گلے لگا لیتی ہیں جو کہ بالکل منع ہے اس لئے حیا کرنی چاہئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ وَمَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَىٰ وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَىٰ وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَىٰ وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) [صحيح الجامع ۹۳۵] ''اللہ سے حیاء کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے حیا کرتا ہے جس طرح کرنے کا حق ہے تو اس نے اپنے سر کو اور جو کچھ اس میں ہے اور پیٹ کو اور جس کو وہ گھیرے ہوئے ہے محفوظ کر لیا اور جو موت اور (اس کے بعد) بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور آخرت کا ارادہ رکھے وہ دنیا کی زندگانی کی زینت کو ترک کر دیتا ہے''...... تو باحیا انسان ایسے کاموں سے گریز کرتا ہے جس سے اس کے تشخص پر کوئی قدغن آئے، الغرض نظر قلبی اُمور کیلئے سب سے بڑی آفت ہے۔ حتیٰ کہ اس پر اِجماع ہے جیسا کہ ابن الحاج فرماتے ہیں کہ (ووقع الإجماع علی أن النظر أعظم آفة علی القلب وأسرع الأمور فی خراب الدین والدنیا) [فتیاتنا والأعجاب ٦٣] ''اس بات پر اجماع ہے کہ نظر دل کیلئے سب سے بڑی آفت ہے اور دین و دنیا کو خراب کرنے کیلئے سب سے زیادہ تیز ہے''...... اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو نظر کے فتنے سے محفوظ فرمائے (آمین)

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اسی نظر سے بچانے کیلئے راستوں پر کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے منع فرمایا تھا (إِیَّاکُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَی الطُّرُقَاتِ، قَالُوا یَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیهَا، فَقَالَ: إِنْ أَبَیْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِیقَ حَقَّهُ، قَالُوا: وَمَا حَقُّهُ یَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الأَذیٰ وَرَدُّ السَّلَامِ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ) [البخاری ٢٤٦٥، ٦٢٢٩ ومسلم ٢١٢١، وأبو داؤد ٤٨١٥] ''راستوں پر بیٹھنے سے بچو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا کہ ہم (اپنی ضروری) باتیں کرتے ہیں اور ضرور بیٹھنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تم ضرور ہی بیٹھنا چاہتے ہو تو پھر راستے کا حق ادا کر دیا کرو، تو صحابہ کرام نے کہا کہ اس کا حق کیا ہے؟ تو فرمایا: ١۔ نظر کا جھکانا، ٢۔ تکلیف دینے سے رک جانا، ٣۔ سلام کا جواب دینا، ٤۔ اور نیکی کا حکم کرنا، ٥۔ اور برائی سے منع

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنا''...... اب دیکھیں اتنے بڑے بڑے کاموں میں سے پہلا کام نظر کا جھکانا بیان فرمایا ہے جو نظر کی جھکائی کی بڑی اہمیت پر دلالت کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے نظر جھکانے والے کو جنت کی بشارت دی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں (اضْمِنُوا لِی سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: أَصْدِقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُّمْ وَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ) [السلسلة الصحيحة ۱۴۷۰] ''اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ۱۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔ ۲۔ وعدہ کرو تو وفا کرو۔ ۳۔ جب امانتدار بنائے جاؤ تو امانت ادا کیا کرو۔ ۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ ۵۔ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو۔ ۶۔ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو (کسی کو تکلیف نہ دو)''...... حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا (لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ وَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسِفُنَّ وُجُوهَكُمْ) [ابن کثیر ۳/۲۷۷ نقلا عن الطبرانی] ''اپنی نظروں کو جھکاؤ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور اپنے چہروں کو سیدھا رکھو ورنہ تمہارے چہرے بگاڑ دیے جائیں گے''...... اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے (آمین)

مردوں کو جو غض بصر اور حفظ فروج کا حکم دیا گیا ہے اس میں عورتیں بھی تغلیب کے (غالباً اور اگر مرد ہی مخاطب ہوتے ہیں لیکن مقصود مرد اور عورت ہوتے ہیں) قاعدے کے مطابق شامل تھیں لیکن نظر کے جھکانے اور عورتوں کیلئے خصوصاً پردے کیلئے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر عورتوں کو بطور خاص دوبارہ حکم دیا گیا ہے کہ ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَا بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)

[النور ۳۱] ''مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے جو (خود بخود) ظاہر ہو، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیں اور اپنی زینت کو (ظاہر نہ کریں) سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے (خاوند کے والد) یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا (اپنے میل جول کی) عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکروں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں زمین پر (عورتیں) نہ ماریں (چلتے وقت) کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے مومنو! تم سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کرو''۔

یہاں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے غض بصر کا اور غض بصر کا معنی لغتِ عرب میں ناجائز چیز سے روکنا ہے اور غض کا لفظ نظر یا آواز کو پست رکھنے کیلئے استعمال کرتے ہیں اور طرفِ غضیض پست نگاہ کو کہتے ہیں اور انغض نظر کے بند ہو جانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ نظر کے جھکانے کے ساتھ اس کو ناجائز چیز سے روکنا بھی ہے اور صرف جھکانا یا روکنا نہیں بلکہ اسکو مزید پست کر کے رکھنا ہے۔ یہ آیت مبارکہ پردہ کے وجوب پر مندرجہ ذیل طرق سے دلالت کرتی ہے۔

❶ اللہ سبحانہ وتعالٰی نے مومن عورتوں کو اپنی عصمت وحشمت کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور عفت و پاکدامنی کے حکم کا تقاضا یہ ہے کہ وہ تمام وسائل اور جوالب ودواعی وذرائع اختیار کیے جائیں جو اس عفت کے تحقق کو ممکن بنا سکیں اور ہر ذی شعور عقلمند اس بات کو جانتا ہے کہ چہرے کا پردہ پاکدامنی کی حفاظت کے جملہ وسائل میں سے ہے۔ کیونکہ چہرے کا کھلا رکھنا اس کی طرف غیر محرموں کے دیکھنے کا سبب بنتا ہے، جس سے بات ناجائز تعلقات تک جا پہنچتی ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا کہ (نظرة فسلام فكلام فموعد فلقاء) ''ایک اشارہ ہوا، دو ہاتھ بڑھے اور بات ہو اور عہد و پیمان ہوئے اور لقاء وملاقات ہوگئی'' ...... اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ (فَزِنَا الْعَينِ النَّظَرُ) [البخاری ۶۲۱۲ ومسلم ۲۶۵۷] ''آنکھوں کا زنا (ناجائز) دیکھنا ہے'' ...... تو جب چہرے کا پردہ پاکدامنی اور عفت وعصمت کا ذریعہ بنتا ہے تو پردہ بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح عصمت کی حفاظت فرض ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ (ما لا يتمّ الواجب إلا به فهو واجب) ''جس چیز سے واجب مکمل ہو تو وہ بھی واجب ہو جاتی ہے'' ...... جیسا کہ نماز کیلئے وضو ہے تو عصمت کی حافظت واجب ہے اور وہ حفاظت بغیر پردے کے ممکن نہیں۔

❷ ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ''عورتیں عمداً وقصداً کوئی بھی زینت غیر محرموں کیلئے ظاہر نہ کریں۔ سوائے اس کے جو اضطراری طور پر خود بخود ظاہر ہو جس کا چھپانا ممکن نہ ہو'' ...... جیسا کہ برقع یا چادر یا کوئی لباس جو اس نے قمیص اور خمار کے اوپر پہنا ہوا ہو یا مثل گاؤن جو کہ عام طور پر مستعمل ہے تو ان چیزوں کی طرف دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ عورت کا بدن بھی نظر آئے اور بدن (سر سے پاؤں تک) کی حفاظت اصل مقصود ہے جس میں چہرہ بطریق اَولیٰ ہے۔ چنانچہ اللہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے زینت کے اِظہار سے بالکل منع فرما دیا ہے۔سوائے اس زینت کے جس کے اِظہار سے چارہ کار نہیں جس کو اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کہہ کر مستثنٰی کیا ہے جس میں چہرہ وغیرہ نہیں آتے۔کیونکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ فعل کی اِسناد عورتوں کی طرف کی کہ وہ ظاہر نہ کریں اور پھر فعل مضارع استعمال کیا جو حرمت کی تاکید پر دال ہے کیونکہ نہی جب صیغہ مضارع کے ساتھ آئے تو وہ تحریم میں تاکید کا معنی دیتی ہے۔اور اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں فعل کی اسناد عورتوں کی طرف نہیں کہ اِلَّا مَا أَظْهَرْنَ (کہ وہ ظاہر کریں) اور نہ ہی متعدی استعمال کیا ہے بلکہ فعل لازم استعمال کیا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ عورت تمام زینت کو چھپانے کی مامورہ ہے اس کو حکم دیا گیا ہے سوائے اس کے جو خودبخود زینت ظاہر ہو جائے مثل برقع یا چادر وغیرہ کے کیونکہ اس کے ظاہر ہونے میں عورت کا اِختیار نہیں اور نہ ہی عورت ان کو ظاہر کرتی ہے بلکہ یہ خود ظاہر ہوتے ہیں اور فعل لازم اسی کا مقتضی ہے کہ جو خودبخود ظاہر ہو پھر دوسری آیت میں زینت کے اِظہار سے دوبارہ منع فرمایا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ یہ زینت فلاں فلاں کے سامنے ظاہر کی جاسکتی ہے (جیسا کہ آیت کے ترجمہ میں واضح ہے) جس سے یہ معلوم ہوا کہ دوسری مرتبہ جو زینت ظاہر کرنا منع کیا گیا ہے ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ وہ پہلی مرتبہ کی زینت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ سے مختلف اور علیحدہ ہے چنانچہ پہلے مقام پر اس زینت کا حکم ہے جو ہر ایک کیلئے بغیر استثناء کے ظاہر ہوتی ہے اور اس کا چھپانا ممکن نہیں جبکہ دوسرے مقام پر مخفی زیبائش مراد ہے جس کے ذریعے عورت خود کو مزین کرتی ہے اگر اس زیب وزینت کا اِظہار بھی ہر ایک کے سامنے جائز ہوتا تو پہلی زینت کے اِظہار کی عام اِجازت اور دوسری زینت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اِظہار کے حکم سے بعض اَفراد کا استثناء کرنے کا کوئی خاص فائدہ نہ رہ جاتا اور قرآن مجید نے جو لفظ بیان کیے ہیں ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾ کہ وہ افراد جو صرف کھانا کھانے کی غرض سے گھروں میں رہتے ہیں (مراد نوکر ہیں) جن میں صنفی میلان ختم ہو چکا ہے، مردانہ اوصاف سے محروم ہوں اور وہ نابالغ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں پر مطلع نہ ہوئے ہوں ان کے سامنے مخفی زینت کو کھلا رکھنے کی اِجازت دی ہے جس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس کے علاوہ مخفی زیب وزینت کو کسی غیر محرم کے سامنے کھلا رکھنا جائز نہیں اور دوسری بات پردے کو واجب جو کیا گیا ہے وہ اس کی علت ہے کہ مرد عورتوں کی طرف نہ دیکھیں اور نہ فتنے میں مبتلا ہوں تو چہرہ اور ہاتھ ہی تو مجمع حسن ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر خوبصورتی اور جسم کے خدوخال اور بناوٹ کا اندازہ ہوتا ہے جس کو صرف جو غیر محرم ان بچوں اور مردانہ اوصاف سے فارغ مردوں کے سامنے ظاہر کرنے کی اِجازت ہے باقی کیلئے نہیں ہے۔

❸ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ ''عورتیں اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال کر رکھیں'' ...... یہاں لفظ خمر استعمال ہوا ہے جو خمار کی جمع ہے جو کہ خمر سے مشتق ہے جس کا معنی چھپانا اور ڈانپنا ہے اسی لیے شراب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ وہ پینے والے کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور چھپا دیتی ہے اور اختمرت المرأة وتخمرت اس وقت لغت میں بولا جاتا ہے جب عورت اپنے چہرے کو ڈھانپ لے اور چھپا لے تو خمار کہتے ہیں اس کپڑے کو جسے عورت اپنے سر، چہرے، گردن اور سینے کو ڈھانپنے کیلئے استعمال کرتی ہے تو اس میں چہرے کو شامل کیا گیا ہے جیسا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ (ومنه خمار المرأة لأنه يستر وجهها) [فتح الباری ۸/ ۴۸۹] ''اسی سے عورت کا خمار ہے جو اسکے چہرے کو چھپاتا ہے''......

اور یہی معنی صحابہ کرام کی عورتوں نے سمجھا اور اس پر عمل کیا اس لئے امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں باقاعدہ باب باندھا ہے (باب: وليضربن بخمرهن على جيوبهن) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا نے) يرحم الله نساء المهاجرات الأول لما أنزل الله ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ شققن مروطهن فاختمرن بها) [البخاری ۴۷۵۸ وأبو داؤد ۴۱۰۲ والنسائی ۳۸۳] ''رحم کرے اللہ تعالیٰ ان مہاجرات (ہجرت کرنے والی) پہلی عورتوں پر جنہوں نے جب اللہ تعالیٰ کا قول ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ نازل ہوا تو اپنی چادریں پھاڑ کر (چہروں کو ڈھانپ لیا) خمار بنا لئے''...... جیسا کہ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ (فاختمرن أی غطين وجوههن) [فتح الباری ۸/ ۴۸۹] یعنی انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے۔

اگر کوئی اس بات میں جہالت کی بناء پر اعتراض کرے کہ قرآن میں چہرے کو ڈھانپنا لکھا نہیں اس کی تصریح نہیں اس لئے اس کو ننگا کیا جا سکتا ہے تو ہم اس کا جواب تین باتوں کے ساتھ دیں گے۔

1. اللہ تعالیٰ نے تو قرآن میں سر، گردن، سینے، کندھے، کہنیاں اور ہتھیلیوں کا بھی ذکر نہیں کیا تو کیا ان کا ننگا کرنا بھی جائز ہے اگر معترض (اعتراض کرنے والا) کہے کہ نہیں جائز تو ہم کہیں گے کہ چہرے کو ننگا کرنا بطریق اولیٰ جائز نہیں کیونکہ خوبصورتی اور جمال کا مظہر ہے اور یہ کیسے ممکن ہے کہ شریعت سر گردن، سینے، کہنیاں اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کے ڈھانپنے کا حکم تو دے دے اور چہرے کو چھوڑ دے جو کہ اصل فتنے کا موجب ہے کیونکہ جب کہا جاتا ہے فلاں خوبصورت ہے تو مراد اس کا چہرہ ہوتا ہے نہ کہ اس کے ناخن اور پیر۔ معلوم ہوا کہ پوچھنے اور بتانے والے کی گفتگو کا محور چہرہ ہی ہوتا ہے اور ممکن نہیں کہ حکمت پر مبنی شریعت سینہ وگردن کے پردہ کا تو حکم دے لیکن چہرہ کھلا رکھنے کی رخصت دیدے۔

❷ اگر آپ کی بات جدلاً مان بھی لیں تو بتائیں کہ صحابیات نے جو اس آیت سے فہم اور سمجھ لی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ انہوں نے آیت کے نزول کے فوراً بعد اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا تھا لباس تو وہ پہلے ہی پہنتی تھیں گردن اور سر کو تو وہ پہلے ہی ڈھانپتی تھی۔ بازو تو پہلے ہی ان کے ڈھانپے ہوتے تھے قدم تو ان کے پہلے ہی ڈھکے ہوتے جیسا کہ عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت نے کہا تھا

كتب القتال والقتال علينا وعلى المحصنات جر الذيول

''جہاد (قتال) فرض کیا گیا ہے وہ ہم پر فرض ہے اور پاک دامن عورتوں پر شلواریں (لمبی چادریں) لٹکانا ہے''...... تو بتاؤ پھر انہوں نے کس چیز کو ڈھانپا تھا؟ بلاشبہ چہرے کو ہی ڈھانپا تھا۔

❸ حج میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ) [البخاری ۱۸۳۸] ''عورت اِحرام کی حالت میں نقاب نہ پہنے اور نہ ہی دستانے پہنے''...... معلوم ہوا کہ یہ قید صرف حج وعمرہ کی حالت میں ہے۔ ان دونوں حالتوں کے علاوہ وہ نقاب بھی کرے گی اور دستانے بھی پہنے گی اور نقاب جب کرے گی تو چہرے پر ہی کرے گی نہ کہ پیروں پر کرے گی۔ حالانکہ حج میں نقاب کی ممانعت ہے لیکن صحابیات نے چہرے کو پھر بھی ننگا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ ﷺ محرمات فإذا حاذونا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها علىٰ وجهها فإذا جاوزونا کشفناه) [أبو داؤد ۱۸۳۰ وابن ماجه ۲۹۳۵] ''ہمارے پاس سے سوار گزرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِحرام میں ہوتی تھیں تو ہم اپنی چادروں کو اپنے سروں سے چہروں پر لٹکا لیتیں جب وہ گزر جاتے تو پھر ہم چہروں سے وہ چادریں ہٹا لیتیں''...... تو بتائیں کہ صحابیات نے دین کو زیادہ سمجھا کہ تم نے؟ اور صحابیات کا ایمان اور اعتماد زیادہ تھا کہ تمہارا؟ بلا شبہ ان کا فہم حجت ہے اور وہ زیادہ ایماندار تھیں۔

4 ﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ﴾ ''اور وہ اپنے پاؤں کو زمین پر نہ ماریں کہ ان کی چھپی زینت ظاہر ہو جائے''...... یعنی عورت اس اَنداز سے نہ چلے کہ اس کی چھپی ہوئی پازیبوں کی آواز کسی کو سنائی دے تو یہ عورتوں پر حرام ہے کہ وہ اپنے پاؤں کو اس طرح ماریں کہ ان کی زینت ظاہر ہو جو پازیبوں یا خلاخل کی شکل میں ہو اور ان کو پاؤں ڈھکنا اور پاؤں کے اوپر جو زینت ہے اس کو چھپانا واجب ہے اور ان کو ننگا کرنا جائز نہیں۔ تو اے مسلمان عورت! جب اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین نے پاؤں کو زمین پر مارنے اور پیروں کی زینت کو ظاہر کرنے اور ننگا کرنے کو حرام قرار دیا ہے ولا یضربن میں لا کی تلوار کے ساتھ تو کس دلیل کی بناء پر چار چار انچ اونچی ایڑھی والی جوتی پہنتی ہے اور سڑکوں اور بازاروں میں ٹک ٹک کرکے دندناتی پھرتی ہے کیا یہ تیرے پاؤں کی آواز نہیں جس سے منع کیا گیا ہے اور تو مغربی ڈیزائن دو سٹیپ والی (جس سے پاؤں سارا ننگا ہوتا ہے) جوتی پہنتے وقت ڈرتی نہیں کہ اس سے تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے قیامت کو کیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جواب دے گی۔ سوچ اور فکر کر اور توبہ کر شاید پھر تمہیں موقع نہ ملے توبہ کرنے کا۔ آ ذرا تجھ کو اونچی ایڑھی کی اصلیت واضح کروں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقًا بِطِينٍ ثُمَّ حَشَّتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا) [صحيح الجامع ۴۴۶۴ والصحيحة ۴۸۶، ۹۱۱] ''بنی اسرائیل کی ایک چھوٹے قد کی عورت دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلتی تھی پھر اس نے دو پاؤں لکڑی کے (یعنی اونچی ایڑھی لکڑی کی لگوالی) لیے اور ایک سونے کی انگوٹھی لی جس پر گارے کی لیپ تھی پھر اس نے اس میں کستوری رکھی جو کہ سب سے بہتر خوشبو تھی تو دونوں عورتوں کے درمیان جب چلتی تو لوگ اس کو پہچانتے نہیں تھے تو وہ اپنے ہاتھ سے اس کو حرکت دیتی (تو خوشبو پھیل جاتی پھر اس عورت کا نام فتنہ رکھا گیا) ...... اِمام البانی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے فائدہ کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایک ظاہری تنبیہ ہے کہ فاسق عورتوں کا یہ شیوہ ہے کہ وہ ایسی چیزیں پہنتی ہیں کہ لوگوں کی نظر میں ان کی طرف اِلتفات کریں جیسا کہ (النعال العالية الكعاب) اونچی ایڑھی والی جوتیاں اور یہ یہودیوں کی اِختراع ہے اس لئے مومن عورتوں کو اس سے بچنا چاہیے۔ تو اے مسلمان بہن! ذرا سوچ کہیں تو بھی تو فتنے کا لقب پسند نہیں کرتی اور یہودیوں کے طریقہ کو تقویت تو نہیں دے رہی؟!۔

اب دیکھیں کہ یہاں زمین پر پاؤں مارنا اس لئے منع کیا گیا کہ مرد زیور کی جھنکار سے فتنے میں نہ پڑ جائیں تو بتلائیں کی پیر کی جھنکار زیادہ فتنے والی ہے کہ چہرے کو ننگا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنا حالانکہ جو صرف جھنکار سنتا ہے اسے معلوم نہیں کہ یہ بوڑھی ہے جوان ہے حسین ہے یا نہیں جب کہ چہرے سے تو صاف پتہ چلتا ہے تو بتلائیں جھنکار سے زیادہ فتنہ ہے کہ زیب وزینت وحسن ورعنائی سے بھرپور مست شباب دوشیزہ کا کھلا چہرہ کہ جس کے چہرے کو کشش اور معصومیت ومشاطگی نے دو چند کر دیا ہو کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جائے؟ تو باشعور انسان صدق دل سے یہ آرام سے فصلہ کر سکتا ہے کہ چہرہ ہی زیادہ فتنے کا موجب ہے اور یہی مستور ومخفی رکھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ اے مسلمان مرد وعورت! ذرا غور کرو یہ آیت کتنے ہی گہرے اور اچھے انداز سے سر سے لے کر پاؤں تک عورت کو غیر محرم سے چھپانے کیلئے اور ایسے ذرائع کے دروازے بند کرنے کیلئے اُتاری گئی ہے سبحان اللہ جس نے مومنین کی عزت کو محفوظ کرنے کیلئے یہ آیت اتاری اور اسے محکم بنایا چنانچہ زمیں پر پاؤں مارنے کی بابت جابر بن عبد اللہ الانصاری سے روایت ہے کہ اسماء بنت یزید بن حارثہ اپنے کھجوروں کے باغ میں تھیں تو عورتیں انکے پاس آئیں (فيبدو ما في أرجلهن وتبدو صدورهن وذوائبهن فقالت أسماء: ما أقبح هذا) تو انکے پاؤں سے پازیبیں ظاہر ہورہی تھیں اور ان کے سینے بھی ظاہر ہورہے تھے اور میڈھیاں بھی تو اسماء کہنے لگیں کتنی ہی قباحت ہے اس میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ... الآية﴾ [فتح القدير ۴/۳۶]

ان مذکورہ اَحکام خمار وحجاب سے وہ عورت مستثنیٰ ہے جو عمر رسیدہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [النور ۶۰] ''اور بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی اُمید (خواہش ہی) نہ ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے والیاں نہ ہوں۔ تاہم اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کیلئے بہت افضل اور بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے ہیں"۔

تو اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں کو جو وِلادت کے قابل نہ رہی ہوں اور اس عمر کو پہنچ چکی ہو کہ اس میں مرد کیلئے جنسی کشش بالکل نہ رہی ہو (اور وہ قاعدۃ یعنی گھر میں ہی بیٹھی رہنے والی ہو یعنی سن رسیدہ ہو کو اجازت دی ہے کہ اپنے کپڑے (ثیابھن) اتار رکھ دیں۔ کپڑوں سے مراد یہ نہیں کہ کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو جائیں بلکہ اس سے مراد وہ کپڑے ہیں جو عام لباس کے اوپر اس لئے اوڑھے جاتے ہیں کہ جسم کے وہ حصے جو جسم سے عام طور پر باہر رہ جاتے ہیں (مثلاً چہرہ اور ہاتھ) وہ چھپ جائیں لیکن یہ چھوٹ بھی دو شرطوں کے ساتھ مشروط ہے:

1. وہ سن رسیدہ ہوں ﴿ وَالْقَوَاعِدُ ﴾ نہ ان کو شادی کی خواہش ہو اور نہ ہی کوئی ان سے شادی کی خواہش رکھے۔
2. وہ زیب زینت کرنے والی نہ ہوں ﴿ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ﴾ یعنی اس بات کا قصد کرنے والی نہ ہوں کہ میری زینت کو دیکھ کر کوئی تلملائے بلکہ جب ضرورت ہو تو پھر پردہ اُتارے لیکن اگر کوئی عورت جنسی کشش کھو جانے کے باوجود بناؤ سنگھار کے ذریعے سے اپنی جنسیت کو نمایاں کرنے کے مرض میں مبتلا ہے تو اس تخفیفی صورت سے وہ بھی مستثنیٰ ہوگی اور اس کیلئے مکمل پردہ کرنا ہوگا۔

تو چہرے اور ہاتھوں کو ننگا کرنا اس عورت کیلئے گناہ کا سبب نہیں جس میں مذکورہ دو شرطیں پائی جائیں تو معلوم ہوا کہ جن میں یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں ان پر چہرہ اور ہاتھ ڈھانپنا ضروری ہے لیکن اِسلام کتنا غیرت مند دین ہے فوراً یہ بھی کہہ دیا کہ ﴿ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ﴾ کہ اگر یہ بوڑھی سن رسیدہ عورتیں جن میں مذکورہ دو شرطیں پائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائیں پردے میں رہیں، چہرے اور ہاتھوں کو ننگا نہ کریں تو یہ بہت بہتری ہے۔ تو بتلائیں جن پر گناہ نہیں تھا وہ بھی اگر اجازت کے باوجود چہرے و ہاتھوں کو ڈھانپ لیں تو ان کیلئے افضل ہے اور ہیں بھی بوڑھی تو اگر بوڑھی سن رسیدہ کیلئے یہ بہتری اور افضل ہے تو نوجوان کیلئے تو بطریق اولی یہ افضل اور بہتر ہوگا۔

مذکورہ تمام قرآنی آیاتِ مبارکہ سے یہ واضح ہوا کہ عورت کیلئے چہرے و سر سے لیکر پاؤں تک پردہ کرنا واجب ہے۔

حدیثِ نبوی سے دلائل

1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله ﷺ محرمات فإذا حاذونا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها على وجهها فإذا جاوزونا كشفناه) [أبو داؤد ١٨٣٠ وابن ماجه ٣٩٣٥ وأخرجه أحمد والدار قطني والبيهقي أيضاً] ''ہمارے پاس سے سوار گزرتے اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ احرام میں ہوتی تھیں تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں سے اپنے چہروں پر لٹکا لیتیں جب وہ گزر جاتے تو پھر ہم چہروں (سے وہ چادریں ہٹا لیتیں) کو ننگا کر لیتیں''۔

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ جب سوار ہمارے سامنے آتے تو ہم چادریں ڈال لیتی تھیں اس کی واضح دلیل ہے کہ عورت پر چہرہ ڈھانپنا واجب ہے اور احرام کی حالت میں چہرہ کھلا رکھنا بھی واجب ہے تو پہلا واجب پردہ کرنا دوسرے واجب احرام سے قوی ہے کیونکہ اگر قوی نہ ہوتا تو عورتوں کو کھلا چہرہ رکھنا احرام میں ضروری تھا خواہ پاس سے بھی گزرتے رہے اس استدلال کی وضاحت کچھ اس طرح سمجھیں کہ احرام میں چہرہ کھلا رکھنا اہل علم کے نزدیک واجب ہے اور اس واجب کو اس سے قوی تر واجب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی ادائیگی کی خاطر ترک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے غیر محرموں سے پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا واجب قوی نہ ہوتا تو احرام کی حالت میں چہرے کو کھلا رکھنا جو واجب ہے اس کو ترک نہ کیا جاتا حالانکہ بخاری (۱۸۳۸) وغیرہ کی روایت ہے کہ عورت کیلئے نقاب ڈالنا اور دستانے پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منجملہ دلائل میں سے ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں حالتِ احرام کے سوا خواتین میں چہروں کے پردے کیلئے نقاب اور ہاتھوں کے پردے کیلئے دستانوں کا رواج عام تھا جس کا تقاضا یہ ہے کہ چہرے و ہاتھوں کا پردہ کرنا واجب ہے۔ اس مذکورہ حدیث کی تائید اسماء بنت أبی بکر کی روایت بھی کرتی ہے جو کہ یہ ہے:

2) اسماء بن أبی بکر فرماتی ہیں کہ (كنا نغطي وجوهنا من الرجال و كنا نمتشط قبل ذلك في الإحرام) [حاكم في المستدرك ۱/۴۵۴، وقال حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي] ”ہم اِحرام میں مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپتی تھیں اور اس سے پہلے کنگھی کرتی تھیں“۔

3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (يرحم الله نساء المهاجرات الأول لما نزلت ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شققن مروطهن فاختمرن بها) [البخاري ۴۷۵۸ وأبو داؤد ۴۱۰۲] ”اللہ تعالیٰ رحم کرے پہلی ہجرت کرنے والی عورتوں پر کہ جب اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ نازل ہوا تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑا اور اپنے خمار بنالئے (چہروں کو ڈھانپ لیا)“۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں (فاختمرن) کا معنی ہے (أي غطين وجوههن) یعنی چہروں کو چھپالیا۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ محمد الامین الشنقیطی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات میں صریح ہے کہ صحابیات نے اس آیت کا معنی چہروں کا چھپانا ہی لیا، چنانچہ انہوں نے اسی پر عمل کرتے ہوئے اپنے چہروں کو چھپالیا اور اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باقاعدہ ان عورتوں کی تعریف و مدح کی جنہوں نے یہ حکم سن کر اس پر عمل کی جلدی کی تھی اور یہ بدیہی بات ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتی تھیں وہ اپنے پاس سے اس آیت کا معنی متعین نہیں کرسکتی تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (إن لنساء قريش لفضلا، ولكني والله ما رأيت أفضل من نساء الأنصار أشد تصديقا بكتاب الله ولا إيمانا بالتنزيل، لقد أنزلت سورة النور ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ فانقلب رجالهن إليهن يتلون عليهن ما أنزل فيها، ما منهن امرأة إلا قامت إلى مرطها فأصبحن يصلّين الصبح معتجرات كأن على رؤوسهن الغربان) [تفسير القرآن العظيم لابن أبي حاتم ص ٢٥٧٥، رقم الحديث ١٤٤٠٦]

”قریش کی عورتوں کیلئے بلاشبہ فضل ہے لیکن میں نے انصار کی عورتوں سے بڑھ کر کوئی بھی عورت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تصدیق اور تنزیل (نازل شدہ کتاب) کے ساتھ ایمان لانے والی نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ نازل فرمائی تو انکے مرد گھروں کی طرف پلٹے اور انہوں نے ان کو جو نازل ہوا تھا جب سنایا تو ہر عورت اپنی چادر کی طرف اٹھی اور صبح کی نماز میں سب نے پردہ کیا ہوا تھا (اور ایسے تھیں) گویا کہ انکے سروں پر کوے ہیں“ ...... تو یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ صحابیات نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا معنی چہرے کا ڈھانپنا ہی سمجھا اور یہ چہرے کے پردے کیلئے بڑی عمدہ اور واضح دلیل ہے۔ لیکن افسوس ہے مسلمانی پر جو کہتے ہیں کہ چہرے کے بارے میں ایک بھی دلیل قرآن وسنت میں نہیں ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

4) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ اِفک (بہتان کے واقعہ) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ (وكان صفوان يراني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني فخمّرت وجهي عنه بجلبابي) [البخاری ۲۶۶۱] ''صفوان بن معطل نے مجھے پردے کی فرضیت سے پہلے دیکھا ہوا تھا تو جب انہوں نے مجھے دیکھ کر استرجاع (إنا لله وإنا إليه راجعون) کہا تو میں جاگ اٹھی اور میں نے اپنا چہرہ اس سے اپنی جلباب (بڑی چادر) سے ڈھانپ لیا (چھپالیا)''۔

اب دیکھیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تھی کہ وہ ہار کو ڈھونڈنے گئیں اور پیچھے سے قافلے والے چلے گئے تو وہ اپنی چادر لے کر سو گئیں کہ جب مجھے گم پائیں گے تو آجائیں گے۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو کہ پیادہ کے ریئر گارڈ تھے یعنی گری پڑی چیزوں کو اٹھانے کیلئے لشکر کے پیچھے رہتے تھے اور انہوں نے پردے کی فرضیت سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہوا تھا تو جب انہوں نے دیکھا کہ کالی سی چیز ہے تو جونہی انہوں نے پہچانا تو ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ پڑھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس آواز سے جاگ گئیں اور فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تو اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورت کیلئے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔

5) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب افلح جو أبي قعيس کے بھائی تھے (اور حضرت عائشہ کے رضاعی چچا تھے) جب وہ پردے کے نازل ہونے کے بعد آئے اور اِجازت مانگی ان کے پاس آنے کی تو (فلم تأذن له حتى أذن له النبي ﷺ) ان کو اجازت ہی نہیں دی جب تلک رسول کریم ﷺ نے ان کو اجازت نہیں دی (کہ وہ آپ کے چچا ہیں) [البخاری ۵۱۰۳ ومسلم ۱۹۴۸ وابن ماجه ۳۳۱۴، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶]

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اب دیکھیں کہ پردے کے بعد رضاعی چچا کو بھی اجازت نہیں دی جو اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے پردہ کرنا چاہا۔اور حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ (وفیہ وجوب احتجاب المرأة من الرجال الأجانب) [فتح الباری ۹/۱۵۲] ''اس (حدیث) میں اس بات کا وجوب ہے کہ عورت اَجانب (غیر محرموں) سے پردہ کرے گی''۔

6) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (کن نساء المؤمنات یشھدن مع رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ الفجر متلفعات بمروطھن ثم ینقلبن إلی بیوتھن حین یقضین الصلوۃ لا یعرفھن أحد من الغلس) [البخاری ۵۷۸ ومسلم ۱۴۵۵] ''مومن عورتیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوتیں تو اس طرح اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں کہ نماز کے بعد جب اپنے گھروں میں لوٹتیں تو اندھیرے کے سبب انہیں کوئی نہ پہچان سکتا''...... اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتوں کے جو اَطوار ہم نے دیکھے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجد میں آنے سے اسی طرح منع کر دیتے جس طرح بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو منع کر دیا تھا۔اور اسی طرح کے الفاظ اِبن مسعود سے بھی مروی ہیں۔تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ پردہ کرنا اور اپنے جسم کو ڈھانپنا صحابیاتؓ کے معمول میں سے تھا اسی لئے حضرت عائشہؓ اور ابن مسعودؓ جن کا علم وفہم تعارف کا محتاج نہیں انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر رسول کریم ﷺ یہ اَطوار دیکھ لیتے تو منع کر دیتے اور وہ زمانہ خیر القرون تھا چہ جائیکہ آج کے زمانے میں (جو کہ ۱۴ صدیاں بعد کا ہے کہ جس میں شرم وحیا بالکل ہی رخصت ہو چکی ہے) بے پردہ عورت باہر نکلے تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کیا کہتے۔

7) اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے عورتوں کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

متعلق یہ حکم دیا کہ وہ بھی عیدگاہ کو جائیں تو وہ کہنے لگیں (یا رسول اللہ! إحدانا لا یکون لها جلباب، فقال النبی ﷺ : لِتَلْبِسهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا) [البخاری ٩٧٤ ومسلم ٢٠٥٣] ''اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ہم سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس اپنی چادر نہ ہو تو اسے کوئی دوسری بہن چادر دیدے''۔

تو یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ صحابیات کے ہاں بغیر چادر کے باہر نکلنے کا معمول نہ تھا بلکہ چادر پاس نہ ہونے کی صورت میں باہر نکلنے کو وہ ممکن ہی نہیں سمجھتی تھیں اسی لئے جب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ عید پر جائیں تو چادر کے نہ ہونے کو انہوں نے بطور مانع ذکر کیا جس مشکل کا حل یوں نکالا کہ وہ اپنی بہن سے چادر مستعار لے کر (اُدھار لے کر) ضرور جائے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بھی یہ نہیں کہا کہ چلو خیر چادر نہیں ہے تو ننگے چہرے ہی لے کر چلی جائیں اگر عید کہ جس میں ہر مرد اور عورت (حتیٰ کہ حیض والیوں کو بھی) حکم ہے کہ جائیں وہاں اگر بغیر چادر کے جانے کا حکم نہیں دیا تو بے مقصد اور جو واجب بھی نہیں بازاروں میں سڑکوں میں کھلے چہرے دندناتی پھرنا کہاں سے جائز ہے۔

8) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قَالَ: يُرْخِينَ شِبْرًا، فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ: يُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ) [الترمذی ١٧٣١ والنسائی ٥٣٥١ ونیل الأوطار ٥٢٧] ''جو شخص تکبر کے ساتھ اپنی چادر لٹکا کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو عورتیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنی چادروں کو کس حد تک لٹکائیں؟ تو رسول کریم ﷺ نے جواب دیا کہ ایک بالشت لٹکا لیں، اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اس طرح تو انکے پاؤں نظر آئیں گے، فرمایا: تو ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لیں اس سے زیادہ نہ لٹکائیں"۔

چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاں عورت کا چہرہ اور ہاتھ چھپانے کا حکم ہے وہاں اس کو اپنے پاؤں بھی چھپانے ہیں تو اگر پاؤں ڈھانپنے کا حکم ہے تو چہرے اور ہاتھوں کا تو بطریق اولیٰ پردہ ہے کیونکہ پاؤں چہرے اور ہاتھوں کی بنسبت کم کشش رکھتے ہیں۔ اور یہ بات شرع متین اور باحکمت کے منافی ہے کہ وہ کم تر کشش اور قلیل تر فتنہ کے باعث بعض اَعضاء کو ڈھانپنے کا حکم دے اور اسے فرض گردانے لیکن زیادہ فتنے والے اَعضاء (چہرہ اور ہاتھ) اور پرکشش اَعضاء کو کھلا رکھنے کی اِجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام میں اس طرح کا تضاد محال ہے۔

9) ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا) [الترمذی ۱۱۷۳ وصحیح الترغیب ۳۴۲۱]

"عورت پردے کا نام ہے اور جب یہ اَپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسکی تاک میں لگ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قریب اس وقت ہوتی ہے جب یہ اپنے گھر کے اَندر ہو"...... اور ابو طالب کی اِمام احمد سے روایت ہے کہ (ظُفُرُ الْمَرْأَةِ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَلَا تَبِنْ مِنْهَا شَيْئًا وَلَا خُفَّهَا)

"عورت کے ناخن بھی پردہ ہیں، جب وہ اپنے گھر سے نکلے تو نہ ناخن ننگے کرے اور نہ ہی موزے"...... اور اسی سے ایک اور روایت ہے کہ (كُلُّ شَيْءٍ مِنْهَا عَوْرَةٌ حَتَّىٰ ظُفُرِهَا) "عورت کی ہر چیز پردہ ہے حتیٰ کہ اس کے ناخن بھی"......

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کو نقل کیا ہے اور یہ امام مالک کا قول ہے، تو حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ عورت کا چہرہ کیا ہر چیز پردہ ہے جب عورت ہوئی پردہ تو ہر چیز کو چھپانا واجب ہوگا جس پر عورۃ پردے اور چھپانے کا اطلاق ہوگا۔

10) عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ) [البخاری ۵۲۳۲ والترمذی ۱۱۷۱] ”عورتوں پر داخل ہونے سے بچو تو ایک انصاری آدمی نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو فرمایا دیور تو موت ہے“۔

یہ حدیث بھی پردے پر اس طرح دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اور خاوند کے اَقرباء کو موت کے ساتھ تشبیہ دی ہے، تو اگر ان پر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے تو صرف نظر بچانے کیلئے۔ تا کہ فتنہ نہ پڑے تو اس سے یہ خود بخود مفہوم نکل رہا ہے کہ اگر مردوں کو نظر سے بچانے کیلئے منع کیا گیا ہے تو کیا عورتوں کو یہ حکم نہیں ہوگا کہ وہ اپنے چہروں کو چھپائیں تا کہ ان کی نظر پڑ ہی نہ سکے اور نہ اس کا کوئی غلط نتیجہ نکلے اور (إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ) کا اَصل مقصد متحقق ہو جائے۔

11) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَىٰ مَا يَدْعُوهُ إِلَىٰ نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّىٰ رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَىٰ نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْتُهَا) [صحیح الجامع ۵۰۶] ”جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے منگنی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(کرنے کا ارادہ) کرے تو اگر وہ قدرت رکھتا ہو کہ اس اس چیز (زینت جو کہ چہرہ اور ہاتھوں میں ہی ہوتی ہے یہ دونوں چیزیں مجمع الحسن ہیں) دیکھ سکے تو دیکھ لے جو اس کو اس کے نکاح کی طرف راغب کرے (جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے ایک جاریہ سے منگنی کرنی چاہی تو میں اس کو دیکھنے کیلئے چھپ گیا۔ حتیٰ کہ میں نے اس سے وہ دیکھ لیا جس میں مجھے اس کے نکاح کی طرف راغب کیا اور میں نے اس سے شادی کر لی''۔

یہ حدیث پردے کے وجوب پر یوں دلالت کرتی ہے کہ

1. اَصل تو پردہ ہے اگر عورتیں پردہ نہ کرتی ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ (فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَىٰ مَا يَدْعُوهُ إِلَىٰ نِكَاحِهَا یعنی اگر قدرت رکھتا ہو کہ اسے دیکھ لے جس سے اس کے ساتھ نکاح کی رغبت ہو) عبث ہو جائے گا کیونکہ اگر وہ ہر وقت سامنے پھرے تو چہرے اور ہاتھ وغیرہ کے علاوہ تیسری چیز اس نے کونسی دیکھنی ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان (فَلْيَفْعَلْ) کا کیا معنی ہے؟۔

2. منگیتر کو دیکھنے میں رُخصت ہے، اَور پردہ عزیمت ہے اس عزیمت کو ایک خاص مقصد منگنی نے رخصت میں بدل دیا ہے اور اگر وہ چہرے کو ننگا کر کے پھرتی تو پھر رخصت کس چیز میں ہے گویا کہ پھر عزیمت کا رخصت میں بدلنا عبث اور لغو ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت دینا کیا یہ بے فائدہ اور عبث ہے؟

3. جابر رضی اللہ عنہ نے تکلف کیا اور چھپ کر دیکھا اگر وہ پردہ نہ کرتی ہوتی ہر وقت چہرہ وغیرہ ننگا رکھتی تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھپنے کی ضرورت کیا ہوتی تو گویا صحابی کا چھپ کر دیکھنا کوئی معنی رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ صحابیات میں پردے کا رواج تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ سافرات (بے پردہ) نہیں پھرتی تھیں بلکہ ربانی احکام کی پیروی کرتے ہوئے سر سے پاؤں تک ڈھک کر نکلتی تھیں۔ اگر اس نے پردہ نہیں کیا ہوا تھا تو پھر کیا خیال ہے کہ صحابی بغیر کسی مقصد کے چھپنے کا فعل کر سکتے ہیں؟ اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس زمانے میں عورتیں دیواروں کے ساتھ چلتی تھیں آج کل کے زمانے کی طرح سینے نکال کر سڑکوں اور راستوں کے درمیان نہیں چلتی تھیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسْطُ الطَّرِيقِ) [صحيح الجامع ٥٤٢٥] ''عورتوں کیلئے درمیان راستہ میں چلنا جائز نہیں''...... بلکہ وہ دیواروں کے ساتھ چلیں (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ (لٰكِنْ حَافَاتُ الطَّرِيقِ) ''تمہارے لئے راستوں کے کنارے ہیں''......اسی میں ان کی عافیت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان عورتوں کو اپنے خصائص اور عافیت کے طرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

12) نبہان، اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام روایت کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ نے ان کو بیان کیا کہ (إنها كانت عند رسول الله ﷺ وميمونة، قالت: فبينما نحن عنده أقبل ابن أم مكتوم فدخل عليه، وذٰلك بعد ما أمرنا بالحجاب، فقال رسول الله ﷺ: احتجبا منه، فقلت: يا رسول الله! أليس هو أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا، فقال رسول الله ﷺ: أفعمياوان أنتما؟ أولستما تبصرانه؟) [الترمذى٢٧٧٨ وأبو داؤد٤١٠٦] ''وہ (اُمّ سلمہؓ) اور میمونہؓ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس تھیں کہ عبد اللہ بن اُمّ مکتوم (نابینے صحابی) اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس آئے اور یہ واقعہ پردے کے نازل ہونے کے بعد کا ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو تو میں نے کہا (ام

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سلمہ فرماتی ہیں) اے اللہ کے رسول! کیا وہ اندھے نہیں؟ وہ نہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بھی اندھی ہو کیا تم دونوں اس کو نہیں دیکھ رہی ہو؟''...... تو میرے بھائی! دیکھیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے تو نابینے صحابی سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے اور یار لوگ بینا سے بھی پردہ کرتے وقت اس کو شدت اور رَجعت پسندی شمار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے (آمین)

13) عبدالخیر بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ (جاءت امرأة إلى النبي ﷺ يقال لها أم خلاد وهي منتقّبة تسأل عن ابنها وهو مقتول فقال لها بعض أصحاب النبي ﷺ جئت تسألين عن ابنك وأنت منتقّبة فقالت إن أرزأ ابني فلن أرزأ حيائي ...) [أبو داؤد ۲۴۸۵] ''ایک عورت اُمّ خلاد نامی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس پردے میں لپٹی ہوئی آئی اور اپنے مقتول بیٹے کے بارے میں پوچھنے لگی تو اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعض صحابہ نے کہا کہ تو اپنے (مقتول) بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہے اور پھر بھی پردے میں ہے تو اس نے جواب دیا کہ اگر میرے بیٹے کی مصیبت مجھ پر آئی ہے (کہ وہ قتل ہو گیا ہے) تو میری حیاء تو باقی ہے وہ تو قتل نہیں ہوئی''...... تو ان دونوں حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ پردہ نہ تو بیٹے کے قتل ہونے سے اُٹھانا ہے اور نہ ہی نابینا آجانے سے تو پھر عام حالت میں کیسے جائز ہے اور دیکھیں یہ عورت نقاب کیے ہوئی تھی، میدان جنگ میں بھی، لیکن آج کی مسلمان عورت کہتی ہے کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے۔ تو بتلاؤ کہ اُمہات المؤمنین کو ظاہر پردے کا حکم ہے تمہیں کس نے دل کے پردے کا حکم دیا ہے؟ کیا وہ دل میں پردہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو برا سمجھتی تھیں ان کے دلوں میں تقویٰ اور خوفِ الٰہی تھا تو وہ پردہ کرتی تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ دل کے پردے والی بات بھی جھوٹی ہے اس لئے کہ اگر ایک شخص کے بدن پر پھوڑے اور پھنسیاں ہوں، پیپ بہہ رہی ہو اور وہ کہے کہ یہ ظاہری طور پر ہی ہیں اندر تو میرا صاف ہے تو یہ بالکل غلط بات ہے کیونکہ پہلے اندر سے خون خراب ہوا، فاسد مادہ پیدا ہوا تبھی تو کھال تک خون آیا اور ظاہری طور پر رسنے لگا اور بدبو پھیلانے لگا جتنے گناہ ہوتے ہیں پہلے اندر خراب ہوتا ہے اگر اللہ کا خوف باطن میں ہو تو ظاہری گناہ سرزد نہیں ہوتے اور ایمان تو نام ہے ظاہری و باطنی گناہوں کے چھوڑنے کا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ﴾ [الأنعام ١٢٠] ''ظاہری و باطنی سب گناہوں کو چھوڑ دو جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کئے کی سزا پالیں گے'' ...... تو نظر بد اور دل میں کھوٹ ہی مصیبت کا باعث بنتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا تھا کہ

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمیں کیا خراب
اور دل کہے کہ آنکھوں نے ہم کو ڈبو دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں اے درد مفت میں
دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا

14) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ) [أبو داؤد ٣٩٢١] ''ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی عورت کے مکاتب غلام کے پاس اس قدر مال ہو جس سے وہ معاہدہ میں طے شدہ رقم ادا کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہوتو اس عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے اس غلام سے پردہ کرے'' ...... تو گویا مالکہ کیلئے اپنے غلام کے سامنے اس وقت تک چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے جب تک وہ اس کی ملکیت میں ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ﴾ [النور ۳۱] ''اپنے غلاموں کے سامنے ہاتھ اور چہرے کو ننگا کر سکتی ہیں'' ...... لیکن اگر اس کی ملکیت ختم ہو جائے تو اس پر پردہ کرنا واجب ہے کیونکہ اب وہ غیر محرم ہو گیا ہے اور یہی چیز مذکورہ حدیث باور کروا رہی ہے کہ اگر اس کے پاس اتنی رقم ہے کہ اس کی ملکیت سے وہ نکل جائے تو مالکن کو اس سے پردہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کا صحیح فہم دے (آمین)

آج کل کتنے ہی مسلمان اپنے مؤقت نوکروں کو مکاتب کے حکم میں کر کے پردے اٹھا دیتے ہیں جن کو سوچنا چاہئے کہ ایک غلطی کہاں تک پہنچا دیتی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ گشت کر رہے تھے کہ اچانک ایک عورت کی آواز سنی جو یہ شعر پڑھ رہی تھی:

هل من سبيل إلى خمر فأشربها   أم هل من سبيل إلى نصر بن حجّاج

''کیا کوئی شراب تک رسائی کا ذریعہ ہے کہ میں (جی بھر کے) پی سکوں اور کیا نصر ابن حجاج تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے کہ (اسے جی بھر کر) دیکھ لوں'' ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کو بلایا تو دیکھا کہ وہ نہایت خوبصورت نوجوان تھا تو آپ نے اس کے سر کے بال منڈھوا دیئے اس سے اس کی خوبصورتی میں اور زیادہ اِضافہ ہو گیا تو پھر آپ نے اس کو بصرہ کی طرف جلا وطن کر دیا تاکہ عورتیں اس کی وجہ سے فتنہ میں نہ پڑیں۔

15) عائشہؓ و ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ عتبہ نام کے ایک شخص نے اُمّ المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ کی لونڈی سے ناجائز فعل کیا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا چند روز عتبہ کے بھائی سعد بن ابی وقاص اور اُمّ المؤمنین سودہ کے بھائی عبد بن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زمعہ کے درمیان جھگڑا ہوا اس بچے کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہیں وہ لڑکا اس فیصلہ سے ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہوتا تھا لیکن چونکہ اس کی شباہت عتبہ سے ملتی تھی تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے حکم دیا سودہ رضی اللہ عنہا کو (احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ) ''اس سے پردہ کرواے سودہ! (فَلَيْسَ لَكِ أَخٌ) ''یہ تیرا بھائی نہیں'' (فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ) اور اس نے بھی سودہ کو نہیں دیکھا'' [البخاری ۲۲۱۸، ۲۷۶۵، ۷۱۸۲ ومسلم ۳۶ فی الرضاع وتحفة الأشرف ۱۶۵۸۴ وابن ماجه ۳۴۸۴، ۳۴۸۵، ۳۴۸۷] ...... تو دیکھیں شک کی بناء پر اور مشابہت کی بناء پر اگرچہ فیصلہ نبوی کے مطابق بھائی تھا لیکن پردہ کرنے کا حکم دے دیا۔ حتیٰ کہ ایک صحابی غزوۂ خندق سے اپنے مکان پر پہنچے تو اپنی بیوی کو بے حجاب دیکھ نیزہ مارنے کا قصد کیا جب بیوی نے سانپ کا بتایا جو کہ اندر بستر پر بیٹھا تھا تو وجہ معقول معلوم ہونے پر درگزر کیا۔

16) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے زینب بنت جحش کی شادی میں گوشت اور روٹی کا ولیمہ کیا تو مجھے لوگوں کو کھانے پر بلانے کیلئے بھیجا۔ لوگ جماعت دَر جماعت آئے اور کھا کر واپس چلے گئے حتیٰ کہ اب کوئی ایسا شخص باقی نہ بچا جسے میں بلاتا ...... آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے ...... پھر آپ واپس تشریف لائے اور ابھی آپ نے اپنا ایک پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور آیت حجاب نازل ہوگئی۔ (البخاری ۴۷۹۳ ومسلم ۱۴۲۸) اب دیکھیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے دس سال خدمت کی لیکن پردہ نازل

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے بعد فوراً پردہ کروادیا کیونکہ بے پردگی تو اس وقت لونڈیوں کی نشانی تھی جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن تک رہے اور وہیں پر صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بناء کی (شادی کی، رخصتی کی)...... مسلمان نے آپس میں صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق قیاس آرائیاں کیں کہ یہ اُمّ المؤمنین ہیں یا لونڈی؟ پھر لوگوں نے کہا اگر آپ نے انہیں پردہ کروایا تو اُمّ المؤمنین ہیں ورنہ لونڈی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوچ کیا تو صفیہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے بٹھایا (ومد الحجاب بينهما وبين الناس) ''اور لوگوں اور اپنے درمیان پردہ کھینچ دیا'' (البخاری ۵۰۵۸ ومسلم ۱۳۶۵)...... تو معلوم ہوا کہ پردہ کرنا اُمہات المؤمنین کا طریقہ ہے اور جو انہیں پسند کرتی ہیں اور صحابہ کے سوال کے مطابق بے پردگی لونڈیوں کا فعل تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی کو بھی حکم دیا تھا کہ (اختمری) [حجاب المرأة ص ۴۵] ''چادر اُوڑھ لو'' ...... اِس سے واضح ہوا کہ آزاد اور لونڈی دونوں ہی چادر اوڑھیں گی اگر چہ یہ محدث اَلبانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے لیکن قرآن وحدیث میں لونڈی کیلئے جائز ہے کہ وہ ہاتھ منہ ننگا کر لے (واللہ اعلم) لیکن آزاد عورتیں چادریں لے کر نکلیں گی اور راستوں کے کناروں پر چلیں گی جیسا کہ اَبو اُسید اَنصاری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے باہر راستے میں مردوں اور عورتوں کو اکٹھے چلتے ہوئے دیکھا تو عورتوں سے فرمایا: ''پیچھے ہٹ جاؤ تمہیں راستے کے درمیان میں چلنے کا حق نہیں۔ تم گلی کے کناروں میں چلو'' اس کے بعد ہر عورت دیوار کے ساتھ اس طرح چمٹ کر چلتی کہ چلتے ہوئے اس کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹکتے تھے۔ [الصحيحة ۸۵۶ وصحيح الجامع

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۹۲۹ وأبو داؤد ۵۲۶۱]

قیاس سے دلیل

جیسا کہ قرآن وسنت کے دلائل اس بات پر صریح غمازی کرتے ہیں کہ عورت کیلئے اس کے سارے جسم کا پردہ کرنا (جس میں چہرہ اور ہاتھ بھی شامل ہیں) ضروری ہے اسی طرح ان دلائل کے علاوہ قیاس جلی بھی اسی کا مقتضی ہے کہ برائی کا دروازہ بند کرنے کیلئے اور (**درء المفاسد مقدّم علی جلب المنفعه**) ''فساد کو ختم کرنا نفع حاصل کرنے سے مقدم ہے'' ...... کے قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے پردے کو ضروری کیا جائے تو ان قیاس مطردہ (عام وجلی) سے قرآن وسنت میں چند اُمور بیان ہوئے ہیں۔

1) نظر کو جھکانے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور چہرے کا ننگا رکھنا سب سے بڑا داعیہ ہے جس سے نظر کی حفاظت ممکن نہیں اور نہ ہی شرمگاہوں کی حفاظت ہوسکتی ہے اس لئے پردہ کرنا ضروری ہے۔

2) پاؤں کو زمین پر مارنے سے منع کیا گیا ہے تا کہ فتنہ نہ پیدا ہو اور چہرے کا ننگا رکھنا اس فتنے کو اُبھارنے کا اُصولی ماٹو کا کردار ادا کرتا ہے اسلئے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔

3) بات کو لوچ سے پاک رکھنے کا حکم ہے تا کہ فتنہ نہ پڑے اور چہرے کا ننگا رکھنا اس سے بھی زیادہ پرفتن ہے تو اس وجہ سے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔

4) پاؤں اور کہنیوں اور گردن وسر کے بالوں کو نص اور اِجماع سے ڈھانپنے کا حکم ہے تا کہ فتنہ نہ پڑے اور چہرے کو ننگا کرنا ان سے زیادہ فتنے اور فساد کو موجب بنتا ہے یعنی اگر چھوٹی چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تا کہ فتنہ نہ پڑے تو بڑی چیز سے تو بطریق اولیٰ منع کرنا چاہیئے تا کہ برائی کا دروازہ بند کیا جا سکے۔ چنانچہ ہر وہ فعل جس میں خالصتاً مصلحت ہو یا نقصان کی نسبت اس مصلحت کا پہلو روشن ہو تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کا حکم بالترتیب واجب اور دوسری صورت میں کم اَز کم مستحب ہوگا اور وہ فعل جس میں صرف نقصان ہی نقصان ہو یا نقصان کا پہلو اس کی مصلحت سے زیادہ روشن ہو تو اس فعل کا حکم علی الترتیب حرام یا مکروہ ہوگا چنانچہ اس اُصولی قاعدہ کے مطابق غیر مردوں کے سامنے چہرے کا پردہ نہ کرنے پر جب غور کیا جائے تو بانگ دہل دل بول اٹھتا ہے کہ بے حجابی بے شمار مفاسد لئے ہوئے ہے۔ مصلحت تو ہے ہی نہیں اگر کوئی بنائے تو وہ بھی بالکل بے معنی اور لایعنی ہے اور اس پر یہ مقولہ فٹ آتا ہے (ربّما مصلحة يوصل بها إلى أسلحة) ''بعض مصلحتیں ہاتھ میں اَسلحہ پکڑوا دیتی ہیں'' ......مثلاً بچے نے کسی کو گالی دی اور بڑے کی بے عزتی کی اگر آج اس کو نہ سمجھایا گیا، اس پر سرزنش نہ کی گئی تو کل کو اس کو جراُت ہوگی کہ وہ اَسلحہ بھی اٹھائے تو یہاں مصلحت یہ سمجھ کر کہ بچہ محسوس کرے گا اس کے ہاتھ میں اسلحہ تھمانے کے مترادف ہے۔ اسی طرح پردہ میں تھوڑی سی ڈھیل پوری زندگی کی سیاہی کا موجب بن سکتی ہے اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ مصلحت تو دور کی بات ہے کہتے ہیں کہ چہرے اور ہاتھ کا تو سرے سے پردہ ہے ہی نہیں تو ذرا اس عجیب فلسفے کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ شعراء کا میدانِ حسن اور عشاق کا وبالِ جان اور آرام جان تو یہی چہرہ، غنچہ دہن، آہو چشم آبرو، آتشیں رخسار، شریں گفتار، خال نمکیں، یاقوتی لب، سیمین غبغب ہیں پھر بھی یار لوگ کہیں کہ چہرے اور ہاتھ ننگے رکھنے سے کچھ حرج نہیں کوئی عقلمند نہیں بتلا سکتا کہ پان، میسی، سرمہ، انگشتری، لونگ، نتھ، چوڑی، کف، صابن، پاوڈر، لوشن، لپ اسٹک، ستھرا منہ اور ہاتھ زینت سے کیسے خارج ہو سکتے ہیں جن کے چھپانے کا قرآن مجید نے صاف حکم دیا ہے اور بلا شبہ انہی کے چھپانے سے تحفظ شرمگاہ کا تحقق ممکن ہوسکتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو میرے مسلمان بھائیو! ان مذکورہ دلائل و براہین کو پڑھنے کے بعد بھی کوئی اِنکار کرے تو اس کے انکار پر یہی کہا جا سکتا ہے:

وقد ينكر العين ضوء الشمس من رمد ۔۔۔ وقد ينكر الفم طعم الماء من سقم

"آنکھ میں جب گرد ہو تو سورج کی روشنی دیکھنے سے وہ انکار کر دیتی ہے اور بسا اوقات بیماری کی وجہ سے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے تو پانی بھی اسے کڑوا لگتا ہے"...... اور بلا شبہ قرآن وسنت سے بڑھ کر کوئی بھی روشن دلائل نہیں ہو سکتے اس کے انکار کرنے والے کے بارے میں شاعر کا قول ہی نقل کرتے ہیں:

وليس يصح في الأذهان شيء ۔۔۔ إذا احتاج النهار إلى دليل

"جب (سورج چڑھا ہوا ہو) دن نکلا ہو تو اس کیلئے بھی دلیل مانگی جائے کہ کیا دلیل ہے کہ دن ہے تو پھر اس کے دماغ کے بارے صحت کے کیا ریمارکس جاری کیے جائیں"...... اللّهم اهدنا إلى سواء السبيل ووفّقنا لما تحب وترضى من القول والعمل والنيّة (آمين)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجاب (پردے) کی قسمیں

حجاب کی دو قسمیں ہیں:

ا۔عام حجاب ۲۔خاص حجاب

ا۔ عام حجاب (پردہ)

جس کا معنی (المنع و الستر) ''منع کرنا اور پردہ پوشی ہے''...... یہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔اور مرد و عورت کو اس کی فطرت و جبلت کے مطابق اس پردے کا حکم دیا ہے جس کا اصل مقصد تزکیہ اور نجاستوں سے طہارت و پاکیزگی ہے جس طہارت و پاکیزگی سے حلاوتِ ایمان اور نورِ قلب اور قوتِ قلب اور شرمگاہوں کی حفاظت اور فحش اور خیانت سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے کیونکہ حیاء اسی کا نام ہے کہ مرد و عورت اپنے اپنے دائرہ کار میں پردہ کرے اور حیاء کے بارے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (والحیاء لا یأتي إلا بخیر) [البخاری ۶۱۱۷ ومسلم ۳۷] ''حیاء خیر و بھلائی ہی لاتی ہے''...... چنانچہ مردوں پر واجب ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں سے اپنی ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانپ کر رکھے اور چھپا کر رکھے یہ ہر مرد کا پردہ ہے لیکن یہ پردہ بلاشبہ بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ سب کیلئے ہے۔شریعت نے تو اس بات سے بھی منع کیا ہے ''بچے اکٹھے ایک بستر پر سوئیں [الترمذی ۴۰۷ وأبو داؤد ۴۹۴] تاکہ چھونے اور نظر پڑتے سے ان کی شہوت نہ بھڑکے اور نمازی کیلئے منع ہے کہ وہ نماز پڑھے اور اس کے کندھوں پر کوئی چیز نہ ہو [البخاری ۳۵۹ ومسلم ۵۱۶] اور معتمر و حاجی خواہ مرد ہو یا عورت ہو اس کے لئے بھی منع ہے کہ وہ ننگا طواف کریں [البخاری ۱۶۲۲] اور نہ ہی ننگا نماز پڑھنے کی اجازت ہے خواہ وہ رات کو اکیلا ہو یا ایسی جگہ پر ہو کہ کوئی بھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسے نہ دیکھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ننگے چلنے سے بھی منع فرمایا تھا حتیٰ کہ اگر اکیلا بھی ہو تو وہ ننگا نہ چلے تو صحابی نے سوال کیا کہ جب ہم میں سے کوئی اکیلا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ تو فرمایا (فـالله أحـق أن يستـحيـى مـنـه) [التـرمـذی ۲۷۶۹ والـنسـائی ۱۳۸ ا] ''اللہ تعالیٰ بنسبت لوگوں کے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اُن سے حیاء کی جائے'' ...... اور اسی طرح اِحرام میں مرد و عورت کا فرق واضح ہے کہ وہ اپنے کندھے ننگے کریں لیکن عورتیں نہیں کر سکتیں اور مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرنے سے روکا گیا ہے اور عورتوں کو حکم ہے کہ وہ ڈھانپ کر رکھیں الغرض مرد کا اور عورت کا عمومی پردہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر کرنا ضروری ہے جو کہ مرد کیلئے ناف سے گھٹنوں تک ہے اور عورت تو نام ہی پردے کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (المرأة عورة) [صـحيـح الجامع ۶۶۹۰، والترمذی ۱۱۷۳، وصحيح الترغيب ۳۴۲۱، والإرواء ۲۷۳، والمشكاة ۳۱۰۹] ''عورت پردہ ہے''۔

۲۔ خاص حجاب (پردہ)

تمام مومن و مسلمان عورتوں پر شرعی طور پر واجب ہے کہ ایسا شرعی ساتر حجاب (پردہ) کریں جس سے ان کا سارا بدن، چہرہ ہاتھوں سمیت ڈھک جائیں (یہی حجاب کی دوسری قسم خاص پردہ ہے جو کہ عورتوں کیلئے ہے) اور اسی طرح وہ تمام زینت کی چیزیں خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا لباس کی شکل میں ہو اس کو بھی وہ پردہ غیر محرموں (اَجانب) سے چھپائے جیسا کہ قرآن وسنت سے یہ بات ثابت ہے اور عہدِ نبوت سے لے کر دولتِ اسلامیہ کے سقوط تک اِجماعِ عملی ثابت ہے اور قیاس جلی (اور مفاسد کے دو کو بند کرنے کی غرض سے اسباب کا سدِ باب کرنے کیلئے) سے بھی ضروری ہے۔ یہ پردہ عورت پر فرض ہے خواہ وہ گھر کی چار دیواری میں ہو یا باہر کسی غیر محرم سے اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مواجہت ہو۔تو پردہ اس وقت تک شرعی پردہ نہیں کہلوا سکتا جب تک اس میں شریعت کے مطابق وہ شروط وقیود نہ پائی جائیں جن کے بغیر پردے کا تحقق نہ ہو سکے۔ کیونکہ پردے کا مقصود تمام جسم اور زینت کو چھپانا ہے تو آیئے شریعت کے مطابق پردے اور جن سے پردہ کرنا ہے ان احکام کو ذہن نشین کریں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پردہ کیسے اور کن سے؟

یہ بات تو پچھلی تقریر سے واضح ہو چکی ہے کہ لفظ حجاب سے مراد (الستـــر) چھپانا ہے یعنی عورت کا سارا بدن (جس میں چہرہ و ہاتھ بھی شامل ہیں) اور اس کی بناوٹی زینت (خواہ وہ لباس کے ساتھ ہو یا زیورات کے ساتھ ہو) کو غیر محرموں سے چھپانا ہے تو یہ پردہ دو صورتوں سے ممکن ہو سکتا ہے۔

1. گھر کو لازم پکڑنے سے تا کہ عورتیں مردوں کی نظروں اور ان کے ساتھ اختلاط سے بچ جائیں۔
2. ایسے لباس کو لازم پکڑنا جس سے اس کا سارا بدن اور بناوٹی زینت غیر محرموں سے چھپ جائے وہ جلباب (چادر) خمار (دوپٹہ) سے ہو سکتا ہے۔

ا۔ الخمار

یہ خمر کی جمع ہے اور اس کا معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے گرد گھومتا ہے اور اسی سے خمر ہے خمر (شراب) کو خمر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پینے والے کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور ہر وہ چیز جس کو ڈھانپ دیا جائے اور چھپایا جائے اس کے لئے لفظ بولا جاتا ہے خمّرته تو نے اس کو چھپایا اور اسی لفظ سے اللہ کے رسول ﷺ کا اس شخص کے بارے میں فرمان ہے جو اِحرام کی حالت میں مر گیا تھا کہ (لَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ) [البخاری ۱۸۴۹، ۱۸۵۰ ومسلم ۱۲۰۶ والنسائی ۱۹۰۴] ''اس کے چہرہ اور سر کو نہ ڈھانپو، چھپاؤ نہیں، اور اسی سے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ (خَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ) [البخاری ۲۳۸۰، ۳۳۱۶، ۵۶۲۳، ۵۶۲۴ ومسلم ۲۰۱۲] ''برتنوں کے منہ ڈھک دو''...... اور اسی سے نمیری کا قول ہے:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يخمرن أطراف البنان من التقى ويخرجن جنح الليل معتجرات

''وہ رات کو بھی تقوے کی وجہ سے اپنے پوروں کو بھی ڈھانپ کر (چھپا کر) باپردہ ہوکر نکلتی ہیں'' ...... اور عرب کے ہاں اس خمار کو (المقنع) کہتے ہیں جس کی جمع مقانع ہے جو کہ (تقنع) سے ہے جس کا معنی بھی الستر (چھپانا) ہے۔ اور اسی لفظ سے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فعل ہے کہ (كَانَ إِذَا صَلَّىٰ رَكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو يَقْنَعُ بِهِمَا وَجْهَهُ) [أحمد في مسنده] ''جب آپ ﷺ دو رکعتیں نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور ان دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیتے'' ...... اور اس کو النصيف بھی کہتے ہیں جیسا کہ نابغہ شاعر ایک عورت کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

سقط النصيف ولم ترد أسقاطه فتناولته واتقتنا باليد

''اس کا نصف پردہ (چھپانے والا کپڑا) گر گیا اگرچہ اس نے گرانے کا اِرادہ نہیں کیا تھا پس اس نے اس کو پکڑا اور ہم سے ہاتھ کے ساتھ اوٹ کر رہی تھی (پردہ کر رہی تھی) ...... اور اس کو الغدفة بھی کہتے ہیں جو غدف سے ہے جس کا معنی بھی چھپانا ہے چنانچہ أغدفت المرأة قناعها اس وقت کہا جاتا ہے جب اس نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا ہو چنانچہ عنترہ شاعر کہتا ہے:

إن تغدفني دوني القناع فإنني طب بأخذ الفارس المستلئم

''اگر تو میرے لئے اپنے پردے کو لٹکائے گی تو جان لے میں ایسا طبیب ہوں کہ کمینے گھڑ سوار کو بھی پکڑنے کا گر جانتا ہوں'' ...... اور اس کو المسفع بھی کہتے ہیں جس کا معنی کوئی بھی کپڑا ہے اور عامی لوگوں کے ہاں (الشیلہ) کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ عورت اپنے خمار کو سر پر رکھ کر پھر گردن اور چہرے پر لپیٹ دیتی ہے تو جو باقی بچے اس کو چہرے اور سینے وگردن پر ڈال دیتی ہے جس سے اس چیز کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ڈھانپنا ممکن ہو جاتا ہے جس کو گھر میں بھی ننگا کرنے کی عادت عام ہو چکی ہے۔

تو اس خمار کو لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ اتنا باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے سے بال اور چہرہ اور گردن اور سینہ اور زیورات کی جگہ نظر آئے۔ اُم علقمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن أبی بکر کو دیکھا کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں ان پر باریک خمار تھا جس سے ان کی پیشانی ظاہر ہو رہی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر سختی سے کہا (أما تعلمين ما أنزل الله في سورة النور؟) ''کیا تو نہیں جانتی کہ سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے پردہ نازل کیا ہے؟ اور پھر موٹا خمار منگوا کر اس کو پہنایا۔[المؤطا ۱۷۳۹]

۲۔ الجلباب

یہ قمیص یا چادر کو کہتے ہیں اس کی جمع جلابیب ہے تو گویا یہ ایک ایسی موٹی چادر ہوتی ہے کہ جو عورت کے سر سے لے کر قدموں تک تمام بدن کو اور ان کپڑوں اور زینت کو چھپا دیتی ہے جو عورت نے پہنے ہوتے ہیں۔ اس کو الملاءة اور الملحفة اور الرداء اور الدثار اور الکساء بھی کہتے ہیں اور اسی کا نام ہی العباءة ہے جو کہ جزیرۃ العرب کی عورتیں پہنتی ہیں اور اس کو اس طرح پہنا جاتا ہے اس کو سر پر رکھ کر خمار کے اوپر سے تمام بدن اور اس کی زینت کو قدموں تک ڈھانپ لیتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس عباءۃ کا مقصد عورت کے تمام بدن و زینت کو چھپانا ہے تو وہ پردہ جو ہر عورت پر شرعی طور پر فرض ہے اس کیلئے خواہ وہ چادر استعمال کرے یا برقعہ اس میں آٹھ شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔

پردے کی شروط

بلا شبہ پاک و ہند یا دیگر اِسلامی ممالک میں برقعے کی جو مختلف صورتیں ہیں عہدِ رسالت میں موجود نہیں تھیں کیونکہ اس دور میں معاشرت اور رہن سہن و بود و باش بالکل سادہ تھی، عورتیں انتہائی سادہ لباس پہنتی تھیں۔ بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان میں اِتنا جذبہ نہیں ہوتا تھا اس لئے ایک بڑی موٹی چادر (جس کو قرآن نے بھی اور احادیث نے بھی بیان کیا ہے) جلباب سے پردے کے تقاضے وہ یوں پورے کرتی تھیں کہ اس کو سر پر اس طرح لٹکا کر پورے بدن کو ڈھانکتی اور ایک بائیں آنکھ کو ننگا کر کے اس کو بھی جھکا کر چلتیں اور ہر فتنے سے محفوظ بھی رہتیں اور ربانی فرمان کی تعمیل بھی کرتیں۔لیکن بعد میں سادگی کی جگہ تجمل اور زینت نے لے لی اور عورتوں میں زرق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہوگئی جس کی وجہ سے چادر سے پردہ کرنا مشکل ہوگیا اور چادر کی جگہ مختلف قسم کے برقعے عام ہو گئے لیکن آج کل عورت جب برقعہ کو چھوڑتی ہے اور چادر (اپنی مرضی کی) طرف آتی ہے تو پھر چادر بھی غائب ہو جاتی ہے اور دوپٹہ رہ جاتا ہے جو کہ دیکھنے والے کیلئے رسی اور پھندے (گلی کوچوں میں) کا نظارہ کرواتا ہے۔

برقعہ کوئی اِسلام کی طرف سے لازمی چیز نہیں بلکہ لازمی چیز پردہ کرنا ہے خواہ وہ برقعہ سے ہو یا بڑی چادر سے جس میں مندرجہ ذیل آٹھ شرطیں ضروری ہیں۔

ا۔ یہ چادر یہ یا برقعہ پورے بدن کو ڈھانپے۔

تو جو چادر یا برقعہ پورے جسم کو نہ ڈھانپے وہ جلباب (جو کہ قرآن وحدیث میں وارد ہے) کے تقاضے کو پورا نہیں کرتی چنانچہ اس سے پورے جسم کا پردہ صحیح نہیں ہوگا مطلب سر سے پیر تک تمام جسم ہے جس میں چہرہ، ہاتھ اور قدم بھی آتے ہیں۔

۲۔ یہ چادر یا برقعہ بذات خود ایک زینت نہ ہو۔

کیونکہ پردہ تو زینت کو چھپانے کیلئے تھا لیکن اگر یہ چادر یا برقعہ بذاتِ خود زینت کا باعث بنے کہ اس پر کڑھائی یا نقش ونگار بنے ہیں تو یہ شرعی پردہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ ”عورتیں زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو خود بخود ظاہر ہوجائے“ ...... تو ایسا برقعہ نہیں پہننا چاہیے جو اس زینت کو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چھپانے کیلئے تو کیا بذاتِ خود زینت بن جائے اور دور سے واضح ہو جس کو قرآن نے ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾ ''قدیم جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کو ظاہر نہ کریں''...... کہہ کر روکا ہے۔

۳۔ وہ چادر یا برقعہ موٹا اور سخت ہو کہ اس سے کچھ نظر نہ آئے۔

کیونکہ باریک کے ساتھ پردے کا تحقق نہیں ہوتا اور باریک پہننے والی عورت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان صادق آتا ہے کہ (رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ) [البخاری ۱۱۵ والترمذی ۲۱۹۶] ''بعض عورتیں دنیا میں لباس پہنتی ہیں لیکن آخرت میں وہ ننگی ہونگی''...... چنانچہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے چند معانی بیان کیے ہیں:

❶ دنیا میں تو یہ غنی ہونے کے سبب اور زیادہ کپڑے ہونے کے سبب کاسیہ (پہننے والی) ہوگی لیکن نیک عمل نہ کرنے کی وجہ سے قیامت و آخرت کو ننگی ہوگی۔

❷ دنیا میں کپڑے تو پہنے گی لیکن وہ باریک ہونگے جو اس کے پردے کیلئے ناکافی ہونگے تو آخرت میں اس کے عذاب میں اس کو ننگا کیا جائے گا۔

❸ اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی ہیں لیکن اس نعمت کے لباس کے بعد وہ شکر نہیں کرتی تو شکر کے اِعتبار سے ننگی ہوگی۔

❹ عورت لباس تو پہنے گی لیکن اپنے خمار کو نہیں باندھے گی جس سے اس کا سینہ اور جسم ظاہر ہوتا ہوگا تو اس کے عذاب میں اس کو ننگا کیا جائے گا۔

❺ عورت کا نکاح ایک نیک آدمی سے ہو جائے گا لیکن وہ خود عمل نہیں کرتی ہوگی تو قیامت کو یہ نیک آدمی اس کو کچھ نفع نہیں دے گا اور یہ ننگی ہوگی۔

❻ عورت اپنے حسب ونسب کے اعتبار سے تو کپڑوں میں ہوگی لیکن بدعملی کی وجہ سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آگ میں ننگی ہوگی۔[فتح الباری ۱۳/ ۲۳]

اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری اُمت میں عنقریب ایسی عورتیں ہونگی جولباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ (وَالْعَنُوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَات) ''ان پر لعنت کرو یہ لعنت کی گئی ہیں'' ......اور فرمایا کہ یہ جنت میں نہیں جائیں گی جبکہ جنت کی خوشبو دور کی مسافت سے پائی جائے گی۔[مسلم ۲۱۲۸]

۴۔ یہ چادر یا برقعہ کشادہ وکھلا ہو تنگ نہ ہو۔

کیونکہ پردے کا مقصد فتنے سے بچنا ہے اور تنگ لباس جسم کے خدوخال کو واضح کرتا ہے جو کہ فتنے کا موجب بنتا ہے۔ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ایک قبطی کثیف کپڑا پہنایا جو کہ اُن کو دحیہ کلبی نے تحفہ دیا تھا میں نے اس کو اپنی بیوی کو پہنا دیا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو پہنتے کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ میں نے اسے اپنی بیوی کو پہنا دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا (مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حُجْمَ عِظَامِهَا) [نیل الأوطار ۵۸۸ وأحمد في مسنده] ''اس کو کہو کہ اس کے نیچے غلالہ (جو کپڑوں کے نیچے پہنتے ہیں جو کو شمیز کہہ سکتے ہیں) پہنے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ کپڑا اس کی ہڈیوں کے حجم کو ظاہر نہ کرے''...... تو اگر کثیف سے فتنہ ہو سکتا ہے تو باریک سے بالاولیٰ فتنہ ہے۔ یہ تو ہڈیوں کے حجم کو دکھانے کا خدشہ تھا اور باریک ہر چیز کو دکھلاتا ہے۔

۵۔ یہ چادر یا برقعہ مبخر ومطیّب (جس کو خوشبو پرفیوم وغیرہ لگی ہو) نہ ہو۔

یعنی عورت چادر یا برقعہ کو خوشبو لگا نہ نکلے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول کا فرمان ہے (أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَىٰ قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ) [صحيح الجامع ۲۷۰۱] ''جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم پر سے گزرے اور وہ اس کی خوشبو کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پالیں تو وہ زانیہ عورت ہے"۔

۶۔ یہ چادر یا برقعہ مردوں کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ وَالدَّيُّوثُ) [السلسلة الصحيحة ۶۷۴] "تین اشخاص کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کو رحمت کی نظر نہیں ڈالیں گے۔ ۱۔ والدین کے نافرمان کی طرف۔ ۲۔ وہ عورت جو مردوں کے مشابہ لباس پہنے۔ ۳۔ دیوث (جس کی بیٹی و بیوی و بہن وماں بے پردہ ہو اور وہ خاموش رہے)...... اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ) [صحيح الجامع ۵۱۰۰] "وہ عورتیں ہم میں سے نہیں جو مردوں کی مشابہت کریں اور وہ مرد بھی ہم سے نہیں جو عورتوں کی مشابہت کریں"...... اور فرمایا (لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ) [صحيح الجامع ۵۰۷۱] "اللہ کی اس بندے پر لعنت ہے جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت ہے جو مردوں کا لباس پہنے"۔

۷۔ یہ چادر یا برقعہ کافروں کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) [صحيح الجامع ۶۱۴۹] "جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے (قیامت کو انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا)"...... اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مجھ پر دو زرد رنگ کے کپڑے دیکھے تو فرمایا (إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا) [مسلم ۵۴۰۱] "یہ کفار کا لباس ہے پس اس کو نہ پہنو"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔ اس چادر یا برقعہ لوگوں کے درمیان شہرت مقصود نہ ہو۔

یعنی شہرت کا لباس نہ ہو کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ الشُّهْرَةِ أَلْبَسَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ ثُمَّ يُلْهَبُ فِيهِ النَّارُ) [صحيح الجامع ٦٥٢٦] ''جو شہرت کا لباس پہنتا ہے قیامت کے دن اللہ اسکو اسکی مثل لباس پہنائے گا پھر اسمیں آگ بھڑکائی جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ) ''اس کو ذلت کا لباس پہنایا جائے گا''...... اور شہرت کا لباس ہر وہ نفیس لباس جس کو انسان فخر وتکبر سے اپنی شہرت کیلئے پہنے یا ہر وہ خسیس پھٹا پرانا لباس جسکو انسان زہد اور تقویٰ ظاہر کرنے کیلئے ریاکاری کرتے ہوئے پہنے دونوں ہی شہرت کے لباس ہیں۔ چنانچہ ابن عبد القوی منظومۃ الآداب میں کہتے ہیں:

ویکرہ لبس فیہ شھرۃ لابس　　وواصف جلد لا لزوج وسید

''شہرت کا لباس پہنا مکروہ ہے اسی طرح جو جلد (جسم کے خدوخال) کا وصف بیان کرے۔ لیکن خاوند اور سید کے سامنے جائز ہے کہ بیوی وصف بیان کرنے والا لباس پہن لے'' [ملاحظہ ہو اللجنۃ الدائمۃ کا فتویٰ نمبر ۲۱۳۵۲]...... تو میرے بھائی! مذکورہ آٹھ شرائط پر مشتمل چادر یا برقعہ شرعی پردے کا حقدار ٹھہرے گا اور حق ادا بھی کرے گا تو اب ان رشتوں کی وضاحت کرنی ہے کہ جن سے پردہ کرنا ہے اور جن سے نہیں کرنا۔

قرآن مجید نے وہ رشتے بیان کیے ہیں جن سے عورت پردہ نہیں کرے، انکے علاوہ ہر ایک سے پردہ کرے گی۔ چنانچہ سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۱ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

1) ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ ''خاوند سے پردہ نہیں''۔

2) ﴿أَوْ آبَائِهِنَّ﴾ ''باپوں سے پردہ نہیں''...... باپ میں دادا، پڑدادا، نانا، پڑنانا اور اس سے اوپر تک سب شامل ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3) ﴿أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ ''اپنے خاوندوں کے باپوں سے پردہ نہیں''......یعنی خسر سے جسکو لوگ سسر بولتے ہیں تو خسر میں خسر کا باپ دادا اور اوپر تک شامل ہیں۔

4) ﴿أَوْ أَبْنَائِهِنَّ﴾ ''بیٹوں سے پردہ نہیں''......بیٹوں میں پوتا، پڑپوتا، نواسہ، پڑنواسہ نیچے تک شامل ہیں۔

5) ﴿أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ ''اپنے خاوند کے لڑکوں سے پردہ نہیں (یعنی خواہ وہ اس عورت سے ہوں یا پچھلی بیوی سے ہوں)''...... خاوند کے بیٹوں میں پوتے، پڑپوتے نیچے تک شامل ہیں۔

6) ﴿أَوْ إِخْوَانِهِنَّ﴾ ''بھائیوں سے پردہ نہیں''......بھائیوں میں تینوں قسم کے بھائی: عینی (ماں اور باپ سے)، علاتی (جن کا باپ ایک ہو) اور اَخیافی (جن کی ماں ایک ہو) سب شامل ہیں اور انکے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے بھی شامل ہیں۔

7) ﴿أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ﴾ ''بھتیجوں سے پردہ نہیں''......بھتیجوں میں ان کے بیٹے بھی نیچے تک شامل ہیں۔

8) ﴿أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ﴾ ''بھانجوں سے بھی پردہ نہیں''...... اور بھانجوں میں تینوں قسم کی بہنوں (عینی، علاتی، اخیافی) کی اولاد شامل ہے۔

9) ﴿أَوْ نِسَاءِ هِنَّ﴾ ''اپنی میل جول کی عورتوں سے بھی پردہ نہیں''...... چنانچہ کافر عورت کے سامنے زینت کا اِظہار جائز نہیں۔

10) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ﴾ ''اپنی لونڈیوں اور غلاموں سے بھی پردہ نہیں''۔

11) ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ ''ایسے نوکروں سے بھی پردہ نہیں جو خصی، نامرد اور بے وقوف اور بالکل ہی بوڑھے ہوں، جن میں جنسی خواہش کا نام بھی نہ ہو''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(12) ﴿أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾ ''ایسے بچوں سے بھی پردہ نہیں جو عورتوں کی خفیہ باتوں پر مطلع نہ ہوئے ہوں'' ...... چنانچہ اس سے ایسے بچے خارج ہیں جو بالغ ہوں یا بلوغت کے قریب ہوں، کیونکہ وہ عورتوں کی باتوں پر مطلع اور واقف ہوتے ہیں اور وہ بچے بھی شامل ہیں جو صغرسنی کے باوجود اگر جانتے ہوں تو ان سے بھی پردہ ہوگا۔

(13) چچا اور ماموں ...... جمہور علماء کا قول ہے کہ ان (چچا اور ماموں) سے بھی عورت پردہ نہیں کرے گی۔ اگرچہ ان کا قرآن میں ذکر نہیں ہوا کہ یہ بھی عورت کے محارم میں سے ہیں (اگرچہ شعبی اور عکرمہ نے ان دونوں کو بھی محارم سے خارج کیا ہے۔ جس کا مقتضی یہ ہے کہ ان سے بھی پردہ ہوگا لیکن یہ ٹھیک نہیں بلکہ یہ محارم میں سے ہیں) ان کے سامنے بھی عورت اپنی ظاہری زینت ظاہر کر سکتی ہے۔ کیونکہ (إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوَ أَبِيهِ) [صحیح الجامع ۲۱۱۳] ''عم (جس کا چچا اور بعض اوقات ماموں پر بھی اِطلاق ہوتا ہے) باپ کی طرح ہوتا ہے'' ...... بلکہ یہ بھی فرمایا (الْعَمُّ وَالِدٌ) [صحیح الجامع ۴۱۴۲، والصحیحة ۱۰۴۱] ''چچا باپ ہوتا ہے''۔

تو مذکورہ ۱۴ رشتے جو کہ نسبی ہیں اور یہی رشتے اگر رضاعی ہوں تو ان سے بھی پردہ نہیں ہوگا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ) [البخاری ۲۶۴۴ ومسلم فی الرضاع ۹، ۱۰ والنسائی ۳۳۰۱، ۳۳۰۲ والتحفة ۱۷۹۰۲] ''رضاعت سے بھی وہ ہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو کہ نسب سے ہوتے ہیں'' ...... تو ان مذکورہ نسبی و رضاعی رشتوں کے علاوہ سب سے ہر عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے جسکے دلائل آپ نے پڑھ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو سمجھیں اور اپنی زندگیوں میں اُتاریں اور صحیح دین آگے پہنچائیں۔ آمین

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

التبرّج لغة وشرعا

لغوی تعریف

تبرّج باب تفعّل کا مصدر ہے۔ تبرجت المرأة لغت میں اس وقت کہا جاتا جب عورت اجنبیوں کو اپنی زینت اور اپنے محاسن دکھلائے اور تبرّجت السماء اس وقت کہا جاتا ہے جب ستاروں کے ساتھ آسمان مزین ہو جائے۔ اور برج الشیء کا لغت میں معنی کسی چیز کا ظاہر ہونا اور بلند ہونا ہے اور البرج کا معنی ستون، قلعہ، محل، مینار، گنبد ہے اور البارجة بڑی جنگی کشتی کو کہتے ہیں اور ما فلان إلا بارجة کا معنی ہے یعنی فلاں شخص شریر ہے تو خلاصہ کلام یہ نکلا کہ لغت میں تبرّج کہتے ہیں عورت زیب و زیبائش کیساتھ اسطرح غیر محارم اور اجنبی لوگوں کے سامنے ظاہر اور بلند ہو جس طرح ستون اور محل و مینار و گنبد و قلعہ اور جنگی کشتی دور سے نظر آتے ہیں۔ انسان کا دِل للچانے لگتا ہے کہ کاش یہ مجھے مل جائے اور اس کے دل میں شرارت اور ہوس سی پیدا ہوتی ہے اور آخر کار دنیا اس کی مطمع نظر بن جاتی ہے اور پھر دیوانوں کی طرح وہ دنیا کا پجاری بن جاتا ہے اور دین کو یکسر ترک کرنے لگتا ہے۔ [المعجم الوسيط ١/٢، ٤٦، المنجد ص ٨٠]

اِصطلاحی تعریف

اِصطلاحِ شریعت میں تبرج کہتے ہیں (أن تبدى المرأة من زينتها ومحاسنها ما يجب عليها ستره مما يستدعى به شهوة الرجل) [فتح القدير ٤/٢٦٥]

”عورت اپنی اس زینت ومحاسن کو ظاہر کرے جس کو چھپانا اس پر واجب ہے تا کہ اس زینت ومحاسن کے ظہور کے ساتھ مرد کی شہوت کو طلب اور للکارا جائے اور تا کہ اس کے ظہور سے مرد کی شہوت کا اُبھرنا لازم قرار پائے“ ...... چنانچہ عورت کا زیب و زینت کر

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے گھر سے نکلنا یا گھر میں ہی غیر محرموں کے سامنے پھرنا جس سے گویا عورت اپنے سنگھار سے مرد کی شہوت کو للکار رہی ہے اور بلا رہی ہے اس کو تبرج کہتے ہیں تو قرآن مجید میں اسی تبرج سے منع کیا گیا ہے کہ ﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ﴾ [الأحزاب ۳۳] ''اے نبی کی بیویو! (خطاب اُمہات المومنینؓ کو ہے لیکن مراد تمام مسلمان عورتیں ہیں) قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اِظہار نہ کرو'' ...... چنانچہ قدیم جاہلیت کے تبرج کے معنی میں علامہ ابن کثیر نے اِمام و مفسر مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ عورت اپنے گھر سے نکلتی اور مردوں کے سامنے چلتی (فذالک تبرّج الجاهلية) ''یہی جاہلیت کا تبرج ہے'' ...... اور مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ تبرج کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنا خمار (دوپٹہ) اپنے سر پر تو رکھ لیتی لیکن باندھتی نہیں تھی وہ اپنی گردن اور ہار وغیرہ کو چھپانا چاہتی لیکن اس سے سارا کچھ ظاہر ہوتا (وذلک التبرّج) ''اور یہ ہی تبرج تھا'' [ابن کثیر ۳/۶۳۷]

اور لفظ (تبرج الجاهلية الأولى) سے اس مشہور بات کا بطلان بھی ہوا جو عامۃ الناس میں متداوِل ہے کہ پردہ تو اب آکر مولویوں نے نکالا ہے یہ تو جہالت کے دور میں تھا اور دقیانوسی فکر ہے تو قرآن نے واشگاف اَلفاظ میں بتلا دیا کہ جہالت میں بے پردگی تھی اور اِسلام میں پردہ ہے چنانچہ مذکورہ تقریر سے ہمیں لغوی و اصطلاحِ شریعت میں تبرج کا معنی یہ سمجھ میں آیا کہ عورت اپنی زینت اور سنگھار کو جب غیر محرموں کے سامنے کر کے آئے تو وہ بے پردہ ہے چہ جائیکہ وہ گلے میں (دوپٹہ جو کہ زینت کو چھپانے کیلئے لینا تھا) جہالت و بے پردگی کا پھندا بنا کر گلی کوچوں اور سڑکوں بازاروں میں دندناتی پھرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بے پردگی کی قباحتیں

اسلام ایک دین فطرت ہے جس کے کرنے کا یہ حکم دیتا ہے اس میں خوبیوں کی بھرمار ہوتی ہے اور جس سے روکتا ہے اس میں قباحتیں ہی قباحتیں اور شرمندگیاں ہی شرمندگیاں ہیں۔ چنانچہ پردہ کے جہاں فضائل ہیں وہاں بے پردگی کے قبائح (قباحتیں) ہیں جن کو ہم مختصراً ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی

چونکہ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں اور رسول کریم ﷺ نے اپنی زبان سے پردہ کا حکم دیا (جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا) تو جو عورت پردہ نہ کرے گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے وہ اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا کچھ نہیں بگاڑتا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ (كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبىٰ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ يَأْبىٰ؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبىٰ) [البخاری ٦٨٥] ”میری ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ داخل نہیں ہوگا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کیا“ ...... گویا جنت کے داخلے کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اپنی اطاعت کے ساتھ معلق کیا ہے اور رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﴾ [النساء ۸۰] ''جو رسول کی اِطاعت کرے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی''......اس کا فائدہ اس کو یہ ہوتا ہے کہ ﴿ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ ''وہ بڑی کامیابی کو پہنچا''......اور جس نے نافرمانی کی ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴾ ''وہ تحقیق دور کی گمراہی میں جا پڑا''......اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے گروپ میں شامل فرمائے۔ آمین

۲۔ ابلیس کی سنت

تبرج (بے پردگی) اِبلیس ملعون کی سنت ہے۔ قصہ آدم وحواء اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ تبرج کے دعوے کا موجد و موسس ابلیس ہے اور تحریر المرأة (عورت کی آزادی) کے زعماء کا بڑا زعیم ابلیس ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ﴾ [الأعراف ۲۷] ''اے اولادِ آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے باہر کرادیا ایسی حالت میں کہ ان کا لباس بھی اُتروادیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھلائے''......اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنی نافرمانی کرنے والوں کا امام ابلیس کو بنایا ہے جس نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ وہ اپنے ساتھی ضرور بنائے گا اور ان کو ورغلانے کیلئے عورتوں کو کڑکی کے طور پر استعمال کرتا ہے اور فحاشی تک پہنچنے کیلئے تبرج (بے پردگی) بڑا ہی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ جس سے عورت ایک فتنہ بن کر سامنے آتی ہے اور کائنات میں سب سے بڑا فتنہ جو مردوں کیلئے مؤثر ہے وہ عورت کا فتنہ ہے جیسا کہ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ (مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ) [مسلم ۲۰۶۷] ''میں نے اپنے بعد عورتوں کے علاوہ زیادہ مضر فتنہ مردوں کیلئے نہیں چھوڑا''......یعنی مرد کیلئے سب سے بھاری فتنہ عورت بن سکتی ہے پھر بھی اگر عورت بے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پردہ نکلے تو بتلائیں وہ کیسے فتنوں سے سلامت رہ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا) [الترمذی ۱۱۷۳، صحیح الترغیب ۳۴۲] ''عورت پردے کا نام ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے (ورغلاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے قریب اسوقت ہوتی ہے جب یہ اپنے گھر کے اندر ہو''...... اب وہ لوگ جنہوں نے ان کے بزعم ایمان کامل کی تصدیق کروائی ہوئی ہے جو اپنے ایمان کو صحابہ کے ایمان سے زیادہ سمجھ کر یہ کہتے ہیں کہ مخلوط تعلیم (Co-education) اور تعلّم میں کیا حرج ہے اگر عورت پردہ کر کے جائے یا پڑھانے جائے اور ایک سٹاف روم میں مردوں کے ساتھ بیٹھے تو اس میں کونسی قباحت ہے آخر پڑھانا بھی تو ہے نا پڑھائی کو ضائع تو نہیں کرنا، تو میرے بھائی! بتلاؤ ان کو اگر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ فرمائیں کہ اگر عورت اپنے گھر سے نکلے۔ کون نکلے؟ صحابیہ نکلے تو اس کو بھی شیطان جھانکتا ہے چہ جائیکہ اے غیرت پروف مسلمان! عورت مردوں میں جا کر بیٹھ جائے آمنے سامنے کرسیاں اور میز اور ڈیسک ہوں تو بتلاؤ کہ وہ محفوظ رہ سکتی ہے؟ نہیں رہ سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے جہنم میں دیکھا تو (فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءُ) ''دیکھا کہ اکثر عورتیں تھیں''...... علامہ ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیق چڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا سبب ایک تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اِطاعت تھوڑی کرتی ہیں اور کثرتِ تبرج کی وجہ سے اور تبرج یہ ہے کہ جب گھر سے نکلنا چاہے تو أفخر الثیاب (بہتر لباس) اور زیب وزینت کے ساتھ نکلے اور لوگوں کو فتنے میں ڈالے۔ اگر وہ خود لوگوں کے فتنے سے محفوظ بھی رہے تو (لَمْ يَسْلَمِ النَّاسُ مِنْهَا) ''لوگ اس کے فتنے سے محفوظ نہیں رہیں گے'' [الکبائر ۴۴]...... تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ یا تو (نعوذ باللہ) اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان جھوٹا ہے یا پھر یہ جن کی گھر کی ٹوٹیوں سے پانی کی بجائے دین اور اسلام بہتا ہے یہ جھوٹے ہیں اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا کلام جھوٹا نہیں ہوسکتا بلکہ یہی جھوٹے ہیں جن کا نعرہ یہ ہے کہ

قالوا ارفعي عنك الحجابا أو ما كفاك به احتجاجا

واستقبلي عهد السفور اليوم واطرحي النقابا

عهد الحجاب لقد تبا عد يومه عنا وغابا

''وہ عورت کو مخاطب ہو کر آوازہ لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اپنے حجاب کو اٹھا دو یا پھر اسکے ساتھ تیرا احتجاج کافی ہے۔ بے پردگی کے دور کا استقبال کر اور آج اپنے نقاب کو پھینک دے، پردے کا دَور ہم سے دور اور غائب ہو چکا ہے'' ...... اَو ظالم سماج! اللہ کے رسول ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ﴾ [السبا ۲۸] ''ہم نے تو آپکو تمام جہانوں کیلئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے'' ...... اور یہ عورت کی آزادی کے متوالے کہتے ہیں کہ پردے کا دور گزر چکا ہے۔ نہیں! اب ہی تو اسکی زیادہ سختی کی ضرورت ہے کیونکہ اب مسلمانوں کی غیرت اور حیا آخری لبوں پر ہے اگر اب کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر یاد رکھنا کفِ حسرت ملتے رہ جائیں گے لیکن افسوس کہ مردوں کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے جو اپنی محارم کو غیر محارم کے سامنے لے جانے میں ذرا بھی عیب نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ اکبر الہ آبادی نے کہا تھا کہ

بے پردہ نظر کل جو آئیں بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا یہ میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیکن نئی تہذیب کے گندے انڈوں نے اسلام کو اسطرح مسخ کیا کہ خود بھی اپنے اوپر جہنم کو واجب کیا اور معاشرے کو بھی گدلا کیا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ) [صحيح الجامع ۳۰۵۲] ”تین اشخاص پر جنت کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے: شرابی، والدین کا نافرمان، دیوث وہ جو اپنے گھر میں خباثت پر اقرار کرے (چپ رہے)“ ...... تو میرے مسلمان بھائی! ذرا سوچئے جو اپنی بیوی، بیٹی، بہن اور ماں کو پردے کا نہ تو حکم دیتا ہے اور نہ انکو بے پردگی سے منع کرتا ہے بلکہ خوش ہوتا ہے تو اس پر بقول رسول اللہ ﷺ جنت حرام ہے اور جہنم واجب ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصالح المحمود اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ ”دیوث سے مراد وہ شخص ہے کہ اس کو پتہ ہو کہ میری بیوی اور گھر والے فحاشی میں ملوث ہیں اور وہ اس پر خاموش رہے یا وہ اپنی بیٹی اور بیوی کو دیکھے کہ وہ فون پر کسی اجنبی سے باتیں کر رہی ہے اور وہ خاموش رہے اس کو مغازلات کہتے ہیں، یا وہ اس بات پر راضی ہو کہ اسکی بیٹی یا بیوی ایک ایسے آدمی کو دیکھے (جو کہ آدھا ننگا ہو اور ٹی وی یا وی سی آر یا ڈش میں کسی عورت سے بوس و کنار کر رہا ہو) تو یہ بھی دیوث ہے اور جو شخص اپنے ڈرائیور اور خانساماں کو اپنے گھر میں آنے کی اجازت دے دے اور وہ اسکی عورتوں اور گھر والوں میں اختلاط کا موجب بنے اور وہ شخص جو اپنی عورتوں کو اس حال میں چھوڑ دے کہ وہ سڑکوں پر نکلیں اور ہر آنے والا ان کو دیکھے اور فتنے میں پڑے یہ بھی دیوث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دیاثہ کی مہلک بیماری سے محفوظ رکھے (آمین)“ ...... تو میرے بھائی! ایسی تہذیب جن جہنم کا بالن بنے اس کی طرف تو اپنی نسبت کرنا ہی آگ کو دعوت دینا ہے۔ کیونکہ شاعر کہتا ہے:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نئی تہذیب میں دقت زیادہ تو نہیں ہوتی
مذاہب رہتے ہیں قائم صرف ایمان جاتا ہے

اس لئے ایسی تہذیب پٹخ کر قرآن وسنت کو سینے سے لگانا چاہئے۔ جیسا کہ اِقبال نے کہا تھا

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

لیکن اَفسوس اس پڑھے لکھے طبقے پر ہے جو نہ تو بے پردگی کو اچھا خیال کرتا ہے نہ اس کو وی سی آر اور ڈش کی بیماری ہے۔ ان کو شیطان نے اپنے علم کی جدت میں گمراہ کر رکھا ہے کہ علم کو پھیلاؤ خواہ مرد وزن کے اختلاط سے ہی کیوں نہ ہو اور زمانے کی روایات کے ساتھ ساتھ اسلام کو متطور کرنا چاہئے اور گھر فارغ رہ کر تو زندگی بسر نہیں ہوسکتی حالانکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اے میرے وہ صحابی جو یہ سوال کر رہا ہے کہ نجات کس میں ہے تو نجات اس میں ہے کہ (أَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلِیسعک بَیْتک وَابْکِ عَلٰی خَطِیئَتِکَ) [صحیح الجامع ۱۳۹۲] ”اپنی زبان کو کنٹرول کرو اور اپنے گھر میں بیٹھے رہو (یعنی تمہیں اپنا گھر اچھا لگے) اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو“ ...... نبی کریم ﷺ تو گھر میں بیٹھنے کا کہیں اور جدت کے مارے دیندار اور من مانی کا دین چاہنے والے دنیا کی ہوس اور پیسے کے جمع کرنے کا جشع رکھنے والے اور ﴿ یَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ﴾ [الروم ۷] ”وہ تو صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو ہی جانتے ہیں اور آخرت سے تو بالکل بے خبر ہیں“ ...... کہتے ہیں کہ علم وعرفان کی پروان کیلئے گھر سے نکل کر مردوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھانے میں ہیں پردے کے اندر کوئی حرج نہیں ہاں حرج نہیں ہوگا دین میں حرج ہے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کاش تو نے قدیم مقولہ ہی پڑھا ہوتا کہ (لا یحفظ المرأة إلا بیتها أو قبرها أو زوجها) ''عورت کی حفاظت یا تو گھر کرسکتا ہے یا قبر کرسکتی ہے یا خاوند کرسکتا ہے''......

اس لئے میرے بھائی! اگر قرآن وسنت تیری قسمت میں نہیں اور میری بہن جس کی قسمت میں ڈائجسٹ اور اَخبارِ جہاں ہیں کاش تم نے خواجہ عزیز الحسن مجذوب کا قول بھی کسی رسالے میں پڑھا ہوتا کہ جس نے کہا تھا

کسب دُنیا تو کر ہوس کم رکھ
اس پہ تو دین کو مقدم رکھ
دینے لگتا ہے دھواں یہ چراغ
اس لئے ذرا اس کی لَو مدھم رکھ

اور تو نے شاعر کا یہ بھی قول کہیں پڑھا ہوتا کہ

چاٹ لیں تم نے کتب فلسفہ وانگلش کی
ہاتھ کبھی بھولے سے قرآن کو لگایا ہوتا

اس لئے میری اسلامی بہن اور بھائی! میں کہنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ جس راستے کو تم نے اختیار کیا ہے یہ کعبے والے اور مدینے والے کا راستہ نہیں۔

ترسم کہ نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کہ ایں راہ می روی ترکستان است

''اے صاحب مجھے ڈر ہے کہ جس راستے پر آپ چل رہے ہیں یہ آپ کو خانہ کعبہ تک نہیں پہنچائے گا کیونکہ جس راستے کو آپ نے اختیار کیا ہے وہ تو ترکستان کا راستہ ہے''......اس لئے دنیا کو کماؤ ضرور ﴿ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ﴾ پر عمل کرتے ہوئے لیکن اس کو دین پر مقدم نہ کرو اور یاد رکھو مجذوب کا قول:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا صحیح فہم دے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

۳۔ یہودیوں کا طریقہ

بے پردگی جہاں ابلیس کی سنت ہے وہاں یہودیوں کہ طریقہ بھی ہے اور اُمتوں کی بربادی میں ان لوگوں کا عورت کے فتنے کے ساتھ برباد کرنے میں ید طولیٰ ہے جیسا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (فَاتَّقُوا الدُّنيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ) [مسلم ۲۷۴۲] ''دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں پہلا فتنہ عورتوں میں تھا'' ...... چنانچہ ان کی کتابیں اس بات پر دال ہیں کہ اللہ جل شانہ نے صَہیون کی بیٹیوں کو عقاب و عذاب دیا تو اسی بے پردگی کی وجہ سے دیا۔ چنانچہ سفر أشیا میں أصحاح ثالث میں یہ لکھا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ عنقریب صہیون کی بیٹیوں کو عذاب دے گا ان کے تبرج کی وجہ سے (بے پردگی کی وجہ سے) اور خلاخیل (پازیبوں) کی آوازوں کی وجہ سے'' ...... تو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے کفار کی مشابہت کو حرام قرار دیا اور فرمایا کہ (مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ) [صحیح الجامع ۶۱۴۹] ''جس نے جس کی مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے'' ...... اور قیامت میں ان کے ساتھ ہی اٹھایا جائے گا اور فرمایا (لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ؟ قَالَ: فَمَنْ؟) [صحیح الجامع ۵۰۶۳] ''تم اپنوں سے پہلوں (یہود ونصاریٰ) کی تقلید کرو گے بالشت پر بالشت اور ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر حتیٰ کہ اگر وہ کیکڑے کے سوراخ میں داخل ہوں تو تم ان کی پیروی کرو گے اللہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے رسول کو کہا گیا کہ وہ یہودی اور نصاریٰ ہیں؟ تو فرمایا کہ اگر وہ نہیں تو پھر کون؟"...... لیکن آج کے مسلمان نے واقعی اس خبر کو سچا کر دکھلایا ہے اور اسی طرح جس طرح نصاری کی عید کرسمس ڈے تھی عید المهرجان مجوسیوں کی تھی عید الشکر نصاریٰ کی تھی (جس کو یوم آزادی پر منایا جاتا ہے) اسی طرح مسلمانوں نے اپنے تہوار بنا رکھے ہیں اور وہ ہی رسم ورواج ادا کئے جاتے ہیں جو کہ یہود ونصاریٰ اور مجوس کے تھے کہ تہوار منانے کیلئے نکلتے ہیں تو عورتوں نے خوب زیب وزینت کی ہوتی ہے اور خوب پرفیوم استعمال کیے ہوتے ہیں جو سراسر مسلمانوں کی عید کی قدر کو بھی کم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کو بھی دعوت دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ) [صحيح الجامع ۲۷۰۱] "جو عورت خوشبو لگا کر کسی قوم پر سے گزرے اور وہ اس کی خوشبو کو پالیں تو وہ زانیہ عورت ہے"......اور فرمایا کہ (أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطِيبُ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا لَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا صَلَاةٌ حَتَّىٰ تَغْتَسِلَ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ) [صحيح الجامع ۲۷۰۳] "جو عورت خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف جائے اور اس کی خوشبو پائی جائے تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ غسل نہ کرے جس طرح غسل جنابت کرتی ہے"......تو اگر مسجد میں بھی جائے اور خوشبو لگائے اور سج دھج کے ساتھ جائے تو غسل جنابت کرنا پڑتا ہے وگرنہ نماز قبول نہیں ہوتی تو بازاروں اور تہواروں اور پکنک منانے کیلئے جب جائے تو بالاولیٰ اسے غسل کرنا پڑے گا حالانکہ مسجد میں جانے سے عورتوں کو روکا نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں عبادت کرنے جانا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ (لَا تَمْنَعُوا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ) [البخاری ۹۰۰ ومسلم ۴۴۲ وأبو داؤد ۵۶۷ وصحيح

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الجامع ۷۴۵۸] ''اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے مت روکو لیکن ان کے کیلئے ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں'' ...... چنانچہ علامہ دمیاطی فرماتے ہیں کہ ابن خزیمہ اور علماء کی ایک جماعت نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ اس کی نماز جو وہ گھر پڑھتی ہے اس نماز سے بہتر ہے جو وہ مسجد میں پڑھے اگر چہ وہ بیت اللہ یا مسجد نبوی یا مسجد اَقصیٰ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ جو عورت مسجد جانا چاہے اس کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جائے جب تک اس میں مندرجہ ذیل اَحکامات کی پابندی نہ ہو جو احادیث کے مفاہیم سے حاصل کیے گئے ہیں۔

1. وہ بھی فتنے سے محفوظ رہے اور اس کے فتنے سے بھی لوگ محفوظ رہیں۔
2. اس کے مسجد آنے سے کوئی شرعی ممانعت مرتب نہ ہوتی ہو۔
3. وہ آدمیوں کے لئے راستوں اور مسجد جامع میں بھیڑ نہ کرے [صحيح الجامع ۵۴۲۵]
4. وہ خوشبو لگا کر نہ نکلے [صحيح الجامع ۲۷۰۳]
5. وہ باپردہ ہو کر بغیر زیب وزینت کے نکلے [صحيح الجامع ۲۷۰۱]
6. عورتوں کیلئے داخل ہونے اور نکلنے کا دروازہ خاص ہو [جیسا کہ سنن اَبی داؤد کی حدیث نمبر ۴۵۸، ۴۵۹، ۵۶۷ سے ثابت ہے]۔
7. عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں کے بعد ہوں۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا) [أبو داؤد ۶۷۴ والنسائی ۸۱۹ ومسلم ۱۳۲ وتحفة الأشراف ۲۵۹۷] ''مردوں کی بہترین صفیں پہلی ہوتی ہیں اور آخری بری، اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری ہوتی ہیں اور پہلی بری''۔
8. جب اِمام بھولے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورت اپنی دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الٹی طرف مارے [أبو داؤد ٩٣٥، ٩٣٦]

⑨ عورتیں مسجد سے مردوں کے نکلنے سے پہلے نکلیں۔ مرد انتظار کرتے رہیں حتیٰ کہ عورتیں اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ [البخاری ٨٧٠]

الغرض مسجد میں بھی جانا ہے تو اِسلامی قیود کے ساتھ لیکن مسلمان عورتوں کا رُخ آج کل مساجد کی طرف تو کم ہی ہوتا ہے بلکہ جب بھی کوئی یادگیری ہوئی اس کو تہوار بنایا اور پھر یہود ونصاریٰ کی اِس غلیظ سنت کو پورا کرنے کیلئے ہزاروں روپے برباد بھی کرتی ہیں اور پھر زرق برق لباس یا تو ساڑھی کی شکل میں یا پھر پینٹ یا بلاؤز عورتیں استعمال کرتی ہیں ستم ظریفی یہ ہے کہ مرد بھی اسی چیز کے خواہاں بن چکے ہیں جب کوئی عورت ساڑھی بغیر آستین کے بالشت بھر بلاؤز پہن لے تاکہ پیٹ اور کمر کی جھلکیاں صاف طور پر دکھائی دیں (اور بے پردگی میں لاجواب نظر آئے) اور کسی محفل یا دفتر میں جا نکلے تو مرد حضرات تعظیماً اٹھ کھڑے ہوں گے کرسی پیش کریں گے اور حکم کے منتظر ہوں گے اور ماڈرن خواتین تعریف وتحسین کے پھول برسا رہی ہوں گی اور اپنے ذوق کی پتیاں یوں نچھاور کریں گی کہ ''لباس پہننے کا کیسا عمدہ ذوق ہے جیسا شاندار بلاؤز ہے بلاؤز ہو تو ایسا ہو'' اس کے برعکس اگر مرد پینٹ یا شلوار پر بالشت بھر کی قمیص پہن کر کسی دفتر یا محفل میں جا نکلے تو عریاں لباس میں ملبوس خواتین ناک بھوں چڑھا کر کہیں گی ''اونہہ بے شرم، بے حیا کہیں کا'' جب والدین یہودیوں کا لباس پہنیں اور بچپن سے اولاد مشاہدہ بھی کرے اور اللہ غارت کرے اس ڈش کو اور وی سی آر کو وہ بھی گھر میں ہو تو پھر جوان ہو کر بچے اگر امریکی پٹھو اور اسلام سے دور نہ ہوں تو کیا کریں؟۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ (لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ) [صحيح الجامع ٥١٠٠] ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مشابہت کرتی ہیں اور لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں'' ......اور فرمایا کہ (لَعَنَ اللّٰهُ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ) [صحیح الجامع ۵۰۷۱] ''لعنت اللہ تعالیٰ کی اس بندے پر جو عورت کا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مرد کا لباس پہنے'' ......او مسلمان! تیری غیرت کہاں گئی آج ایک طرف تو امریکہ وغیرہ کو گالی دے دوسری طرف عملاً تیری بیوی اور بہن اور بیٹی یہودیوں کا لباس بلاؤز اور اسکرٹ پہنے اور تیری غیرت بالکل نہ بھڑکے اور تیری زبان حرکت نہ کرے اور تو دنیا پر لیڈری کرتا پھرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل نہیں کرتا کہ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ [التحریم ٦] ''اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اہل عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں'' ......لیکن مرد لیڈری میں رہتے ہیں اور گھر برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ

یوسف نہ سمجھتے تھے کہ حسین بھی ہیں جوان بھی
شاید نرے لیڈر تھے زلیخا کے میاں بھی

تو لیڈی کرنے والے ذرا سوچ تو سہی کل قیامت کو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گا اللہ تعالیٰ نے تجھے مسئول وکفیل بنایا تھا جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ (كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) [البخاری ۲۷۵۱ وصحیح الجامع ۴۵۶۹] ''تم میں ہر کوئی نگہبان ونگران ہے اور ہر ایک کو اس کی رعیت ورعایا (جن کی نگرانی دی گئی ہے) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہل کا نگران ہے اور قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا'' ......تو قیامت کو اگر پوچھا گیا کہ اپنے بچوں کے دلوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں یہودیت کیوں رچائی بسائی ان کو مسلمانوں کے شعار کیوں نہ سمجھائے؟۔ اَلمیہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے بچوں کو بچپن سے نیکر (انڈرویئر) اور بوشرٹ جس کے بازو نہ ہو پہناتا ہے اور یہ صرف بچے نہیں بچیاں بھی پہنتی ہیں ادھر والدین پینٹ بلاوز پہنتے ہیں تو بتائیں وہ اغیار کے غلام کیوں نہ ہوں کیونکہ بچے نے جو دیکھنا ہے جس پر اس کی پرورش وتربیت کی گئی ہے۔ آفرینش سے اسی کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ اور پھر ماشاء اللہ تعلیم بھی صرف انگریزی اور دنیا کی، دین کا نام بھی نہیں تو پھر بڑا ہو کر خرابیاں سامنے لاتے ہیں تو پھر والدین کو اٹیک ہونے لگتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

طفل میں بو آئے کیا دین و قرآن کے اَطوار کی
دودھ تو ڈبے کا اور تعلیم ہے سرکار کی

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تو آئے تھے بہترین اخلاق لے کر اور تمام اچھے خصائل کو مکمل کرنے کیلئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول خود فرماتے ہیں کہ (إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الأَخْلَاقِ) [صحیح الجامع ۲۳۴۹] ''میں تو صرف اچھے اخلاق کو مکمل کرنے آیا ہوں''...... تو بچوں کو بچپن سے اگر نیکی اور نیک لوگوں سے متعارف کروایا جائے گا تب ہی بات بنے گی کیونکہ شاعر کہتا ہے:

إن الغصون إذا قومتها اعتدلت ولن تلين إذا قومتها الخشب

''جب ٹہنیوں کو سیدھا کرنا چاہو تو وہ ہو جائیں گی لیکن اگر لکڑی بن جانے کے بعد سیدھا کرنا چاہو تو ہرگز نہیں ہونگی لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے اَحکام کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی ذلت کی مار ماری ﴿ نَسُوا اللهَ فَنَسِيَهُمْ ﴾ [الحشر ۱۹] ''وہ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے آپ ہی سے بھلا دیا''...... مسلمان کو تو چاہیئے کہ وہ شک سے بچے تاکہ وہ کسی محظور میں واقع نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يُرِيبُكَ) [الترمذی ۲۵۱۸ والنسائی ۵۷۱۱] ''اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اس کو لے لے جو تجھے شک میں نہ ڈالے''......تو کوئی مسلمان ایمانداری سے اپنے دل سے پوچھے کہ وہ بے پردگی کو جب برداشت کرتا ہے کیا اسے شک بھی نہیں ہوتا کہ یہ بری چیز ہے بلا شبہ ضرور ہوتا ہوگا اگر شک بھی نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے یہ تو پھر ایمان کے فقدان کی بڑی دلیل ہے چنانچہ قدیم مقولہ ہے (الرائد لا يكذب أهله) ''گھر والا (نگہبان) گھر والوں سے جھوٹ نہیں بولتا'' ...... ہم سب مسلمان ہیں ذرا سوچیں جب ہم اپنی عورتوں کو اکیلے بازار بھیجتے ہیں اور وہ پانچ سالہ بچے کو ساتھ ہی کیوں نہ لیجائے تو کیا اس وقت یہ شک والا معاملہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ) [أحمد والترمذی] ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ الگ ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے''...... کہتے ہیں کہ وہ کونسی اکیلی تھی اس کے ساتھ اس کا بھائی تھا اس کا بیٹا تھا تو محرم کی شروط میں سے ہے کہ وہ ذکر ہو اور بالغ ہو اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ) [البخاری ۱۸۶۲ ومسلم ۱۳۴۱] ''کوئی عورت اپنے محرم کے سوا سفر نہ کرے''...... اور بچے جو سن تمیز تک نہ پہنچے ہوں وہ محارم نہیں بن سکتے ہیں۔ کہتے ہیں لو یہ تو کھڑا ہے وہ شہر جہاں گئی ہے ابھی آجائے گی۔ بتلاؤ کتنے نقصان اور وارداتیں اسی زعم باطل کے نتیجے میں واقع ہوئیں اور بتلاؤ اگر صحابیات کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ محارم کے ساتھ نکلیں تو پھر تمہارا ایمان کیا ان سے قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صحابی کو جہاد سے واپس بلالیا اور کہا کہ اپنی عورت کو اکیلے حج کیلئے نہ بھیجو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے (لَا يَخْلُوَنَّ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ بِـامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَـقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! إِنَّ امْـرَأَتِـي خَـرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَـذَا وَكَـذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ) [البخاری ۳۰۰۶، ۱۸۶۲ ومسلم ۱۳۴۱] ''کوئی عورت اور مرد خلوت میں نہ جائیں مگر محرم کے ساتھ اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جارہی ہے اور میرا نام فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو'' ...... اگر حج جیسا نیک اور فرضی کام بغیر محرم کے نہیں ہوسکتا تو بازار اور شہر بغیر محرم کے کیسے پھرے جا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں جی (رفقہ مامونہ) نیک عورتیں اگر ہوں تو پھر عورت اکیلے ہی جا سکتی ہے بتاؤ صحابیات سے بڑھ کر کوئی نیک ہے؟ لیکن ہم قرآن وسنت کو سامنے نہیں رکھتے اپنے دل کی بات کو سامنے رکھ کر بیٹیوں اور بیویوں کو کھلی اِجازت دی جاتی ہے جب وہ کسی آشنا کو تلاش کر لیتی ہیں اور غیرت اور عفت وعصمت کی اس دیوار کو گرا دیتی ہیں پھر مسلمان کا کلیجہ حلق تک پہنچتا ہے اور گولی مارنے اور مروانے پر تیار ہو جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا:

دیوار کیا گری میرے کچے مکان کی
لوگوں نے میرے صحن میں راستے بنالیے

اس لئے وہ طرق جو اس دیوار کے انہدام کی طرف لے جاتے ہیں اس سے ہر مسلمان اور صاحبِ فراست کو بچنا چاہیے لیکن مسلمانی تو آج کی ایسی ہے کہ یہودیت کی پیروی اور تقلید تو ان کیلئے جزو لاینفک بن چکی ہے ادھر عید مبارک خوشی کا دن ہے ادھر یہودیوں کی تقلید میں سویمنگ پول بک ہو چکا ہے دین سمجھ کر اولاد کو سکھانے کیلئے نہیں بلکہ مباہات کیلئے۔ بھلا اے غیرت مند مسلمان! بتلا تو سہی یہ عمل کس نے نکالا تھا۔ مرد تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مرد عورتیں اس میں پیش پیش ہیں اور حجت پیش کرتی ہیں کہ وہاں اکیلی ہوتی ہیں کوئی مرد ہوتے ہیں، حالانکہ جب عورت (مسبح) سویمنگ پول میں نہاتی ہے تو کیا جتنا مرضی لباس پہنا ہوا اس کی ٹانگیں ننگی نہیں ہوتی اور مردوں کی رانیں ننگی نہیں ہوتیں اور اگر عورت کا کچھ بھی نہ ننگا ہو تو جب پانی سے کپڑے بھیگ جائیں تو کیا جسم کے ساتھ نہیں چمٹتے جس سے اس کے اَعضاء جسم اور اس کے خدوخال ظاہر نہیں ہوتے بلاشبہ ضرور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ (لَا تُكْشِفُ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَىٰ فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ) [صحیح الجامع ٧٤٤٠] ''اپنی ران کو ننگا نہ کرنا اور نہ کسی زندہ کی ران کو دیکھنا اور نہ مردہ کی''...... اور فرمایا (لَا تُكْشِفْهُ أَمَامَ النَّاسِ لِأَنَّهُ عَوْرَةٌ) ''اس کو لوگوں کے سامنے نہ کھولنا کیونکہ یہ پردہ ہے''...... تو بتائیں مرد اس کی تعمیل کرتے ہیں کہ مخالفت اور عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلَىٰ نِسَاءِ أُمَّتِي) [صحیح الجامع ٣١٩٢] ''حمام (وہ عام حمام جس میں ہر لوگ آئیں) میری امت کی عورتوں پر حرام ہے''...... اور فرمایا (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ) [صحیح الجامع ٦٥٠٦] ''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے''...... تو بتلائیں کہ سویمنگ پول یہ مشترک حمام نہیں اور اس میں کشفِ عورات نہیں ہوتا، حتیٰ کہ امام ذہبی نے اس کام کو کبیرہ گناہوں میں لکھا اور یہ حدیث ذکر کر کے باقاعدہ لکھا ہے کہ (يلحق به حمامات السباحة في الشواطي وغيرها) ''آجکل شواطی یعنی باغات وغیرہ میں جو سویمنگ پول کے حمامات ہوتے ہیں وہ بھی اسی میں شامل ہیں''...... تو بتائیں پھر اپنی عورتوں کو اس میں بھیجنا یہودیوں کی تقلید نہیں اور نبی کریم ﷺ کی نافرمانی نہیں؟ بلاشبہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ (لا ینظر الرَّجُلُ إلیٰ عورۃِ الرَّجلِ ولا المرأۃُ إلیٰ عورۃِ المرأۃِ ولا یُفضی الرَّجُلُ إلیٰ الرَّجلِ فی الثَّوبِ الواحدِ ولا تُفضی المرأۃُ إلی المرأۃِ فی الثَّوبِ الواحِدِ) [مختصر مسلم ۱۵۹] ''کوئی مرد کسی مرد کی (پردے والی جگہ) ران کو نہ دیکھے اور نہ عورت کسی عورت کی پردے والی جگہ (پنڈلیاں) کو دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے''......عورت کا جسم چونکہ سارا ہی پردہ ہے اور مرد کا گھٹنے سے لے کر اس کی کمر تک ہے، تو بتلائیں عورت کی پنڈلیاں نظر نہیں آتیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (أیُّما امرأۃٍ نزعت ثیابھا فی غیرِ بیتِھا خرق اللہُ عزَّ وجلَّ عنھا سِترَہُ) [صحیح الجامع ۲۷۰۸] ''جو عورت اپنے کپڑوں کو اپنے گھر کے علاوہ اتارتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے ستر کو اٹھا لیتا ہے پھاڑ دیتا ہے''......تو بتلائیں وہاں جا کر وہ سویمنگ ڈریس نہیں پہنتی؟ بلاشبہ اپنے زرق برق لباس سمیت نہیں نہاتی۔ عورت کیلئے تو واجب ہے کہ وہ اپنی شلوار کو ٹخنوں کے نیچے تک رکھے اور سب سے پہلے اپنی شلوار کو جس نے ٹخنوں سے بھی نیچے لٹکایا وہ ام اسمٰعیل علیہ السلام ہاجرہ علیہا السلام تھیں [الاستذکار لابن عبد البر ۲۶/۱۹۲، ۱۹۳] اور عرب کی عورتوں کے ہاں بھی یہی معروف تھا چنانچہ عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت فرماتے ہیں

کتب القتال والقتال علینا وعلی المحصنات جر الذیول

''قتال (جہاد) فرض کیا گیا ہے اور وہ ہم پر فرض ہے اور پاکدامن عورتوں پر شلواریں (لمبی چادریں) لٹکانا ہے''......تو الغرض میرے بھائی! بے پردگی یہودیوں کی سنت ہے اور بے پردگی کے ساتھ جو مترادف یہودی اعمال تھے انکے بارے بھی آپ نے پڑھ لیے اس لئے جو کچھ کیا اس سے توبہ کریں کیونکہ قیامت کے دن تو وہ ڈر رہا ہوگا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جوتوبہ کرتا ہے چہ جائیکہ جو مصر رہے اور اکڑا رہے۔ شاعر کہتا ہے:

یخاف علیٰ نفسہ من یتوب فکیف تری حال من لا یتوب

''اس دن تائب بھی اپنی جان پر خوف کھا رہا ہوگا، پس کیسا حال ہوگا جس نے توبہ کی ہی نہیں؟'' ...... اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور اسلام کے رنگ میں رنگے اور مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں غیرت مند بنائے (آمین)

۴۔ کبیرہ اور مہلک گناہ

بے پردگی جہاں یہودیوں کا طریقہ ہے وہاں یہ کبیرہ اور مہلک گناہ ہے کیونکہ یہ واسطہ بنتا ہے کبیرہ گناہ کا جو کہ زنا اور فحاشی وعریانی ہے چنانچہ اُمیمہ بنت رقیقہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے پاس آئیں تاکہ اسلام کی بیعت کریں تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا (أُبَایِعُکِ عَلَیٰ أَنْ لَا تُشْرِکِی بِاللّٰہِ وَلَا تَسْرِقِی وَلَا تَزْنِی وَلَا تَقْتُلِی وَلَدَکِ وَلَا تَأْتِ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِینَهُ بَیْنَ یَدَیْکِ وَرِجْلَیْکِ وَلَا تَنُوحِی وَلَا تَتَبَرَّجِی تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ) [مسند أحمد ۱۹۶/۲] ''میں تیری بیعت لیتا ہوں اس بات پر کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک مقرر نہیں کرے گی اور نہ چوری کرے گی اور نہ زنا کرے گی اور نہ ہی اپنے بیٹے کو قتل کرے گی اور نہ ہی تو (ہاتھوں، پاؤں کے درمیان سے مراد زنا کی تہمت ہے) بہتان بندھے گی اور نہ ہی تو نوحہ کناں ہوگی اور نہ تو جاہلیت کا تبرج (بے پردگی) کرے گی'' ...... اب دیکھیں یہاں بے پردگی کو پہلے تو کبیرہ گناہوں کے ساتھ ذکر کیا پھر باقاعدہ بیعت کرتے وقت ان سے کہلوایا کہ بے پردہ نہیں پھریں گی۔

۵۔ جہنمیوں کی صفت

بے پردگی جہاں کبیرہ گناہ ہے وہاں جہنمیوں کی صفت بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ (صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِیَاطٌ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا) [مختصر مسلم ۱۳۸۸] ''دو جہنمیوں کی ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھا ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور (دوسری قسم) وہ عورتیں ہیں جو کپڑوں میں ملبوس ننگی ہونگی خود بھی مائل ہوتی ہیں اور ان کی طرف بھی مائل ہوا جاتا ہے ان کے سر بختی اُونٹ (اونٹ کی قسم) کی جھکی ہوئے کوہان کی طرح ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گہ اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبی مسافت سے ہی پائی جائے گی''...... اب دیکھیں یہاں ان عورتوں کو جہنمی شمار کیا گیا ہے جو باریک لباس پہنتی ہیں کیونکہ کاسیات کا معنی امام ذہبیؒ یوں کرتے ہیں کہ اتنا باریک لباس پہنے کہ اس کے اندر سے اس کا بدن ظاہر ہونے لگے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے (آمین)

۶۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب

بے پردگی جہاں جہنمیوں کی صفت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی لعنت کی موجب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلَىٰ رُؤُوسِهِنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعَنُوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ) [الطبرانی فی الأوسط ۹۳۳۱] ''عنقریب میری اُمت میں ایسی عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنتی ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہوں گی ان کے سر بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح لگیں گے (سر کی چٹیا اتنی بڑی باندھیں گی جس کو آج کل جوڑا یا پونی کہتے ہیں) ان پر لعنت بھیجو یہ لعنت شدہ ہیں (لعنت کی گئی ہیں اور اسی کے لائق ہیں)''...... تو اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے ان عورتوں کو جو باریک لباس پہنیں اور جوڑا بنائیں ان پر لعنت کا حکم دیا ہے چہ جائیکہ وہ بالکل بے پردہ ہوں۔

۷۔ منافقت کی نشانی

بے پردگی جہاں لعنت کا موجب ہے وہاں نفاق ومنافقت کی نشانی بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (خَیْرُ نِسَائِکُم الوَدُودُ الوَلُودُ المُوَاتِیَةُ المُوَاسِیَةُ إِذَ اتَّقَیْنَ اللہَ وَشَرُّ نِسَائِکُمْ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَیِّلَاتُ وَھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْھُنَّ إِلَّا مِثْلَ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ) [السلسلة الصحیحة ۱۸۴۹] "تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں جو زیادہ محبت کرنے والی ہوں (اپنے خاوند سے) زیادہ اولاد والی ہوں (کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کیلئے فخر کا سبب بنیں گی) اور موافقت کرنے والی (اپنے خاوند اور دینی اُمور میں) اور تسلی دینے والی جب وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور بدترین تمہاری وہ عورتیں ہیں جو متبرّجات (بے پردہ) ہیں متخیلات (تکبر کرنے والی، اکڑ کر چلنے والی) یہی منافق ہیں ان میں سے کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گی مگر اعصم کوے کی مثل (غراب أعصم یعنی اعصم کوا، اس کی چونچ اور ٹانگیں سرخ ہوتی ہیں)...... یہ اس بات کی طرف کنایہ واشارہ ہے کہ ان میں سے بہت تھوڑی جنت میں جائیں گی کیونکہ اسی طرح کے کوے بہت ہی قلیل تعداد میں ہوتے ہیں، تو دیکھیں صادق مصدوق محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے پردہ عورتیں بدترین ہیں اور منافق ہیں اور کم ہی جنت میں جائیں گی اس کے بعد کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ منافقت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو رسول بھی کہے اور ان کے فرمان کو بھی جھٹلائے اور پردہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے (آمین)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بدنامی اور بے عزتی کا سبب

بے پردگی جہاں منافقت کی نشانی ہے وہاں بدنامی اور بے عزتی کا دروازہ کھولتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ) [صحیح الجامع ٢٧١٠، وابن ماجه ٣٧٥٠، والترمذی ٢٨٠٣] ''وہ عورت جو اپنے کپڑے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ اُتاری دیتی ہے (رکھ دیتی ہے) تو گویا اس نے اس پردے کو تار تار کیا جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تھا''......یعنی پھر اللہ تعالیٰ کو بے عزت وبدنام کر دیتے ہیں جو اسلام کو بدنام و بے عزت کرے۔ جتنے ہی بے پردہ حضرات اِسی بدنامی اور بے عزتی کا نشانہ بنتے ہیں اور پوری زندگی نظریں جھکانی پڑتی ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
لگا داغ سینے پہ جاتا نہیں

۹۔ قیامت کی اندھیر نگری اور ظلمت

بے پردگی جہاں بدنامی کا ٹیکہ ہے وہاں قیامت کی اندھیر نگری اور ظلمت کی پڑیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا (مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا) [الترمذی ١١٦٧] ''وہ عورت جو اپنی زینت میں ناز سے اپنے اہل کے علاوہ میں چلتی ہے وہ اس تاریکی کی طرح ہے جو قیامت کو ہوگی جس کا نور نہیں ہوگا''......مراد یہ ہے کہ جو ناز و نخرے سے چلتی ہے اور اپنے کپڑوں کو گھسیٹتی ہے قیامت کے دن جب آئے گی تو اس طرح ہوگی گویا کہ اس کا جسم تاریکی و ظلمت ہے۔ یہ حدیث اگرچہ متکلم فیہ ہے لیکن اس کا معنی صحیح ہے وہ یہ کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معصیت کی لذت عذاب ہے اور اس کی راحت تعب وتھکاوٹ ہے اور اس کا سیر ہونا گویا کہ بھوکا ہونا ہے، اور اس کی برکت گویا کہ قیامت کو برکت سے خالی ہونا ہے اور اس خوشبو بدبو ہے۔ اور اس کی روشنی ظلمت ہے بخلاف اِطاعت کے روزے دار کی منہ کی بدبو دنیا میں کستوری سے بھی زیادہ ہوگی اور اسی طرح شہید کے خون کی دنیا میں بدبو قیامت کو کستوری ہوگی۔

۱۰۔ فحاشی وعریانی کا جھنڈا

بے پردگی فحاشی اور عریانی کا جھنڈا ہے، کیونکہ عورت کہتے ہی پردے کو ہیں اور اگر وہ پردہ اُتارے گی تو یہ فحاشی ہے وعریانی ہے اور شیطان ہی ہے جو اس فحاشی کا حکم دیتا ہے چنانچہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ﴾ [البقرۃ ۲۶۸] ''شیطان تم کو فقیری کی دعوت دیتا ہے اور فحاشی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتے ہیں'' ......تو بے پردہ عورت ایسا خبیث جرثومہ ہے جو پورے معاشرے اور مجتمع میں فحاشی پھیلاتی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [النور ۱۹] ''وہ لوگ جو ایمانداروں میں فحاشی کے پھیل جانے کے خواہاں ہیں (پسند کرتے ہیں) ان کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'' ......لیکن جب ان سے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی نے کہا ہے کہ منہ اور ہاتھوں کا پردہ نہیں ہمارے بڑے بھی نہیں کرواتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ منہ اور ہاتھوں کو ننگا کرلو جن کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا ءَابَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ عَلَى اللهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ [الأعراف ٢٨] ''جب وہ فحاشی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے کہہ دو (اے محمد ﷺ!) بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کا حکم نہیں دیتے کیا تم وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ہو''......تو معلوم ہوا کہ شیطان فحاشی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کی طرف بلاتے ہیں۔ اور بے پردگی وفحاشی کیلئے کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

۱۱۔ بدبودار جاہلیت

بے پردگی جہاں فحاشی ہے وہاں بدبودار جاہلیت ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ [الأحزاب ٣٣] ''اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو'' ...... اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے جاہلیت کے دعوے کا وصف یوں بیان کیا ہے کہ وہ خبیث اور بدبودار ہے اور ہمیں اس کو پھینکنے کا حکم دیا ہے حتیٰ کہ تورات میں بھی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا وصف بیان کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے نقل کیا ہے کہ ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ [الأعراف ١٥٧] ''وہ پاکیزہ چیزوں کو حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں'' ......تو اہلیت کا دعویٰ جاہلیت کے تبرج کا (بے پردگی کا) بھائی وشقیق ہے دونوں ہی بدبودار ہیں دونوں ہی خبیث ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اس کو ہم پر حرام کیا ہے اور فرمایا (كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ تَحْتَ قَدَمِي) [مسلم ١٢١٨ وأبو داؤد ١٩٠٢] ''جاہلیت کے تمام اُمور میرے قدموں تلے ہیں'' ......خواہ وہ جاہلیت کا دعویٰ ہو یا جاہلیت کا حکم ہو یا جاہلیت کا گمان ہو یا جاہلیت کا سود ہو یا جاہلیت کی حمیت ہو یا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت کا تبرج (بے پردگی) ہو۔

۱۲۔ برائی کا دروازہ

بے پردگی ہر فحاشی وعریانی کیلئے باب مستطیر ہے، کیونکہ عریانی اور بے پردگی یہ بہیمانہ فطرت ہے اس کی طرف انسان کا میلان فطرتی نہیں ہوسکتا کیونکہ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے پردہ اور صیانت رکھی ہے تو پردہ عورت کی فطرت کے بالکل موافق ہے تا کہ اس کی عفت وعصمت کے ساتھ ساتھ انوثت بھی باقی رہے چنانچہ بے پردگی جس کے نتیجہ میں اختلاط ہوتا ہے اس کے نتائج اتنے وخیمہ (خطرناک) ہیں جن میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں:

1. چونکہ بے پردہ عورتیں زینت کے اِظہار میں مقابلے کے طور پر باہر نکلتی ہیں (یعنی یوں نکلتی ہیں جیسے زینت کے اِظہار کا مقابلہ ہو) جس سے مردوں کے خاص طور پر نوجوان حضرات کے اَخلاق خراب سے خراب تر ہو جاتے ہیں اور ان کو اس بات پر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ فحاشی کو پسند کریں۔
2. خاندانی روابط برباد ہوجاتے ہیں اور اپنے اہل وعیال سے اِعتماد اٹھ جاتا ہے اور طلاق کثرت سے ہونے لگتی ہے۔
3. عورت کو تجارت کا وسیلہ بنایا جاتا ہے بڑے بڑے اسٹوروں میں، ہسپتالوں میں اور دیگر اداروں میں جس سے گندے اَمراض کا پھیلاؤ بڑی جلدی ہوجاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتَّىٰ يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا) [ابن ماجه ۴۰۱۹، والبزار ۱۶۷۶] ''جب بھی کسی قوم میں فحاشی ظاہر اور اِعلانیہ ہو اس قوم میں طاعون اور بھوک وفقیری عام ہوجاتی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے جو کہ ان کے اسلاف میں نہیں ہوتی"۔

4 زنا کی معصیت (آنکھوں کے ساتھ) آسان ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ (الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ) [أحمد ۲/ ۳۴۳، ۳۷۲] "نظروں کا زنا دیکھنا ہے"...... اور غض بصر (آنکھ کا جھکاؤ) جو کہ اللہ تعالیٰ کی اِطاعت اور اس کی رضا کا سبب ہے یہ کام مشکل ہو جاتا ہے۔

5 اللہ تعالیٰ کے عام عذاب کا مستحق بننا آسان ہو جاتا ہے جو کہ زلزلوں اور بموں سے زیادہ خطیر ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴾ [الإسراء ۱۶] "جب ہم کبھی کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر عذاب کا قول ثابت ہو جاتا ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں"...... اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ (إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ وَلَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ) [ابن ماجه ۴۰۰۵، والترمذی ۲۱۶۸، ۳۰۴۹] "لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں پھر اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عذاب سے اندھا کر دے"...... الغرض! بے پردگی کی اتنی قباحتیں اور خباثتیں ہیں کہ جن کا اِستقصاء نہ تو کیا گیا ہے نہ ہی مقصود تھا بلکہ اس کی خطورت اور نتائج کی طرف توجہ مبذول کروانے کی سعی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو پردے کی حشمت سے مالا مال کرے اور تمام کی عزتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چہرے وہاتھوں کے ننگا رکھنے کے

دلائل اور انکے جوابات

بلا شبہ کسی کی عزت کو ہاتھ ڈالنا ایک قبیح اور کبیرہ گناہ ہے تو اسی عزت کی حفاظت کیلئے پردے کو لازم کیا گیا ہے لیکن جولوگ خودتو کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی جسارت نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو ایسے بودے دلائل فراہم کرتے ہیں کہ وہ اس بات کی جرأت کریں کہ لوگوں کی عزتیں پامال ہوں ان دلائل میں سے بے پردگی کے دلائل ہیں جو حشمت وعفت کی چادر کو پسند نہ کرتا ہو وہ پھر لولی لنگڑی دلیلیں گھڑ کر یہ بات ثابت کرنے کی ناپاک سعی کرتا ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا پردہ نہیں جو سراسر لوگوں کی عزتوں میں ڈاریکٹ ڈاکہ نہیں مارتا لیکن مواقع ضرور فراہم کرتا ہے اور خود تماشائی کا رول ادا کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے معراج میں جب دیکھا تو پوچھا جبریل سے کہ یہ کون لوگ ہیں جو لمبے ناخنوں والے اپنے چہروں اور سینوں سے گوشت اُتار رہے ہیں تو جبریل نے جواب دیا کہ یہ لوگوں کا گوشت کھانے والے (چغل خور وغیبت کرنے والے) اور (يعقون في أعراضهم) اور لوگوں کی عزتوں سے کھیلنے والے ہیں"

[أبو داؤد ۴۸۷۹، وأحمد ۳/۲۲۴] اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

بے پردگی جو کہ ایک ناسور ہے اسکی کوئی بھی صحیح صریح دلیل نہیں ہے اور نہ ہی اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے سے لے کر چودھویں صدی کا عمل اسکی گواہی دیتا ہے تو جتنے بھی دلائل بے پردگی کے بارے میں دیئے جاتے ہیں وہ تین حال سے خالی نہیں۔

❶ وہ دلیل جو ذکر کی جاتی ہے وہ پردے کی آیات سے منسوخ ہو چکی ہے یعنی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم پانچ ہجری سے قبل کا ہے اور پردہ ذوالقعدہ پانچ ہجری کو نازل ہوا تو پردہ ناسخ ہوا بے پردگی کا۔

❷ دلیل جو ذکر کی جاتی ہے وہ غیر صریح ہے جو کہ قاطع دلیلوں کے مقابلہ میں لایعنی قوت رکھتی ہے۔

❸ وہ دلیل اس لائق ہی نہیں کہ اس کو حجت بنایا جائے کیونکہ یہ غیر صحیح دلیل صحیح وصریح نصوص سے متعارض ہے۔

تو خلاصہ یہ ہے کہ یا تو کوئی دلیل صحیح ہے ہی نہیں اگر ہے تو یا تو منسوخ ہے یا پھر پردے والے دلائل میں ایک نیا حکم ہے اور مستقل حکم ہے اور بے پردگی عام معمول تھا تو پردے کے نزول کے بعد یہ نیا حکم ہو تو اُصولی قاعدے کے مطابق عام حالات کے خلاف اگر کوئی دلیل ہو تو اسے ترجیح دی جاتی ہے اب جو پردے کو ثابت کریں قرآن وسنت کے دلائل بھی ہوں اور ایک نفی کرے اور دلائل بھی نہ ہوں تو ایک تو دلائل کا اعتبار ہوگا دوسرا مثبت (ثابت کرنے والے) کو نافی (نفی کرنے والے) پر مقدم کیا جاتا ہے۔

تو آیئے ان دلائل کا جائزہ لیں۔

قرآن کریم سے دلائل

❶ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ [النور ۳۱]

''عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو ازخود ظاہر ہو جائے''۔

تو ﴿ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ کی تفسیر سعید بن جبیر کے طریق سے ابن عباس سے یوں منقول ہے کہ (وجهها و كفيها والخاتم) یعنی کوئی زینت ظاہر نہ کریں مگر عورت اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں اور انگوٹھی ظاہر کرسکتی ہے جس کا مدعا یہ سامنے آیا کہ چہرے اور ہاتھوں کا پردہ نہیں اور انگوٹھی بھی ہاتھ میں پہنی جاتی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس دلیل کا ردّ

بلاشبہ صحابی کی تفسیر حجت ہے لیکن جب صحابی کی تفسیر دوسرے صحابی سے متعارض ہو تو پھر دونوں تفسیروں کو سامنے رکھ کر بقیہ دلائل ملا کر مقارنہ کیا جائے گا اور نتیجہ اَخذ کیا جائے گا۔

- یہ مذکورہ تفسیر جو کہ سعید بن جبیر کے طریق سے پہنچی ہے گویا سعید بن جبیر جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے ان کا موقف بھی یہی تھا تو انہی سعید بن جبیر کا قول ہے کہ (ظاهر الزينة هو الثياب) [فتح القدير ۴/ ۳۲] ''ظاہر زینت سے مراد کپڑے ہیں''......تو ایک طرف تو ہاتھ چہرے اور انگوٹھی کو نقل کیا دوسری طرف اس سے مراد صرف کپڑے ذکر کیا جو کہ قرین قیاس ہے کیونکہ قرآن کریم میں ﴿إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ہے کہ مگر جو اَز خود ظاہر ہو اور چہرہ اور ہاتھ وانگوٹھی از خود ظاہر نہیں ہو سکتے بلکہ کپڑے اور برقعہ وغیرہ اَز خود ظاہر ہو سکتا ہے کہ انکو چھپایا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ انہیں کپڑوں اور برقعہ یا چادر سے ہی تو زینت چھپائی تو اسکو چھپانے کیلئے ایک اور چادر لے گی تو پھر وہ چادر ظاہر ہو گی معلوم ہوا کہ جو خود ظاہر ہوتا ہے وہ کپڑے ہی ہیں ہاتھ، چہرہ اور انگوٹھی نہیں۔ قرآن کریم نے باب لازم کو استعمال کیا ہے یہ نہیں کہا کہ إِلَّا مَا أَظْهَرْنَ مِنْهَا کہ جو وہ عورتیں اس زینت سے ظاہر کریں تو پھر چہرہ اور ہاتھ وانگوٹھی اس قبیل سے ہو سکتی تھیں لیکن چونکہ قرآن کریم نے إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کہا إِلَّا مَا أَظْهَرْنَ مِنْهَا نہیں کہا تو معنی یہی ہو گا کہ جو اَز خود ظاہر ہو وہ کپڑے ہی ہو سکتے ہیں، چہرہ وہاتھ وانگوٹھی نہیں ہو سکتے۔
- ابن عباس رضی اللہ عنہ نے چونکہ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر چہرہ وہاتھ وانگوٹھی کی ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی علی بن أبی طلحہ کے طریق سے (جس طریق کے صحیح ہونے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے بارے اور متصل ہونے کے بارے میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح کی ہے)

قرآن کی آیت ﴿ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ﴾ [الأحزاب ٥٩] کی تفسیر یوں نقل ہوئی ہے کہ (أمر الله نساء المؤمنين إذا خرجن من بيوتهن في حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة) [ابن كثير ٣/ ٦٨٤ وفتح القدير ٤/ ٤٠٥] ''مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کیلئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سر کے اوپر اپنی چادریں لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں''......اب دیکھیں یہاں تو چہروں کو ڈھانپنا بیان کیا اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھنا بیان کیا اور وہ بھی جب کسی ضرورت کو نکلیں اور راستہ دیکھنے کیلئے جس سے پتہ چلا کہ اگر باہر نہ نکلیں اور راستہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہو تو پھر ایک کو کھولنے کا بھی کوئی جواز نہیں اور پہلی تفسیر میں چہرے، ہاتھ اور انگوٹھی کو ظاہر کرنے کا بیان کیا تو ظاہری طور پر دونوں تفسیریں متعارض ہوئیں لیکن صحابی رسول ﷺ تعارض والی کلام نہیں کر سکتے الا کہ اگر کوئی سبب ہو اور وہ سبب یہ ہے کہ پہلی والی کلام پردے کے پہلے مرحلے (اِبتداء) میں ہے جبکہ عورتوں کو وجوبی طور پر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں ملا تھا اور یہ تفسیر آخری مرحلہ جبکہ عورتوں پر چہرہ چھپانا واجب ہو گیا تھا اس وقت کی ہے معلوم یہ ہوا کہ یہ تفسیر پہلی کیلئے ناسخ ہوئی اور چہرے اور ہاتھ وانگوٹھی والی منسوخ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بھی تصریح کی ہے کہ ''نسخ سے پہلے کے حکم کے برعکس اب عورت کیلئے چہرہ و ہاتھ اور پاؤں غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں بلکہ کپڑوں کے سوا کوئی بھی چیز ظاہر نہیں کر سکتی'' [مجموع فتاویٰ ٢٢/ ١١٤]

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

- ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول چہرہ وہاتھ وانگوٹھی جس کا نسخ پچھلے نکتے میں واضح ہوا یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مخالف بھی ہے اور دو صحابہ کے اَقوال جب متعارض ہوں تو پھر بقیہ اَقوال ودلائل ساتھ ملا کر مقارنہ کیا جاتا ہے تو سب سے بڑی دلیل تو اسی صحابی ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہی ہے کہ چہرے کو چھپائیں صرف ایک آنکھ ننگی کریں جس سے کسی دوسری دلیل کی حاجت نہیں رہتی چنانچہ عبداللہ بن مسعود إلا ما ظهر منها کی تفسیر کالرداء والثیاب (ابن کثیر ۳/۳۷۸ وفتح القدیر ۴/۳۲) یعنی چادر اور کپڑوں سے کی ہے جو کہ آخری حکم پر دلیل ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول پہلے حکم کے بارے میں ہے جبکہ چہروں کو ڈھانپنا واجب نہیں تھا جیسا کہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آخری حکم ذکر کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نسخ سے پہلے کا حکم ذکر دیا ہے (فتاویٰ ۲۲/ ۱۱۰) اور صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸ پر لکھتے ہیں کہ عورت کو چہرہ وہاتھ اور پاؤں صرف غیر مردوں کے سامنے ظاہر کرنے سے منع ہے وگرنہ محرموں کے سامنے ظاہر کرنے کی اِجازت ہے۔
- ممکن ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا چہرے وہاتھ اور انگوٹھی والا قول اس زینت کے بیان میں ہو جس کا ظاہر کرنا منع ہے جیسا کہ دوسرے نکتے میں ان کی تفسیر (جو کہ سورۂ اَحزاب کے تحت نقل کی گئی ہے) سے واضح ہوتا ہے۔

الغرض اس استدلال سے بے پردگی کا قطعاً ثبوت نہیں ملتا بلکہ چہرے وہاتھوں کو چھپانے کا قطعی ثبوت ملتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اَعلم

حدیث سے دلائل

1. بے پردگی کا جھنڈا لہرانے والے اپنے موقف میں اَبو داوٗد، بیہقی وابن مردویہ کی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت پیش کرتے ہیں جس کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ (إِنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَىٰ مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَأَشَارَ إِلَىٰ وَجْهِهِ وَكَفِّهِ) [أبو داؤد ۴۰۹۸]

"اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور ان پر باریک کپڑے تھے تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کر لیا (منہ پھیر لیا) اور فرمایا کہ اے اسماء! جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے (بالغہ ہو جائے) تو اس کے لئے لائق نہیں کہ اسکے چہرے اور ہاتھوں کے سوا کوئی چیز نظر آئے"...... وہ اس سے یہ اِستدلال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے کہ چہرہ اور ہاتھ کو عورت ننگا کر سکتی ہے۔

اس استدلال کا رد

- یہ روایت ضعیف ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ خالد بن دریک نے جس راوی کے واسطے سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اسکا ذکر نہیں کیا تو سند منقطع ہوئی اور خود خالد بن دریک ڈائریکٹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر نہیں سکتے کیونکہ خالد بن دریک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملے ہی نہیں جیسا کہ خود اَبوداؤد اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ (هذا مرسل خالد بن دريك لم يدرك عائشة) [عون المعبود ۱۰۹/۶] "یہ مرسل ہے اور خالد بن دریک نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا"...... اور ابن حجر نے بھی فرمایا ہے کہ (ثقة يرسل) [تقريب التهذيب ص ۲۱۰] "خالد بن دریک ثقہ تھے لیکن مرسل حدیثیں بیان کرتے تھے"...... ضعف کی یہی وجہ اَبو حاتم رازی نے بھی بیان کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❏ اس حدیث کے راویوں میں سے اَبوعبدالرحمٰن سعید بن بشر البصری الأزدی ہے جس کے بارے میں ابن حجر لکھتے ہیں (ضعیف) [تقریب التهذیب ص ۲۸۴] ''یہ ضعیف تھا'' ...... اور اَبو داوٗد ونسائی نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے۔ اِمام منذری بھی کہتے ہیں کہ اس میں کلام ہے اور اَبوبکر احمد الجرجانی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث قتادہ سے کسی اور نے بھی روایت کی ہو سوائے اس سعید بن بشیر کے (عون المعبود ۹/ ۱۰۹) اور امام بخاری وحاکم وابن حبان وابن عدی جیسے متبحرین واَساطین علم حدیث نے اسے ناقابل قبول اَلفاظ سے گردانا ہے حتیٰ کہ ابن سعد اور ابوذرعہ تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ یہ قدری (قدریہ فرقے سے) تھا [تقریب التهذیب] تو معلوم یہ ہوا کہ یہ حدیث سعید بن بشیر کی وجہ سے سخت ضعیف اور ناقابل قبول ہے۔

❏ یہ حدیث اَسماء رضی اللہ عنہا کے حالاتِ ذاتیہ کے مخالف ہے کیونکہ انکے بارے میں یہ معروف ہے وہ شدیدة الحیاء قویة الإیمان وفقیرة الحال (کہ وہ شدید حیاء والی، قوی ایمان والی، فقیرانہ شخصیت کی حامل تھیں) [الإصابة رقم الترجمة ۴۶] اَور ہجرت کے وقت ان کی عمر ۲۷ سال تھی اور ناممکن ہے کہ اس عمر میں مذکورہ صفات والی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے باریک کپڑے پہن کر جائے اور یہ تو وہ عورت ہے کہ جس نے اِحرام میں بھی اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے گریز نہیں کیا جیسا کہ حضرت اَسماء خود فرماتی ہیں کہ (کنا نغطی وجوهنا من الرجال) [حاکم ۱/ ۴۵۴] ''ہم اِحرام میں اپنے چہروں کو مردوں سے چھپا لیتی تھیں'' ......

اور فاطمہ بنت المنذر فرماتی ہیں کہ (کنا نخمر وجوهنا ونحن محرمات ونحن مع أسماء بنت أبی بکر الصدیق) [الموطا رقم الحدیث: ۷۴۰]

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''احرام میں ہم چہروں کو ڈھانپ لیتی تھیں اور ہم اسماء بنت أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوتی تھیں'' ......تو معلوم یہ ہوا کہ یہ حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ مضطرب بھی ہے [تکحیل العینین ص ۱۸، ۱۹ والمقدمة] چنانچہ یہ روایت صاحبہ القصہ کی شخصیت کو بھی گدلا کرتی ہے جو کہ حیاء کی پیکر اور قوی ایمان والی تھیں اور یہ روایت اس کے برعکس بتلاتی ہے کہ وہ باریک کپڑوں میں حیاء کے علمبردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھیں۔

- اس روایت کو بیان کرنے والی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل بھی اس کے مخالف ہے۔ مذکورہ حدیث بھی انہیں سے سنن أبی داد میں نقل کی گئی ہے اور اسی کتاب میں عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ (کان الرکبان یمرون بنا ونحن محرمات مع رسول اللہ ﷺ فإذا حاذونا سدلت إحدانا جلبابها من رأسها علی وجهها فإذا جاوزونا کشفناه) [أبو داؤد ۱۸۳۰ وابن ماجه ۲۹۳۵] ''ہمارے پاس سے سوار گزرتے تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِحرام میں ہوتی تھیں جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں سے چہروں کو لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے پھر ہم چہروں سے چادریں ہٹا لیتیں۔

اب دیکھیں کہ حضرت اَسماء والی حدیث کی راویہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسی کتاب میں ان سے روایت ہے کہ ہم حج میں بھی چہروں کو ڈھانپتیں غیر محرموں کے سامنے ننگا نہیں کرتی تھیں حالانکہ حج میں عورت نقاب نہیں کر سکتی لیکن چہروں کو پھر بھی ڈھانپا ہے تو اس سے یہ واضح ہوا کہ حضرت اسماء والی روایت صرف ضعیف ومضطرب اور صاحبہ القصہ کی شخصیت کو مکدر کرنے والی نہیں بلکہ خالد بن دریک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا ہے کیونکہ ایک تو خالد بن دریک نے ملاقات ہی نہیں کی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا اپنا عمل اور حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا کا عمل اس حدیث کی نفی کرتا ہے۔

❑ اس روایت میں الولید بن مسلم القرشی ہے جس کے بارے میں ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں (كثير التدليس والتسوية) [تقريب التهذيب ۴۲/۲] ''یہ شخص تدلیس تسویہ کرتا تھا جو کہ روایت کے ضعیف ہونے کیلئے کافی ہے''۔

❷ دوسری دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر تھے تو فرمایا کہ عورتوں کو زیادہ مہر نہ دیا کرو خواہ وہ یزید بن حصین حارثی کی بیٹی ہو جو زیادہ دے گا وہ بیت المال میں لوٹایا جائے گا (فقالت امرأة من صفة النساء طويلة في أنفها فطس) تو ایک لمبی عورت جس کا ناک چپٹا تھا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں ﴿وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا﴾ ''خود تم خزانہ بھی دے دو (اور تم ۴۰۰ درہم سے زیادہ پر پابندی لگا رہے ہو) ...... تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت نے حق بات کہی اور رجل أخطأ مرد غلطی کر گیا ہے [ابن كثير ۶۲۱/۱ وفتح القدير ۲۰/۱ ۷، ۲۱ ۷] تو کہتے ہیں اگر اس کا چہرہ ننگا نہ ہوتا تو کیسے پتہ چلتا کہ اس کا ناک چپٹا ہے یا نہیں اس لئے چہرہ کا پردہ کرنا ضروری نہیں۔

استدلال کا رد

پہلی بات یہ ہے اس روایت کو جب ابن کثیر نے نقل کیا ہے تو نقل کرنے سے قبل یہ الفاظ لکھے ہیں (طريق آخر عن عمر فيها انقطاع) ''اسی روایت کا ایک اور طریق جس میں اِنقطاع ہے (یعنی وہ صحیح نہیں منقطع ہے) ...... پھر روایت یہ نقل کی ہے تو مسئلہ یہاں ہی حل ہو گیا۔ پھر فتح القدیر میں اس روایت کو ذکر کیا اور کہا کہ اس کے مختلف طرق ہیں اور یہ ان میں سے ایک ہے اور محقق دکتور عبدالرحمن عمیرہ لکھتے ہیں کہ سعید بن منصور نے اس کو ۵۹۸ نمبر کے تحت نقل کیا ہے اور علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد کی جلد ۴

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ص ۲۸۷ پر کہا ہے کہ ''اس کو ابو یعلی نے الکبیر میں روایت کیا ہے وفیہ مجالد بن سعید وفیہ ضعف وقد وُثق کہ اس میں راوی مجلد بن سعید ہیں جو کہ ضعیف ہیں اور کبھی کبھار ثقہ گردانے جاتے ہیں۔ اور ابن حجر اور امام نسائی فرماتے ہیں کہ لیس بالقوی یہ کمزور تھا قوی نہیں تھا اور ابن معین فرماتے ہیں کہ لا یحتج بحدیثہ اس کی اَحادیث کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جا سکتی اور اِمام دارقطنی فرماتے ہیں لا یعتبر بہ اس کا کوئی اعتبار ہی نہیں کیا جائے گا۔ اور ابن سعد فرماتے ہیں کہ کان ضعیفا فی الحدیث یہ حدیث میں ضعیف تھا [تقریب التہذیب ص ۲۳۷] اور علامہ اَلبانی رحمہ اللہ اپنی کتاب إرواء الغلیل کی جلد نمبر ۶ ص ۳۴۷ پر تنبیہ کے تحت فرماتے ہیں کہ جو زبانوں پر مشہور ہو گیا ہے کہ عورت نے عمر رضی اللہ عنہ پر اِعتراض کیا ...... پھر روایت ذکر کر کے فرماتے ہیں فھو ضعیف منکر یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے جس کو مجالد بن سعید نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر نے نقل کیا ہے اَور بیہقی نے اس کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے ھٰذا منقطع یہ حدیث منقطع ہے۔ علامہ اَلبانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ صرف منقطع ہی نہیں بلکہ ضعیف ہے مجالد بن سعید کی وجہ سے اور اس کی تفصیل مجلة التمدّن الإسلامی میں چھپ چکی ہے [الإرواء ۳۴۸/۶] تو معلوم ہوا کہ جس حدیث سے بے پردگی کا استدلال کر رہے ہیں وہ ثابت ہی نہیں تو استدلال کیسا؟

❸ تیسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے تو خثعم قبیلہ کی ایک عورت آئی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے لگی تو فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکی طرف دیکھا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری جانب کر دیا [الترمذی ۸۸۵ وأبو داؤد ۱۹۰۲ وابن ماجہ ۳۰۱۰ والنسائی ۳۰۲] تو استدلال یہ ہے کہ اس عورت کا چہرہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھلا تھا اور پردہ کرنے کا حکم نہیں دیا جس سے معلوم ہوا کہ چہرے کا پردہ نہیں ہے۔

استدلال کا رَدّ

اس میں چہرہ کے پردے کے نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں وہ اس طرح کہ یہ عورت حالتِ اِحرام میں تھی اور احرام میں عورت کے بارے میں شرعی حکم یہی ہے کہ جب غیر محرموں میں سے اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو تو چہرہ کھلا رکھے نقاب نہ کرے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے (لَا تَـنْـتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ) [البخاری ۱۸۳۸] ''کہ محرمہ احرام والی عورت نقاب نہ کرے''......تو معلوم ہوا کہ چونکہ اِحرام کی حالت میں تھی اس لئے چہرہ کا پردہ ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کس حدیث میں ہے کہ اس کا چہرہ ننگا تھا؟ بلکہ صرف فضل نے دیکھا تو اس پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ لفظ ہیں (فوضع یده علی وجه الفضل) ''فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور انہوں نے دوسری جانب چہرہ کرلیا اور (حوّل رسول الله ﷺ یده إلی الشق الآخر) ''اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بھی اپنے ہاتھ کو دوسری جانب کرلیا''......یعنی فضل کو دیکھنے سے منع کیا بلکہ عباس رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! (لم لویت عنق ابن عمک) ''آپ نے اپنے چچا کے بیٹے کی گردن کو کیوں موڑا''......تو جواب دیا کہ (رَأَيْتُ شَابًّا وَشَابَّةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطٰنَ عَلَيْهِمَا) [صحیح الجامع ۳۴۶۷، وحجاب المرأة المسلمة ۲۷] ''میں نے ایک نوجوان مرد اور عورت کو دیکھا (یعنی فضل کو اسکی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا) تو میں نے اس میں اَمن نہیں پایا کہ شیطان ان کو ورغلا سکتا ہے''......تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے (جیسا کہ بعض روایات میں ہے) فضل کا چہرہ ڈھانپ دیا اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا فعل زبانی منع کرنے سے زیادہ تاکید والا ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے اس کی طرف اِشارہ کیا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے اور امام نووی مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل میں سے یہ بھی ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے تو حرام کیا دیکھنا ہے؟ چہرہ ہی تو ہے مجمع الحسن۔ اور ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا شرعاً ممنوع ہے اور نیچی نگاہ کرنا واجب ہے اور عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ چہرے کا پردہ ہے ہی نہیں بلکہ وہ اِحرام میں تھی اور راوی کا نہ نقل کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے کہا نہ ہو تو معلوم یہ ہوا کہ یہ استدلال چہرے کے پردہ نہ کرنے پر صحیح نہیں کیونکہ وہ عورت محرمہ (اِحرام والی) تھی اور عورت جس نے اِحرام باندھا ہو وہ نقاب سے مستثنیٰ ہے اگرچہ پردے کی حفاظت کیلئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مختلف تدابیر (فضل کا چہرہ ڈھانپنا اور ہاتھ رکھنا) کی ہیں جو واضح کرتی ہیں کہ عورت کا چہرہ پردہ ہے اسی لئے تو دیکھنے سے منع فرمایا بلکہ چہرے کو ہی موڑ دیا۔

4 چوتھی دلیل یہ دیتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے نماز پڑھانے کے بعد لوگوں سے خطاب کیا اور وعظ ونصیحت کی پھر چل کر عورتوں کے قریب تشریف لے گئے اور ان سے بھی خطاب فرمایا کہ اے عورتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم کا زیادہ تر ایندھن تم عورتیں ہی ہو (فقالت امرأة من سفلة النساء سفعاء الخدين بم يا رسول الله ﷺ) تو عورتوں میں سے ادنیٰ درجے کی سرخی مائل سیاہ رنگ کے رخسار والی عورت نے کہا کہ کیوں اے اللہ کے رسول؟ (عورتیں زیادہ جہنم کا ایندھن کیوں بنیں گی؟) تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تم خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو اور لعنت زیادہ کرتی ہو [مسلم ۲۰۲۵ والنسائی ۱۵۷۴، ۱۵۶۱] ...... وجہ استدلال یہ ہے کہ اگر اس کا چہرہ کھلا نہ ہوتا تو جابر رضی اللہ عنہ کو کیسے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلتا کہ اسکے رخسار سیاہی مائل ہیں اس لئے چہرہ کا پردہ نہیں۔

استدلال کا رد

❑ اس حدیث میں جس عورت کا ذکر کیا گیا ہے اس کیلئے لفظ ہیں (سفلة النساء) عورتوں میں سے اَدنیٰ درجے کی عورت کیونکہ سفلة القوم کا لفظ عربی زبان میں قوم میں ادنیٰ درجے کے لوگ کو کہا جاتا ہے تو معلوم یہ ہوا کہ ادنیٰ درجہ کی عورت تھی یعنی لونڈی تھی تو لونڈی پر پردہ ہے ہی نہیں جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (قال لأمة رآها متنقّبة اکشفي رأسک ولا تشبهي بالحرائر وضربها بالدرة) ''لونڈی کو پردہ کیے ہوئے دیکھا تو اس کو درے سے مارا اور کہا کہ اپنا سر ننگا رکھ یعنی پردہ نہ کر اور نہ ہی آزاد عورتوں کی مشابہت کر'' ...... کیونکہ پردہ کرنا آزاد عورت کا شعار ہے اور لونڈی پردہ نہیں کرتی [إرواء الغليل ٦/ ٢٠٣] اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسکو صحیح کہا ہے تو معلوم ہوا کہ اس پر پردہ کرنا ضروری ہی نہیں تھا۔ دوسری بات جو کہ اسکو لونڈی ثابت کرنے میں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو چہرے کا پتہ چلا کہ وہ سیاہی مائل رخسار والی ہے (جس سے یار لوگ چہرے کے عدم پردہ پر دلیل بناتے ہیں) تو بتلائیں ان کو یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ اَدنیٰ درجے کی عورت ہے؟ ظاہر ہے لونڈی تھی تو اس کی وضع کا اعتبار کیا یا وہ پہچانی ہوئی تھی اگر وہ لونڈی نہیں تھی تو آزاد تھی تو بتلائیں صحابی کو اس عورت کی علامات کے بارے میں کھوج لگانا اور پہچان لینا یہ کس بات پر دلالت کرتا ہے؟ کہ وہ اسکو جانتے تھے تو پھر اس رشتے کو حدیث میں ذکر کیوں نہیں کیا اگر رشتہ دار بھی نہیں تھی تو کیا نعوذ باللہ تمہارا ایمان اسکی اجازت دیتا ہے کہ صحابی کی رشتہ دار بھی نہ ہو اور لونڈی بھی نہ ہو پھر اسکے اتنے گہرے اوصاف کے بارے میں جانتے ہوں جو کہ ایک غلط مفہوم واضح کرے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دنیا کی ایسی غلاظتوں سے پاک تھے اسلئے خلاصہ یہ نکلا کہ وہ لونڈی ہی تھی جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے۔

- ممکن ہے کہ یہ واقعہ پردے کے وجوب سے پہلے کا ہو کیونکہ سورۂ اَحزاب میں پردے کا حکم ۵ ہجری ذوالقعدہ میں نازل ہوا اور عید کی نماز ۲ ہجری سے فرض ہوچکی تھی اور یہ واقعہ ۵ ہجری سے پہلے کا ہوتو پھر منہ کا ننگا ہونا دلیل ہی نہیں بن سکتا کیونکہ ۵ ہجری سے پہلے تو پردہ فرض ہی نہیں تھا۔
- اس عورت کا یہ وَصف نہیں کہ وہ جوان تھی یا بوڑھی اگر وہ بوڑھی تھی تو وہ بوڑھی عورتیں جن میں نکاح سے کوئی سروکار نہ ہو ان کے لئے چہرہ کھولنا جائز ہے جیسا کہ ﴿ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ ﴾ قرآنی آیت واضح کرتی ہے پھر بھی اس سے جو بوڑھی عورتیں نہیں ان سے پردے کا وجوب ختم نہیں ہوتا۔ اور بلا شبہ یہ بوڑھی ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو سب کے سامنے سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ منجھی ہوئی پکی عمر والی عورت ہوسکتی ہے نوجوان یا تو حیاء کرتی ہے اور سوال نہیں کرتی یا پھر اس میں اتنا اعتماد کہاں کہ اتنے مجمع میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے سوال کرے۔

الغرض کہ اس حدیث سے چہرے کا پردہ غیر واجب نہیں سمجھا جا سکتا بلکہ پردے کا وجوب اسی طرح ثابت ہے جس طرح قرآن وسنت کے دلائل وبراہین اس کو واضح کرتے ہیں ہاں اگر تعصب اور جدل اور ڈھیٹ پن اور جہالت کی چادر اوڑھ لیں تو پھر احادیث کا معنیٰ بھی صحیح نظر اور سمجھ نہیں آئے گا۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے

کم من عائب قولا صحیحاً   وآفتہ من الفھم السقیم

”کتنے ہی لوگ صحیح بات کو عیب دار کر دیتے ہیں لیکن مصیبت ان کے غلط فہم کی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے''...... جو کہ تعصب اور جہالت کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے بارے میں ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وتعز من ثوبين من يلبسها ... يلقى الردى بمذمة وهوان

ثوب من الجهل المركب فوقه ... ثوب التعصب بئس الثوبان

وتحل بالأنصاف أفخر حلة ... زينت بها الأعطاف والكتفان

''جہالت مرکبہ اور تعصب کے دونوں کپڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کر لو جو کہ برے کپڑے ہیں کیونکہ جو انہیں پہن لیتا ہے وہ ذلیل وخوار ہو کر گھڑے میں جا گرتا ہے اور عدل وانصاف کا لباس زیب تن کرو کیونکہ یہی خلعتِ فاخرہ ہے جس سے شانے اور بدن کا ایک ایک جزو مزین ہو جاتا ہے''...... یعنی انصاف کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ تعصب اور جہالت کے پردوں سے آزاد ہو کر دلائل کی چھان پھٹک کر کے فیصلہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو حق پہچاننے اور اس کو اپنی دستار بنانے اور باطل کو باطل پہچان کر اس سے جان چھڑانے کی توفیق دے (آمین)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تبرّج کی اَقسام اور طریقے

تبرج (بے پردگی) جو کہ (قرآن وسنت کے سابقہ دلائل کے مطابق) ناجائز بلکہ حرام ہے کیونکہ یہ سبب بنتا ہے حرام کا بلکہ اس حرمت پر اِجماعِ اُمت ہے جیسا کہ علامہ صنعانی [منحه الغفار علی ضوء النهار ۴/۲۰۱۱، ۲۰۱۲] کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ (وقد أجمع المسلمون علی تحریم التبرج) ''مسلمانوں کا تبرج کے حرام ہونے پر اِجماع ہے'' ...... اور عہد نبوی سے لے کر دولتِ عثمانیہ کے انحلال تک جو کہ ۱۳۴۲ کو ہوا اجماعِ عملی ہے کہ عورتیں اپنی زینت وبدن کو چھپا کر رکھتی تھیں حتیٰ کہ اسی علمی وعملی اجماع کو سامنے رکھ کر بعض علماء نے قصائد لکھے۔ چنانچہ قصیدے کا مطلع (پہلا شعر) یہ ہے:

منع السفور کتابنا ونبینا فاستنطقی الآثار والآیات

''ہماری کتاب (قرآن مجید) اور ہمارے نبی ﷺ نے سفور (بے پردگی) کو منع کیا ہے (یعنی اس سے روکا ہے) پس تو ذرا آیاتِ قرآنی وآحادیث کو بلا کر تو دیکھ (یعنی آیاتِ قرآن اور احادیث کو پڑھ کر دیکھیں معاملہ الم نشرح ہو جائے گا)

تو تبرج (بے پردگی) کی دو قسمیں ہیں:

- تبرج موسع
- تبرج مقید (جس کو سفور بھی کہتے ہیں)

ا۔ تبرج موسع

یہ سفور سے زیادہ اعم ہے جس کا معنی یہ ہے کہ عورت اپنی زینت اور اپنے بدن کے بعض حصوں کو غیر محرموں کے سامنے ظاہر کرے کیونکہ تبرج کا معنی ہے ظاہر کرنا اس لئے ستاروں کو بروج السماء آسمان کے برج کہتے ہیں کیونکہ وہ ظاہر ہوتے ہیں اور قصر (گھر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو بھی برج کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ﴾ [النساء ۷۸] ''اگر تم چونہ گچ کیے مکانوں میں بھی ہو (تو موت تمہیں پکڑ لے گی) اور قصر کو برج اس کی وسعت کی بناء پر کہا جاتا ہے تو وہ عورت جو بے پردہ ہوتی ہے وہ تعلقات اور نظروں کا دائرہ وسیع کر دیتی ہے اور اسی کو قرآن نے قدیم جہالت کہہ کر منع کر دیا ہے چنانچہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ [الأحزاب ۳۳] ''قدیم جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ وسنگھار مت کرو''۔

۲۔ تبرج مقید

جس کو سفور بھی کہتے ہیں سفور السفر سے ماخوذ ہے جس کا معنی پردے کو ہٹانا ہے چنانچہ صرف چہرے کو ننگا کرنے سے عورت کو سافرہ کہتے ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ اگر عورت اپنے چہرے سے کپڑے کو ہٹائے تو وہ سافرہ بھی ہوگی متبرجہ بھی ہوگی (دونوں کا مشترک معنی بے پردہ ہے) اور جو عورت چہرے کے علاوہ بھی بدن کے کسی حصہ کو ظاہر کرے تو متبرجہ حاسرہ کہلائے گی تو تبرج گویا کہ فساد کے مظاہر سے ایک دقیق تعبیر ہے جس کیلئے مختلف الفاظ التکشف، التھتک، العری، التحلل الخلقی، الإخلال بناموس الحیاۃ، داعیة الإباحیة وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جو زنا کاری کیلئے پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں چنانچہ تبرج کا مفہوم چند چیزوں سے سمجھا جا سکتا ہے جو کہ آج کل بڑے تساہل کے ساتھ ذی شعور گھرانے بھی اس میں ملوث ہو جاتے ہیں:

- جب عورت بالکل پردہ اُتارے اور بدن کے کچھ حصے چہرہ، ہاتھ، قدم وغیرہ غیر محرموں کے سامنے ظاہر کرے تو یہ بھی تبرج (بے پردگی) ہے۔
- جب عورت اپنی بناوٹی زینت جیسا کہ برقعہ یا چادر کے نیچے پہنے ہوئے کپڑوں کو ظاہر کرے تو یہ بھی تبرج کی علامت ہے۔ چہ جائیکہ وہ لباس اتنا تنگ ہو مثل پینٹ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے تو پھر تو اور فتنہ ہوگا۔

- جب عورت اپنی چال میں نازک پن اور تبختر پن لے آئے اور بازاری زبان میں ٹھک ٹھمٹھا کر چلے تو یہ بھی تبرج کی علامت ہے چہ جائیکہ ساڑھی یا لہنگا پہن کر ایڑھی والی جوتی پہن کر چلے۔
- جب عورت اپنے پاؤں کو زمین پر مار کر چلے تاکہ اس کی چھپی ہوئی زینت (مثل چھنکار پازیبوں کے) ظاہر ہو تو یہ زینت کو ظاہر کرنے سے زیادہ شہوت کو بڑھانے کا محرک ہے اس میں وہ جوتیاں بھی آئیں گی جن کی لمبی ایڑھی ہو ٹک ٹک کر کے عورت (اس کو پہن کر) چلے تو بلاشبہ یہ فتنے میں چھنکار سے کم نہیں۔
- جب عورت غیر محرم سے آزادانہ یا بازاری گفتگو بڑی لطافت و بناوٹ سے کرے تو یہ بھی تبرج کی علامات میں سے ہے (خواہ وہ ٹیلیفون کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو)
- عورت اور مرد کا اختلاط اور بازاروں میں مرد و عورت کے جسم (کندھے وغیرہ) کا لگنا یا ایک دوسرے سے (غیر محرم مرد غیر محرم عورت خواہ بوڑھی ہو) مصافحہ کرنا سب تبرج کے زمرے میں آئیں گی جن کی حرمت پر قرآن وسنت اور اجماع المسلمین کی مہر ثبت ہے [حراسة الفضيلة ٩٠-٩١] اللہ تعالیٰ ہمیں ان فحاشی کے اسباب سے محفوظ رکھے (آمین)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الخلاصة والخاتمة

اللہ رب العلمین کا کروڑہا شکر ہے کہ جس نے میرے جیسے ناکارہ بندے کو یہ کتابچہ مکمل کرنے کی توفیق دی

فتمّ الکلام وربنا محمود ولہ المکارم والعلا والجود

اور اب انہیں سے فقیرانہ وعاجزانہ التجا ہے کہ اسی کوشش کو قبول فرمائیں کیونکہ قلمکار کا حال تو یہ ہے کہ

وغیر تقی یأمر الناس بالتقی طبیب یداوی الناس وھو سقیم

لیکن اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہے کہ وہ اسے اپنے مقربین مومنین میں شامل کردے اور یہ اللہ تعالیٰ کیلئے مشکل نہیں ﴿وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیزٍ﴾ چنانچہ گزشتہ گفتگو کا خلاصہ مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

- اسلام ایک جامع واکمل نظام ہے اور کسی عورت کی کوئی عبادت اس وقت تک قبول نہیں ہوسکتی جب تک وہ اخلاص واتباع رسول سے مزین نہ ہو اور ان عبادات میں سے پردے کو ربانی حکم سمجھ کر بجالانا بھی ہے۔
- اسلام ایک فطری نظام ہے چنانچہ اس نے ہر اس راستے کو بند کیا ہے جس سے فطرت پر دھبہ لگے چنانچہ پردے کا حکم دینا اسی قبیل سے تاکہ نہ نسل بگڑے نہ فطرت پر آنچ آئے۔
- محبت کھوکھلے نعروں کا نام نہیں بلکہ قول کو عمل کا لبادہ پہنانا حقیقی محبت الٰہی ہے۔
- حجاب کا مطلب وہ پردہ ہے جو عورت کو ہر قسم کی شر انگیزی اور الائشوں سے بچا کر رکھے اور عورت کے ناموس کیلئے گیٹ کیپر کا رول ادا کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- پردہ جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے وہاں پاکدامنی وطہارت وپاکیزگی وتقویٰ وشرم وحیا وغیرت مندی کی دلیل ورسید بھی ہے۔
- عورت کہتے ہی پردے کو ہیں جب یہ گھر سے باہر نکلے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اس لئے ان کو گھر میں ہی قرار پکڑنا چاہیئے۔
- جلباب ایسی چادر کو کہتے ہیں جو عورت کے سر سے لے کر پاؤں تک چہرے سمیت سب کچھ ڈھانپ دے چھپادے۔
- پردہ کرنا آزاد عورتوں کا شعار ہے لونڈیوں کیلئے پردہ نہیں ہے۔
- دنیا میں فساد بپا کرنے کے دو ہی سبب ہیں آنکھ کا نظارہ اور زبان کا چٹخارہ۔
- عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی سے مصافحہ کرے یا ٹکٹکی باندھ کر غیر محرم کو دیکھے یا خاوند کی اجازت کے بغیر کسی سے بات کرے خواہ فون پر ہی کیوں نہ ہو اور منہ بولے بھائی حقیقی بھائی نہیں ہوتے نہ ہی اس پر حقیقی بھائیوں کے حکم لاگو ہوں گے اس لئے ان سے نہ تو آزادانہ گفتگو کرے اور نہ ہی بات میں لوچ ہو۔
- غیر محرم کو پیار دینا اور لینا شرعی طور پر جائز نہیں خواہ کتنا وہ شخص نیک پیر پاک ہو۔
- غضِ بصر کا مطلب یہ ہے کہ عورت چلتے وقت صرف بائیں آنکھ کھلی رکھے اور وہ بھی جھکا کر چلے اور چلتے وقت دیواروں کے ساتھ چلے درمیاں راستے میں نہ چلے اور نہ ہی پاؤں کو زمین پر مار کر چلیں تا کہ پازیبوں وغیرہ کی چھنکار اور ایڑھی والی جوتی کی ٹک ٹک فتنے کا سبب نہ بنے۔
- عورت کا چہرہ اور اس کے ہاتھ پردے میں شامل ہیں۔ جس پر قرآن وسنت اور عقل سلیم دلالت کرتی ہے۔
- پردہ تو رُخصت کے باوجود صحابیات نے حج میں بھی کیا حتیٰ کہ مصیبت کے وقت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور میدان کارزار میں بھی اس تاج کو نہ اُتارنا عزیمت وسعادتمندی کی منہ بولتی دلیل ہے۔

- قرآنی آیت میں ۱۲ رشتے اور ماموں چچا کے علاوہ سب سے پردہ کرنا واجب ہے خواہ وہ دیور ہو جس کو موت سے مشابہت دی ہے یا منہ بولا چچا و ماموں و بھائی ہو سب غیر محرم ہونگے۔
- جسطرح غیر محرم عورت کو دیکھنا مردوں پر حرام ہے اسی طرح عورتوں پر بھی حرام ہے اور دل کا پردہ کہنے والا شخص اندر سے خراب ہوتا ہے تبھی ایسی بودی دلیلیں دیتا ہے۔
- شرعی پردہ یا تو جلباب (چادر) سے ہوگا یا برقعہ سے جس میں آٹھ شرطیں پائی جائیں (جو کہ کتابچہ میں مذکور ہیں)
- تبرج (بے پردگی) کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنی زیب وزینت سے لے کر اپنے کپڑوں اور چہرے کو غیر محارم کے سامنے اس طرح ظاہر کرے کہ مرد کی شہوت کو عوت دینے کے مترادف ہو۔
- تبرج (بے پردگی) جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے وہاں سنت ابلیس اور یہودیوں کا طریقہ اور کبیرہ گناہ اور جہنمیوں کی صفت اور لعنتِ الٰہی کا موجب اور منافقت کی نشانی وبدنامی کی رسید اور فحاشی وعریانی کا جھنڈا اور بدبودار جاہلیت اور ہر برائی کا دروازہ بھی ہے۔
- بے پردگی کے دلائل یا تو ضعیف احادیث ہیں یا پھر استدلال واضح نہیں جو کہ صحیح اور صریح دلائل کے سامنے بیت العنکبوت (مکڑی کے جالے) کی مانند ہیں۔

یہاں میں تمام مسلمانوں سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ غیرت مندی کو محفوظ کرنے کیلئے پردے کو اپنی بیویوں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کیلئے حرز جان بنالیں اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورتوں سے خصوصاً یہ اپیل ہے کہ کتاب وسنت کو سینے سے لگا کر غیرت مندی اور حلاوت ایمانی کا مظاہرہ شاعر کے اس شعر کے ساتھ کریں

بیـد الـعـفـاف أصون عز حجابي　　　وبـعـصـمـتـي أعـلـو علـى أترابي

"میں اپنی عفت کے ساتھ اپنے پردے کی عزت کی حفاظت کروں گی اور تمام محتاجوں اور فقیروں پر اپنی عصمت وحشمت کے ساتھ غلبہ پاؤں گی"۔

اور اپنے اوقات دین حنیف کو سمجھنے میں صرف کریں نہ کہ غیبت اور عیب جوئی میں کیونکہ یہ دونوں ہی بڑے گناہ ہیں اور بلا شبہ جو بھی اپنے عیوب پر نظر رکھتا ہے اس کو لوگوں کے عیوب نظر نہیں آتے لوگوں کے عیوب میں وہ ہی کلام کرتا ہے وا اپنے عیوب کو بھلا چکا ہو چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الـمـرء إن كـان مؤمـنـا ورعـا　　　أشـغـلـه عـن عيوب الورى ورعه

كـمـا السـقـيـم الـعـلـيـل أشغلـه　　　عـن وجـع الـنـاس كلهم وجعه

اگر آدمی مومن اور متقی ہو تو پھر اس کا تقویٰ اس کو لوگوں کے عیوب ٹٹولنے سے مشغول کر دیتا ہے جیسا کہ بیمار اور سقیم کو اس کی تکلیف تمام لوگوں کی تکالیف سے مشغول کر دیتی ہے (یعنی وہ نہ تو کسی کے عیب تلاش کرتا ہے بلکہ اس کو اپنی پڑی ہوتی ہے جس طرح بیماری جس کو آجائے وہ اپنی بیماری میں ہی گم رہتا ہے تکلیف برداشت کرتا ہے تمام لوگوں کی تکالیف اس کو بھول جاتی ہیں۔

آخر میں اپنے کمزور ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے خالق سے ان الفاظ سے دعا کرتا ہوں۔

إلٰـهـي عـبـدک الـعـاصـي أتـاک　　　قـصـرا بـالـذنـوب وقد دعـاک

فـإن تـغـفـر فـأنـت لذلک أهل　　　وإن تـطـرد فـمـن يرحم سواک

"اے میرے مولا! تیرا گنہگار بندہ تیرے پاس اپنے گناہوں کا اقرار کر کے تمہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پکار رہا ہے اگر تو اس کو بخش دے تو بخشنے والا تو ہی ہے اور اگر تو نے بھی دھتکار دیا تو تیرے سوا کون ہے جو رحم کرنے والا ہے“...... کہ وہ ہمیں دین کی صحیح فہم دے اور ہماری غیرت کو بیدار کرے اور ہماری عزتوں کی حفاظت فرمائے اور جب تک زندہ رکھے دین کے ساتھ رکھے اور جب موت آئے تو شہادت کی موت آئے اور ہم سب کو جنت الفردوس میں جمع فرمائے۔ (آمین)

(وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين)

بحمد اللہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فهرس المراجع والمصادر

١. فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر، الطبعة دار السلام.

٢. سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، الطبعة ١٤١٥ھـ.

٣. صحیح الجامع الصغیر وزیادته للألبانی، الطبعة الثالثة ١٤٠٨ھـ.

٤. نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار للشوکانی، بتحقیق شیحا، الطبعة الأولی ١٤١٩ھ.

٥. عون المعبود شرح أبی داؤد لشمس الحق العظیم آبادی، الطبعة الأولی ١٤١٩ھ.

٦. تحفة الأحوذی للمبارکفوری بتحقیق معوض وعبد الموجود، الطبعة الأولی ١٤١٩ھ.

٧. المؤطأ لمالک بن أنس، بتحقیق شیحا، الطبعة الأولی ١٤١٨ھ.

٨. سنن النسائی مع حاشیة السندی، بتحقیق شیحا، الطبعة الرابعة ١٤١٨ھـ.

٩. إرواء الغلیل فی تخریج أحادیث منار السبیل للألبانی، الطبعة الأولی ١٣٩٩ھ.

١٠. سنن ابن ماجه مع تعلیقات البوصیری، بتحقیق شیحا، الطبعة الثانیة ١٤١٨ھ.

١١. مختصر کتاب الکبائر للذهبی، بتقدیم الدکتور عبد الرحمن الصالح المحمود، الطبعة الرابعة ١٤١٦ھـ.

١٢. تقریب التهذیب لابن حجر، بتحقیق شیحا، الطبعة الثانیة ١٤١٧ھـ.

١٣. تفسیر ابن کثیر لابن کثیر، الطبعة الثانیة ١٤١٨ھـ.

١٤. فتح القدیر للشوکانی، بتحقیق الدکتور عبد الرحمن عمیرة، الطبعة الثانیة ١٤١٨ھ.

١٥. الأدعیة والأذکار الواردة فی الصحیحین لأبی البشیر رفیع الدین، الطبعة الثانیة ١٤٢١ھ.

١٦. حراسة الفضیلة لبکر بن عبد الله أبو زید، الطبعة السادسة ١٤٢١ھـ.

١٧. الحجاب لماذا؟ لمحمد بن أحمد بن إسماعیل المقدم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸ . المعجم الوسيط، لإبراهيم مصطفى وإخوانه، الطبعة الثانوية، المكتبة الإسلامية.

۱۹ . أحسن التفاسير للشيخ صلاح الدين يوسف، الطبعة ۱۴۱۹ هـ.

۲۰ . حجاب المرأة المسلمة ولباسها فی الصلاة لابن تيمية.

۲۱ . فتياتنا والإعجاب، لنوال بنت عبد الله، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ هـ.

۲۲ . الأنقياء، لإبراهيم الدويش، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ هـ.

۲۳ . تنبيهات على أحكام تختص بالمؤمنات، للدكتور صالح الفوزان، الطبعة ۱۴۱۹ هـ.

۲۴ . تربية البنات لعلى فكرى، الطبعة الثانية ۱۴۱۸ هـ.

۲۵ . قصة بعث أبی بكر جيش أسامة، للدكتور فضل إلٰهی، الطبعة الثانية ۱۴۲۱ هـ.

۲۶ . حب النبی وعلاماته، للدكتور فضل إلٰهی، الطبعة الثالثة ۱۴۲۰ هـ.

۲۷ . المنجد (عربی، أردو) الطبعة يازدهم ۱۹۹۴ م.

۲۸ . الجزاء من جنس العمل، للدكتور سيد حسين العفانی، الطبعة الثانية ۱۴۱۷ هـ.

۲۹ . مسند أحمد، للإمام أحمد، الطبعة دار صادر.

۳۰ . تكحيل العينين فی رد طرق حديث أسماء فی كشف الوجه والكفين لأبی محمد عبد القادر السندی، الطبعة الأولى ۱۴۱۵ هـ.

۳۱ . المستدرك على الصحيحين للحاكم، الطبعة الأولى ۱۳۳۵ هـ.

۳۲ . تفسير القرآن العظيم لابن أبی حاتم بتحقيق أسعد محد الطيب، الطبعة ۱۴۱۷ هـ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرس العناوین

✦ المقدمۃ	3
✦ کتابچہ لکھنے کا مقصد	6
✦ الحجاب (پردہ) کا لغوی اور شرعی معنی	9
✦ پردے کے فضائل	11
✦ پردہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اِطاعت ہے	11
✦ پردہ پاکدامنی کی علامت ہے	12
✦ پردہ طہارت و پاکیزگی ہے	14
✦ پردہ تقویٰ و پرہیزگاری ہے	15
✦ پردہ ایمان اور شرم وحیا کی دلیل ہے	17
✦ پردہ غیرت مندی کی دلیل ہے	19
✦ پردے کی فرضیت کے قرآنی دلائل	23
✦ پردے کی فرضیت کے حدیث نبوی سے دلائل	51
✦ پردے کے فرضیت کے قیاس جلی سے دلائل	66
✦ پردے کی قسمیں	69
✦ پردہ کیسے کریں؟	72
✦ پردے کی شروط	74
✦ پردہ کن سے کریں؟	79
✦ التبرج (بے پردگی) کا لغوی وشرعی معنی	82

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✦ بے پردگی کی قباحتیں	84
✦ بے پردگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی ہے	84
✦ بے پردگی ابلیس کی سنت ہے	85
✦ بے پردگی یہودیوں کا طریقہ ہے	91
✦ عورت کی مسجد میں جانے کی شرائط	93
✦ بے پردگی کبیرہ اور مہلک گناہ ہے	101
✦ بے پردگی جہنمیوں کی صفت ہے	101
✦ بے پردگی اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اس کی رحمت سے دوری کا سبب ہے	102
✦ بے پردگی منافقت کی نشانی ہے	103
✦ بے پردگی بدنامی اور بے عزتی کا سبب ہے	104
✦ بے پردگی قیامت کی اندھیر نگری اور ظلمت ہے	104
✦ بے پردگی فحاشی وعریانی کا جھنڈا ہے	105
✦ بے پردگی بدبودار جاہلیت ہے	106
✦ بے پردگی برائی کا دروازہ ہے	107
✦ چہرے اور ہاتھوں کے ننگے رکھنے کے بودے دلائل اور ان کے جوابات	109
✦ تبرج (بے پردگی) کی قسمیں	124
✦ تبرج (بے پردگی) کے طریقے	125
✦ الخلاصۃ والخاتمۃ	127
✦ فہرس المراجع والمصادر	132
✦ فہرس العناوین	134

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل کتب کے لئے رابطہ کریں

۱۔نماز نبوی	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۲۔تجدید ایمان	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۳۔اسلامی آداب زندگی	ڈاکٹر سید شفیق الرحمٰن
۴۔دیوبندیت	ڈاکٹر پروفیسر سید طالب الرحمٰن
۴۔تبلیغی جماعت کا اسلام	ڈاکٹر پروفیسر سید طالب الرحمٰن
۵۔کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟	سید توصیف الرحمٰن الراشدی
۶۔مومن کا تاج داڑھی	قاری صہیب احمد
۷۔عورت کا زیور پردہ	قاری صہیب احمد

برائے رابطہ:

۰۵۴۱۵۲۷۷۶

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بنائے لاالٰہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"